اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ
الْفِرْدَوْسِ نُزُلًاO (کہف ۱۰۷)

اپنے ایمان واعمال کی حفاظت کیجئے

---:: مؤلف ::---
(مفتی) امتیاز بن اسماعیل چارولیا وانکانیری (راجکوٹی)
مدرس: مدرسہ فیض القرآن قوۃ الایمان مانگرول، ضلع: جوناگڈھ (گجرات)
فاضل: جامعۃ القراءات، کفلیتہ، سورت

======☆======

{تقریظ}

حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری دامت برکاتہم
(استاذ و نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظِ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند)

-----:: ناشر ::-----
الامین کتابستان دیوبند

☆=تفصیلات=☆

اسم کتاب: اپنے ایمان واعمال کی حفاظت کیجئے

اسم مؤلف: (مفتی) امتیاز بن اسماعیل چارولیاوانکانیری (راجکوٹی)

(مدرس: مدرسہ فیض القرآن قوۃ الایمان مانگرول، جوناگڈھ، گجرات)

کمپوزنگ: مولانا عرفان پالن پوری (طالع پوری) 9427535116

اشاعت اول: ۱۴۴۰ھ مطابق جنوری ۲۰۱۹ء

اشاعت دوم: ۱۴۴۳ھ مطابق فروری ۲۰۲۲ء

اشاعت سوم: ۱۴۴۶ھ مطابق دسمبر ۲۰۲۴ء

تعداد: ۱۱۰۰

صفحات: ۲۱۳

قیمت: ۳۰۰ روپئے

--: ملنے کے پتے :--

الامین کتابستان دیوبند

AL-AMEEN KITABISTAN

Shop No.9,Madni Market,Deoband-247554(U.P.)India

09412680528,09557515199

website:www.alameenbooks.com

e-mail:alameenkitabistan@gmail.com

[مکتبۂ مومن] مفتی امتیاز بن اسماعیل چارولیاوانکانیری (راجکوٹی) 9662725225

مرکز التراث الاسلامی دیوبند (یوپی) — پیر سٹور، گلزار چوک، مانگرول، جوناگڈھ

مبین کتاب گھر، مانگرول، ضلع جوناگڈھ — محمدی کتاب گھر، مانگرول، ضلع جوناگڈھ

فہرست مضامین

تقریظ

حضرت مولانا شاہ عالم صاحب قاسمی گورکھپوری دامت برکاتہم
(نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد: قال اللہ تبارک و تعالٰی فی کتابہ العزیز، اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (پ ٣ سورۂ آل عمران)

اسلام، عقائد واعمال کے مجموعے کا نام ہے لیکن عقائد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے کہ بغیر صحیح عقائد کے نہ اعمال میں توازن پیدا ہوسکتا ہے اور نہ وہ قائم رہ سکتے ہیں۔

دور حاضر میں دیکھا یہ جارہا ہے کہ اعمال کی صحت اور ان کے دوام وبقاء کے لئے کسی نہ کسی حد تک عوام وخواص میں محنت کا مزاج ہے لیکن عقائد کی محنت اور ان پر دوام وبقا کے لئے حد درجہ تغافل سے کام لیا جارہا ہے۔ یہی وہ بنیادی سبب ہے کہ آئے دن ایمان وعقائد سے متعلق مسلمانوں کے درمیان فتنے پیدا ہورہے ہیں جس سے مسلمانوں کے درمیان خلفشار و انتشار بھی بڑھتا جارہا ہے اور غیر متوازن اعمال بھی صادر ہورہے ہیں۔

قابل مبارک باد ہیں جناب مولانا مفتی امتیاز صاحب راجکوٹی مدظلہ کہ موصوف نے مسلمانوں کے ایمان وعقائد اور اعمال کے تحفظ کے لئے بڑی عرق ریزی سے ''اپنے ایمان و اعمال کی حفاظت کیجئے'' کے نام سے ایک رسالہ ترتیب دیا ہے۔ ہر موضوع سے متعلق منتشر مواد کو نہ صرف یہ کہ مستند کتب ورسائل سے جمع کیا ہے بلکہ قلم کو لگام لگاتے ہوئے عقائد ومسائل کو ضبط تحریر میں لانے کے لئے نہایت احتیاط اور تحقیق سے بھی کام لیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کتاب کو مسلمانوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے بلکہ مقامی زبانوں میں بھی اس کے تراجم شائع کئے جائیں۔ اس سے فتنوں کا جہاں سد باب ہوگا وہیں اعمال میں بھی توازن و

اعتدال پیدا ہوگا اور امت مسلمہ کو مزید انتشار وافتراق سے بھی بچایا جاسکے گا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصنف کو اور اس کتاب کو بھی شرف قبولیت سے نوازے اور ہم سب کے لئے زادِ آخرت بنائے آمین۔

(مولانا) شاہ عالم گورکھپوری (دامت برکاتہم)
نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
۸؍رجب ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰۱۸ء



تقریظ

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لاجپوری دامت برکاتہم
(نائب شیخ الحدیث جامعۃ القراءات کفلیۃ سورت)

حامدًا و مصلیاً و مسلماً

اللہ رب العزت نے اس عالم میں اپنے بندوں کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے ان میں ایک عظیم نعمت ایمان ہے، اہل ایمان اپنے رب کو راضی کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ منشائے خداوندی کو پہچانے، اس کے مطابق عمل کرے۔ آج دنیا میں اہل اسلام کی کمی نہیں ہے لیکن ان اہل اسلام میں بہت بڑی مقدار ان کی بھی ہے جو علم سے بلکہ عقائدِ اسلام سے بھی ناواقف ہے ایسے ماحول میں ضروری تھا کہ اللہ کے ان بندوں کو عقائد اسلام، تعلیمات اسلام، سنت نبوی اور بدعت ضالہ سے واقف کرایا جائے۔ میرے عزیز گرامی قدر مفتی محمد امتیاز راجکوٹی سلمہ اللہ تعالیٰ نے انہی ضرورتوں کو محسوس کرتے ہوئے ایک کتاب بنام ''اپنے ایمان واعمال کی حفاظت کیجئے'' تالیف فرمائی جس میں مستند و معتبر کتب دینیہ سے عقائد، مسائل، سنن، بدعات اور کلمات کفریہ کے احکام کو جمع فرمایا، بلاشبہ یہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے دعا گو ہوں؛ رب کریم اس تالیف کو مؤلف کے لئے صدقۂ جاریہ اور مستفیضین کے لئے ہدایت وتوفیق عمل کا باعث اور مزید ایسے مفید کاموں کی توفیق بخشیں۔ آمین یا رب العالمین، بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

بندہ: رشید احمد لاجپوری غفر اللہ لہ

۲۲/رجب ۱۴۳۹ھ، ۱۰/اپریل ۲۰۱۸ء

بروز سہ شنبہ

تقریظ

حضرت مولانا شیخ حنیف صاحب لوہاروی دامت برکاتہم
(سابق شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ کھروڈ وصدر جمعیۃ علماء گجرات)

حامداً و مصلیا۔ امابعد

ایمان اصل الاصول ہے اور ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کو بجالانا اور اعمال قبیحہ سے بچانا تکمیل ایمان ہے۔ ہر مسلمان کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ ایمان اور اسلام دونوں محفوظ رہیں اور بحمد اللہ تعالیٰ علماء امت اپنی تحریر وتقریر کے ذریعے ہر دور میں مسلمانوں کے دین وایمان کے تحفظ کی عظیم ذمہ داری نبھاتے رہے ہیں، اسی سلسلے کی ایک کڑی مولانا امتیاز صاحب (راجکوٹی) کی زیر نظر تالیف ہے۔ بندہ اپنے مشاغل کی وجہ سے کتاب کو مکمل تو دیکھ نہیں پایا، تاہم بعض مقامات پر سرسری نگاہ ڈالنے سے یہ اندازہ ہوا کہ اچھے مضامین جمع کئے ہیں دعا ہے کہ باری تعالیٰ مؤلف کی اس کاوش کو قبول فرما کر اس کے ذریعے لوگوں کو نفع پہنچائے۔

محمد حنیف لوہاروی

خادم حدیث جامعہ قاسمیہ عربیہ کھروڈ



تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب اعظمی دامت برکاتہم

(نائب مہتمم واستاذ حدیث دارالعلوم دیوبند، یوپی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

موجودہ زمانہ فتنہ وفساد اور دین سے بیزاری کا زمانہ ہے۔لوگوں کو دنیا کے آگے دین کی کوئی فکر ہی نہیں۔حالانکہ مرد مومن کا اصل سرمایہ آخرت کی کامیابی ہے۔علمائے ربانیین الحمدللہ اس فتنہ وفساد کا مقابلہ اور مسلمانوں کی دینی رہنمائی کے لئے ہر دور کے اکابر علمائے کرام کی طرح اب بھی سرگرم عمل ہیں۔ ملک کے مختلف علاقوں میں طرح طرح کی بداعمالیوں، رسومات اور بدعات کا زور ہے۔علمائے کرام اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ الحمدللہ زبردست خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اسی سلسلۂ خیر کی ایک کڑی یہ کتاب ''اپنے ایمان واعمال کی حفاظت کیجئے'' ہے۔جس کو جناب مولانا مفتی امتیاز صاحب راجکوٹی سلمہ نے تالیف کیا ہے۔کتاب بہت مفید اور جامع اور اپنے موضوع پر منفرد ہے مجھے پوری امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو امت مسلمہ کے ایک بڑے طبقہ کے لئے نفع بخش اور دینی اور ایمانی رہنمائی کا ذریعہ بنائیں گے۔

میری دعاء ہے اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس قابل قدر خدمت کو شرف قبولیت سے نواز کر اپنے بندوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائیں، آمین۔

(مولانا) محمد راشد اعظمی

نائب مہتمم واستاذ حدیث دارالعلوم دیوبند، یوپی

۸ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ، مطابق ۱۰رفروری ۲۰۲۲ء

﴿مقدمۃ المؤلف﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لِلّٰہِ الذی فَضَّلَ بَنِیْ آدم بالعلم والعمل علٰی جمیع العالَم والصلوٰۃ عَلٰی محمد سیّد العرب والعَجَم،وعلٰی واٰلہ واصحابہ ینابیع العلوم والحکم۔اما بعد

اللہ رب العزت نے اس دنیائے دنی وکائناتِ ناپائیدار میں بے شمار مخلوقات کو پیدا کیا اور ایسی ایسی مخلوقات کہ جن کو دیکھ کر انسان متحیر ومتفکّر ہوجاتا ہے اللہ نے ان تمام کو انسان کے لئے مسخر کردیا جیسا کہ قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے وَسَخَّرْنٰھَا لکم اور ہم نے ان کو تمہارے تابع کردیا، پھر انسانوں میں بعض تو وہ ہیں جو خدا کے پرستار ہیں اُن کو مومن کہتے ہیں اور بعض خدا کے نافرمان ہیں جن کو کافر کہتے ہیں۔

دنیا کے مہذب ومنظم نظامِ بے ثبات میں جو صحت وسالمیت نظر آرہی ہے بایں طور کہ آفتاب وماہتاب کا طلوع وغروب وقتِ مقررہ پر ہورہا ہے، بارانِ رحمت وقتِ خاص میں آکر خشک اور مردہ زمینوں کو زرخیز اور سرسبز وشاداب بنادیتی ہے جسکی وجہ سے غلے اور اناج اُگ رہے ہیں، فصلیں تیار ہورہی ہیں، نیز سردی وگرمی کا نظام اپنے وقت پر طے ہورہا ہے۔کبھی رات کی گھٹاٹوپ تاریکی دن پر غالب آجاتی ہے جسکی وجہ سے رات ہوتی ہے دن چلا جاتا ہے، کبھی دن کی روشنی رات پر غالب آجاتی ہے تو دن ہوتا ہے رات چلی جاتی ہے اور جاندار جیسے چرند، پرند، درندے، چوپائے اور حشرات الارض اپنے طور وطریق سے خدائی رزق کھا کر زندگی بسر کررہے ہیں، اور حضرت انسان مہذب طریقے پر رزق کھا کر زندگی بسر کررہا ہے وغیرہ وغیرہ۔یہ دراصل ایمان والوں کی بدولت ہے کیونکہ اللہ

کوایمان والا اتنا پسند ہے کہ اسکی وجہ سے نظامِ دنیا کو قائم و دائم رکھے ہوئے ہیں، چنانچہ صحیح حدیث میں وارد ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک کوئی لا الٰہ الا اللہ کہنے والا روئے زمین پر باقی ہو۔ دوسری حدیثوں میں آیا ہے کہ جب تک کوئی بھی اللہ اللہ کہنے والا روئے زمین پر باقی رہے گا قیامت قائم نہیں ہوگی (یعنی دنیا کا نظام بحالہٖ باقی رہے گا)۔ کیونکہ اللہ کے یہاں اس دنیائے دنی کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

حدیث میں ہے کہ اللہ کے یہاں دنیا کی مچھر کے ایک پر کے برابر بھی کوئی قیمت نہیں ہے، اگر ہوتی تو اللہ اپنے نافرمانوں کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتے ،تو معلوم ہوا کہ سب کچھ ایمان والوں کی برکت سے ہے،اس سے اندازہ لگایئے کہ اللہ کے یہاں مومن بندہ کتنا قیمتی ہے اور اسکا مقام کتنا بڑا ہے۔

لیکن المیہ اور صد افسوس ہے اس بات پر کہ آج کے پرفتن اور پرخطر ماحول میں پنپنے والا فردِ مومن بجائے رب کائنات سے رشتہ جوڑنے کے دنیائے فانی سے رشتہ جوڑ رہا ہے۔ ماں کے توسط سے جب وہ دنیا میں آیا تو اسنے دنیا کو بہت بڑا تصور کیا اور خالق دنیا کو بھولنے لگا، دنیا کی رعنائیاں، سرسبز و شادابی اور رونق و چمک دمک نے اسکو اپنی طرف ایسا مائل و جاذب کیا کہ وہ بھی دنیاداروں کی چال چلنے لگا اور اس نے اس دارِفانی کو ہی اصل حیاتِ جاویدانی سمجھ لیا، بالآخر ایمان والی قیمتی دولت کا صرف تصور ہی رہ گیا اور حفاظتِ ایمان کے جو اسباب تھے اس سے بھی پہلوتہی کرنے لگا، بایں طور کہ عقائدِ صحیحہ کی حفاظت کی فکر دامن گیر نہ ہوئی، زبان کے بول تبدیل ہوگئے، زبان سے ایسے مبغوض کلمات کی بوچھار کررہا ہے جسکی وجہ سے وہ جہنم کی طرف مائل ہورہا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک انسان سوچ

سمجھے بغیر جب کوئی کلمہ زبان سے کہہ دیتا ہے تو وہ کلمہ اس شخص کو جہنم کے اندر اتنی گہرائی تک گرا دیتا ہے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ اور بعد ہے۔ **اعاذنا اللہ منھا**

(بخاری شریف، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان)

اور بجائے خدا کی اطاعت وفرمانبرداری کے نافرمانی پر اتر آیا اسکی نگاہ میں کبیرہ صغیرہ، فرض ونفل، جائز وناجائز، حلال وحرام سب یکساں نظر آنے لگے اور پھر جو چیز کرنے کی تھی اسکو چھوڑ کر دوسری لغویات بدعات وخرافات میں مبتلا ہو گیا کہ جو چیز دماغ میں آئی وہ کر لی اور اسکو شریعت کا حصہ قرار دے دیا، بالفاظِ دیگر یوں کہئے کہ وہ گویا شریعت کا ٹھیکیدار بن گیا۔ ان سب کے باوجود اُسے توبہ کی فکر نہیں اپنے مقام ومرتبہ کا تصور نہیں۔ **الامان والحفیظ**

اور آج کے دورِ پرفتن میں ان چیزوں کا وقوع روز روشن کی طرح عیاں وبیاں ہے اس کا ادراک واحساس وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کو ایسے دنیا بٹورنے والوں سے سابقہ پڑا ہو کہ ہر وقت ان کی زبانیں ہائے دنیا ہائے دنیا کی صدائیں لگا رہی ہوتی ہیں اور اسی حالت میں دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

یہ تو بہت بڑی نادانی ہے کہ جس ایمان واعمال کے بل بوتے پر دنیا اور آخرت دونوں سنورتی ہو اسی کو دنیائے دنی کے خاطر گنوا دیا اور ہمیشہ کے لئے عاقبت کو خراب کر دیا اور اس حدیث کا مصداق بن گیا جسمیں فرمایا ہے کہ لوگوں کی چار حالتیں ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوا، پوری زندگی ایمان واسلام پر گزاری لیکن بدقسمتی سے جب وہ دنیا سے گیا تو بے ایمانی کی حالت میں گیا۔ (اور ہمیشہ کے لئے اپنی عاقبت کو خراب کر دیا۔ **اللھم احفظنا من ذلک**)

آج کے اس پرفتن دور میں ہم اپنے ایمان و اعمال کی حفاظت کیسے کریں؟ اور کس طرح ایمان کو بچا کر لے جائیں؟ تو آیئے ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ حفاظت ایمان کے بہت سے اسباب ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ہم اپنے عقائد کو درست کریں جب تک عقائد درست نہیں ہونگے تحفظ ایمان کے لئے صرف کلمہ پڑھ لینا کافی نہ ہوگا۔

دوسرے یہ کہ عقائد درست ہونے کے بعد ہم اپنی زبانوں کی خوب حفاظت کریں کہ زبان سے کوئی ایسا مبغوض کلمہ نہ نکل جائے جس سے ایمان سلب ہوجائے اور ہم اپنے آپ کو مومن سمجھتے رہیں اور جب میدانِ قیامت میں نام پکارا جائے تو بے ایمانوں کی فہرست میں نکل آئے۔ اس لیے خصوصا ایسے جملوں سے اپنے آپ کو بچائے کیونکہ ہم معمولی معمولی باتوں میں بے خبری و لاعلمی کی وجہ سے ایسے کلمات کہہ دیتے ہیں جو ایمان کو سلب کر دیتے ہیں۔

تیسرے یہ کہ ہم اپنے آپ کو گناہوں سے خوب بچائیں خواہ وہ گناہ بدعات و خرافات کی قبیل سے ہوں یا اور کوئی گناہِ صغیرہ و کبیرہ ہو، کیونکہ جب آدمی گناہ کرتا رہتا ہے اور اس سے توبہ نہیں کرتا تو اس کے قلب پر سیاہ نقطے لگتے رہتے ہیں، شدہ شدہ دل بالکل سیاہ ہوجاتا ہے پھر رشد و ہدایت کی کوئی بات اس میں اثر انداز نہیں ہوتی ہے۔ پھر بعض بدقسمت گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھتے جسکی وجہ سے کفر تک کی نوبت آجاتی ہے اسلئے ہر وقت توبہ کرتے رہنا چاہئے۔

حفاظتِ ایمان کے یہ چند اسباب تھے جو سطورِ بالا میں ذکر کردئے گئے، اسکے علاوہ بھی ہوسکتے ہیں، انہیں اسباب کو مدنظر رکھتے ہوئے بندے نے زیر نظر کتاب میں اپنی بساط کے مطابق اکثر و بیشتر چیزوں کو جمع کردیا ہے۔

کتاب ہٰذا کی ترتیب کچھ اسطرح ہے۔

اولاً عقائد کا باب قائم کر کے اسکے تحت بیشتر عقائد بیان کر دئے گئے ہیں تا کہ قارئین کے لئے عقائد یاد رکھنا اور اس کے مطابق پوری زندگی ان پر جمے رہنا آسان ہو، تا کہ یہی چیز حفاظتِ ایمان کا ذریعہ بنے۔

ثانیاً الفاظِ کفر وشرک کو بالتفصیل بیان کیا گیا ہے تا کہ انہیں پڑھ کر ہمیں پتہ چلے کہ کونسا جملہ کفر وشرک کی تاریکی میں لے جانے والا ہے خاص کر ایسے الفاظ جو رائج الوقت ہیں۔ نیز آج کل کے مروجہ گانوں کے الفاظ میں بکثرت شرک پایا جاتا ہے ان کی بھی کافی مقدار میں نشاندہی کر دی گئی ہے تا کہ ان سے بچکر اپنے ایمان واعمال کی حفاظت کر سکیں۔

ثالثاً بدعات وخرافات کی بیشتر شکلوں کو مختصر الفاظ میں کافی صفحات میں بیان کر دیا ہے ساتھ ہی بدعت کی تعریف اسکی قباحت ومذمت اور نقصان وغیرہ کو بھی شامل کیا ہے، یہ بھی اسلئے کہ ان سے بچ کر آدمی اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتا ہے۔

رابعاً گناہوں کا باب قائم کر کے اس کے تحت گناہِ کبیرہ وصغیرہ کی لمبی فہرست رقم کر دی ہے کہ ان کو پڑھ کر ہمیں محسوس ہوگا کہ یہ چیز بھی گناہ ہے، یہ کبیرہ ہے یہ صغیرہ ہے، تا کہ ان سے بچ کر ہم اپنے ایمان واعمال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

اور چونکہ زبان کا جرم اور بول بڑا سنگین ہے کہ معمولی معمولی باتوں میں آدمی کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے، اسلئے زبان سے صادر ہونے والے گناہوں کو خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ یکجا کر کے بعنوان ''زبان کی آفتیں'' کے تحت بیان کر دیا گیا ہے۔

اخیراً چند اہم اور ضروری چیزیں مثلاً گناہوں کے نقصاناتِ دنیویہ، اسکے بعد بابِ توبہ کے تحت توبہ کی حقیقت، اسکے فوائد، صلوٰۃِ توبہ وغیرہ امور پر اس کتاب کو تام کیا گیا ہے۔ **ذالک فضل اللہ**

امید ہے کہ یہ کتاب ناچیز اور قارئین کے حق میں مفید اور کارآمد ثابت ہوگی اور ہم سب کے ایمان واعمال کی حفاظت وعصمت کا ذریعہ بنے گی (ان شاءاللہ)

کتاب ہذا کو تیار کرنے میں جن حضرات نے جس قدر بھی حصہ لیکر بندے کی معاونت فرمائی بندہ تہہ دل سے ان کا شکر گزار ہے۔ چونکہ اس میں ایمان واعمال کی حفاظت کے اسباب بیان کئے گئے ہیں اس مناسبت سے کتاب ہذا کا نام ''اپنے ایمان واعمال کی حفاظت کیجئے'' رکھا جاتا ہے۔

اخیراً بارگاہِ رب کائنات میں دست بدعا ہوں کہ وہ اس حقیرسی کاوشِ قلم کوشرف قبولیت سے نواز کر بندے کے لئے، بندے کے والدین محترمین، اساتذۂ کرام، شیخ ومربی اور جملہ معاونین ومحسنین کے لئے آخرت میں نجات ورستگاری کا ذریعہ ووسیلہ بنائے۔

آمین یارب العالمین

نوٹ: کوئی فردِ بشر سہو ونسیان سے عاری نہیں ہے اور یہی بشریت کا عین تقاضہ ہے اور یہی اسکا کمال بھی ہے، بندے نے امانت ودیانت کا پاس ولحاظ رکھتے ہوئے بڑی عرق ریزی سے کتاب ہذا کے مضامین کو صحت تک پہنچانے کی حتی الوسع کوشش کی ہے، باوجود اس کے اگر قارئین کو زیر نظر کتاب میں کسی بھی قسم کی غلطی یا سہو نظر آئے تو بندے کو ضرور مطلع فرمائیں، شکریہ کے ساتھ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کرلی جائے گی۔

راقم الحروف: امتیاز راجکوٹی عفی عنہ

مدرس: مدرسہ فیض القرآن قوۃ الایمان مانگرول،

ضلع: جونا گڈھ (گجرات)

﴿طباعت دوم﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابھی اپنے دست پر لئے ہوئے جس کتاب کی اوراق گردانی کررہے ہو اس کا پہلا ایڈیشن سن ۲۰۱۹ عیسوی میں مدرسہ فیض القرآن قوۃ الایمان مانگرول، ضلع جوناگڑھ (گجرات) سے شائع ہو کر علماء و عوام کے مابین مقبولیت حاصل کرچکا ہے، ملک بھر اور بیرون ممالک میں بھی اس کے نسخے پہنچ گئے ہیں، نیز کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت، دارالعلوم دیوبند کے نائب ناظم حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری دامت برکاتہم نے بھی اس کتاب کو بہت پسند کیا، بایں وجہ دارالعلوم دیوبند کے تحتِ اشراف میں چلنے والے ختم نبوت کے تمام شعبوں میں باہتمام یہ کتاب پہنچائی گئی ہے۔ **فجزاھم اللہ احسن الجزاء**

طباعت اول میں کچھ کمپوزنگ کی غلطیاں باقی رہ گئی تھیں، لہذا طباعت دوم میں اس کی تصحیح کرکے اور مزید کچھ معمولی ترمیم کے ساتھ ''مرکز التراث الاسلامی دیوبند'' سے جدید ایڈیشن شائع کیا جارہا ہے، اس ایڈیشن میں حوالوں کی زیادتی اور آخر میں مراجع و مصادر کی فہرست بھی تحریر کردی گئی ہے، مزید برآں عمدہ ترتیب سے کتاب کے حسن میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ اگر اس جدید طباعت میں کوئی غلطی نظر آئے تو اس عاجز کو ضرور مطلع فرمائے۔ میں ابن آدم ہوں خطا میری وراثت ہے، انسان ہوں فرشتوں سے کیا نسبت۔

اس ایڈیشن میں اہل ''مرکز التراث الاسلامی دیوبند'' شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اللہ کے فضل سے طباعت کی راہ ہموار فرمائی، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امت کے ایمان کی تشنگی بجھائے اور ادارے کو ترقیات سے مالامال فرمائے۔ آمین

العبد الضعیف: امتیاز راجکوٹی عفی عنہ

۶/رجب المرجب ۱۴۴۳ھ

مطابق ۸/فروری ۲۰۲۲ء بروز منگل

پہلا باب }

عقائد کا بیان

عقیدہ کی تعریف:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لوگوں کے دل میں پکے طور سے خیال جم جانے کا نام عقیدہ اور یقین ہے، پس جو شخص عام طور سے ان لکھے ہوئے عقیدوں کو نہ مانے یا مذاق اڑائے اس کو ہرگز مسلمان مت سمجھو۔ انہیں عقیدوں کو عقائدِ اسلامی اور اس کے ماننے والے کو مسلمان کہتے ہیں۔

(حاشیہ بہشتی ثمر حصہ اول ص ۷)

عقیدہ کے لفظی معنی باندھنے کے ہیں، دین و مذہب سے متعلق وہ نظریات جو دل میں جما لئے جائیں عقیدہ کہلاتے ہیں۔ عقیدہ انسان کے کردار و اعمال کی تعمیر میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ انسان کے تمام اخلاق و اعمال کی بنیاد ارادے پر ہے اور ارادے کا محرک دل ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ دل انہیں چیزوں کا ارادہ کرتا ہے جو دل میں راسخ اور جمی ہوئی ہوں، اس لئے انسان کے اعمال و اخلاق کی درستگی کے لئے ضروری ہے کہ اس کے دل میں صحیح عقائد ہوں، لہذا عقیدے کی اصلاح نہایت اہمیت رکھتی ہے۔

(تعلیم العقائد ص ۱۲، ۱۳)

اسلئے یہاں اہل سنت والجماعت کے صحیح عقائد لکھے جاتے ہیں جن کو پڑھ کر ہم اپنے عقائد کو صحیح کریں، تا کہ ہمارا ایمان صحیح و سالم رہے۔

عقیدہ: اللہ ایک ہے، اللہ سب کا معبود ہے، اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔

عقیدہ: اللہ کسی کا محتاج نہیں، ہم سب اللہ کے محتاج ہے۔

عقیدہ: وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ: وہ زندہ ہے ہر چیز پر اسکو قدرت ہے کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔

عقیدہ: وہ سب کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے۔

عقیدہ: وہ جو چاہے کرتا ہے اس کو کوئی روک ٹوک کرنے والا نہیں۔

عقیدہ: وہی عبادت کے لائق ہے اسکا کوئی ساجھی نہیں۔

عقیدہ: وہ تمام عیبوں سے پاک ہے۔

عقیدہ: وہ تمام چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے، اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں۔

عقیدہ: وہ دعا کو قبول کرنے والا ہے اس کے علاوہ کوئی بھی دعا کو قبول کرنے والا نہیں۔

عقیدہ: اسی نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا اور وہی قیامت میں پھر پیدا کریگا۔

عقیدہ: وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے۔

عقیدہ: وہی کھلاتا ہے اور وہی پلاتا ہے۔

عقیدہ: وہی سلاتا ہے اور وہی اٹھاتا ہے۔

عقیدہ: وہی بیماری دیتا ہے اور وہی شفا دیتا ہے۔

عقیدہ: اس کی تمام صفتیں ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی، اس کی کوئی صفت کبھی نہیں جاسکتی۔ (ماخوذ از بہشتی ثمر حصہ اول ص ۷)

عقیدہ: تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا پھر اللہ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہوسکے۔

عقیدہ: کوئی چیز خدا کے ذمہ ضروری نہیں وہ جو کچھ مہربانی کرے اسکا فضل ہے۔
(بہشتی ثمر حصہ اول ص ۷، ۸)

عقیدہ: وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

عقیدہ: وہ ہر بات کو جانتا ہے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

عقیدہ: وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے۔

عقیدہ: اُسی نے زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، فرشتے، آدمی، جن، غرض تمام جہاں کو پیدا کیا ہے اور وہی تمام دنیا کا مالک ہے۔

عقیدہ: وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے۔

عقیدہ: نہ اس کا باپ ہے نہ بیٹا نہ بیٹی نہ کسی سے اس کا رشتہ ناتا، وہ ان تمام تعلقات سے پاک ہے۔

عقیدہ: وہ بے مثل ہے کوئی چیز اس کے مشابہ یعنی اس جیسی نہیں۔

عقیدہ: وہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں ناک کان اور شکل وصورت سے پاک ہے۔

عقیدہ: اسنے فرشتوں کو پیدا کر کے دنیا کے انتظاموں اور خاص خاص کاموں پر مقرر فرمادیا ہے۔

عقیدہ: اسنے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے کہ لوگوں کو سچا مذہب سکھائیں، اچھی باتیں بتائیں اور بری باتوں سے روکے۔ (تعلیم الاسلام حصہ دوم ص ۳، ۴)

عقیدہ: تمام پیغمبر سب گناہوں سے پاک ہے۔ (بہشتی ثمر حصہ اول ص ۸)

عقیدہ: سب پیغمبروں کی گنتی اللہ نے کسی کو نہیں بتلائی، اس لئے یوں عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم کو

معلوم ہیں اور ان پر بھی جو معلوم نہیں ہے۔ (بہشتی زیور کامل حصہ اول ص ۴۹)

عقیدہ: پیغمبروں میں بعض کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے، سب میں زیادہ مرتبہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا، قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہونگے آپ ان سب کے پیغمبر ہیں۔ (بہشتی زیور کامل حصہ اول ص ۴۹)

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے ان کو فرشتے کہتے ہیں، بہت سے کام ان کے حوالہ ہیں، وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے جس کام میں لگا دیا ہے اس میں لگے ہیں، اسمیں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے پاس سے نبیوں کے پاس حکم پہنچاتے رہے جس کو وحی کہتے ہیں۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کے سپرد بندوں کو روزی پہونچانا ہے ۔حضرت اسرافیل علیہ السلام جب قیامت قریب آئیگی تو صور پھونکیں گے ۔حضرت عزرائیل علیہ السلام روح قبض کرتے ہیں۔ (بہشتی ثمر مع حاشیہ حصہ اول ص ۹)

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی ان کو جن کہتے ہیں، ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں، ان کی اولاد بھی ہوتی ہے ان میں سب سے زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔ (بہشتی زیور کامل حصہ اول ص ۴۹)

عقیدہ: مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا اور پیغمبر صاحب کی خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہوجاتا ہے ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہے جو اور لوگوں سے نہیں ہوسکتی ان باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔ (تعلیم الدین ص ۱۵)

ہدایت: لیکن یہ بات دھیان میں رہے کہ ولی کے لئے کرامت شرط نہیں یعنی

ہر ولی سے کرامت کا ظاہر ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ بعضے ولی ایسے ہیں جن سے کرامت کا ظہور ہوتا ہے اور بعضے ایسے ہیں جن سے پوری زندگی میں کبھی بھی کرامت کا ظہور نہیں ہوتا، تو معلوم ہوا کہ ولایت کا دارومدار کرامت پر نہیں ہے بلکہ اتباع سنت پر ہے۔ (از مؤلف)

عقیدہ: کوئی ولی کتنے ہی بڑے درجہ تک پہونچ جائے وہ کسی ادنی صحابی کے درجہ کے برابر بھی نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ وہ کسی نبی کے درجہ تک پہنچے۔
(مستفاد از تعلیم الاسلام حصہ ۳ ص ۱۵)

عقیدہ: اسی طرح کوئی صحابی کتنے ہی بڑے مرتبے تک پہونچ جائے وہ کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔ (مستفاد از تعلیم الاسلام حصہ ۳ ص ۱۵)

عقیدہ: کوئی آدمی خدا کا کتنا ہی پیارا ہوجائے اس سے عبادت معاف نہیں ہوتی اور جو گناہ کی باتیں ہیں وہ اسکے لئے درست نہیں ہوجاتیں بلکہ اس کو شرع کا پابند رہنا فرض ہے جب تک کہ ہوش وحواس باقی ہو۔ (بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۰)

عقیدہ: جو شخص شریعت کے خلاف کام کرے وہ کبھی بھی خدا کا دوست نہیں بن سکتا، اگر اس کے ہاتھ سے کوئی تعجب خیز بات دکھائی دیوے تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی دھندا ہے، لہذا اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہئے۔ (بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۰)

عقیدہ: ولیوں کو بعض بھید کی باتیں سوتے جاگتے میں معلوم ہوتی ہیں اس کو کشف اور الہام کہتے ہیں اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر شرع کے خلاف ہے تو مردود ہے۔ (بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۰، ۱۱)

عقیدہ: عالم الغیب (غیب کی باتوں کو جاننے والا) صرف اللہ تعالیٰ ہے اس کے علاوہ کوئی نبی یا ولی یا پیر غیب کی بات کو نہیں جان سکتا۔ (ملخص از بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۲)

عقیدہ: اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین کی سب باتیں قرآن وحدیث میں بندوں کو بتلادی، اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں، بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔ (بہشتی زیور کامل حصہ اول ص ۵۰)

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں تا کہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ تورات جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام کو ملی۔ انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ قرآن مجید جو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترا۔ (بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۱)

عقیدہ: قرآن مجید آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہیں اترے گی اور قرآن ہی کا حکم قیامت تک چلتا رہے گا۔ (بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۱)

عقیدہ: دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا اس لئے وہ کتابیں آج بھی اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے لیکن قرآن کریم ہی وہ واحد کتاب ہے جو اپنی اصلی حالت کے اوپر آج بھی موجود ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھی اور قیامت تک وہ اپنی اصلی حالت کے اوپر موجود رہے گی، اس کا ایک ایک حرف محفوظ ہے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری لے لی ہے، لہذا قیامت تک کوئی اس کو نہیں بدل سکتا اور جو بدلنا چاہے گا وہ خود بدل جائے گا لیکن قرآن نہیں بدل سکے گا۔

(مستفاد از بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۱ /تعلیم الاسلام حصہ ۳ ص ۷، ۸)

عقیدہ: جس نے ایمان کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو یا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہو اور ایمان کے اوپر اس کی موت ہوئی ہو اسکو صحابی کہتے ہیں، صحابہ

کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں لیکن تمام صحابہ باقی امت سے افضل ہیں، صحابہ میں چار صحابی سب سے افضل ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو پیغمبر صاحب کے بعد ان کی جگہ بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا، اس لئے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں اور یہ تمام امت میں سب سے بہتر ہیں۔ پھر ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ تیسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔ (تعلیم الاسلام حصہ ۳ ص ۱۳ / بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۱)

عقیدہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اور بیویاں سب تعظیم کے لائق ہیں، اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے اور بیویوں میں حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کا ہے۔ (بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۲)

عقیدہ: گنہگار جب تک گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا ہے اور اس کو برا سمجھتا ہے تو وہ گناہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اس سے ایمان نہیں جاتا البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔ (بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۲)

عقیدہ: جب آدمی مر جاتا ہے اگر گاڑا جاوے تو گاڑنے کے بعد ورنہ جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے جن میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں آکر سوال کرتے ہیں، تیرا پروردگار کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟ اگر مردہ ایماندار ہے تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے پھر اس کے لئے سب طرح کا چین ہے، اسکے لئے جنت کی طرف سے کھڑکی کھولدی جاتی ہے جہاں سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے۔ اور وہ مزے کی نیند سوتا رہتا ہے اور اگر مردہ کافر ہے تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے کہ مجھے خبر نہیں، پھر اس پر بڑی سختی کا معاملہ کیا جاتا ہے اور قیامت تک عذاب ہوتا رہتا ہے لیکن اللہ بعضوں کو اس امتحان سے درگزر فرمادیتے ہیں مگر

یہ ساری باتیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں ہم لوگ نہیں دیکھ سکتے، جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اس کے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

(بہشتی زیور کامل حصہ اول ص ۵۱ / بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۲، ۱۳)

عقیدہ: مرنے کے بعد روزانہ صبح اور شام مردے کا جو ٹھکانا ہے وہ اُسے دکھلایا جاتا ہے، جنتی کو جنت دکھلا کر خوشخبری دی جاتی ہے اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر ڈرایا جاتا ہے۔

(بہشتی زیور کامل حصہ اول ص ۵۱)

عقیدہ: مردہ کے لئے دعا کرنے سے اور کچھ خیرات دیکر بخشنے سے اس کو ثواب پہونچتا ہے اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ (بہشتی زیور کامل حصہ اول ص ۵۱)

عقیدہ: مردہ کے لئے جو چیز خیرات کی جائے یا مساکین کو کھانا کھلایا جائے وہ چیز بعینہ مردے کو نہیں پہنچتی ہے بلکہ اس کو اس کا ثواب پہونچتا ہے، اگر کوئی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بعینہ وہی چیز مردہ کو پہنچتی ہے تو اس کا یہ عقیدہ باطل ہے۔

(ملخص از حاشیہ بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۳)

عقیدہ: اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کی جتنی نشانیاں بتلائی ہیں وہ سب ضرور ہونے والی ہے۔ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے اور خوب انصاف سے بادشاہی کریں گے۔ کانا دجال نکلے گا اور دنیا میں بہت فساد مچائے گا، اس کو مارنے کے واسطے حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے۔ یاجوج ماجوج بڑے زبردست لوگ ہیں وہ تمام زمین پر پھیل پڑیں گے اور بڑا فساد مچائیں گے پھر خدا کے قہر سے وہ سب ہلاک ہوجائیں گے، ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کریگا، مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا، قرآن مجید اٹھ جائے گا اور

پھر تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مرجائیں گے اور پوری دنیا کافروں سے بھر جائے گی اوراس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہوگی۔

(بہشتی زیور کامل حصہ اول ص ۵۱ / بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۳، ۱۴)

عقیدہ: جب ساری نشانیاں پوری ہوجائے گی تو حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ کے حکم سے صور پھونکیں گے جس سے سارے جاندار مرجائیں گے اور پوری دنیا ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہوجائے گی اسکو قیامت کہتے ہیں۔ (تعلیم الاسلام حصہ دوم ص ۷)

عقیدہ: قیامت ضرور آنے والی ہے لیکن اسکا ٹھیک وقت خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کا دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہوگی۔

(تعلیم الاسلام حصہ دوم ص ۷ و ۸)

عقیدہ: پھر اللہ کے حکم سے اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے جس سے ساری مخلوق زندہ ہوجائے گی مردے زندہ ہوکر قیامت کے میدان کی طرف دوڑیں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر اپنے اپنے پیغمبروں سے سفارش کرانے جائیں گے بالآخر ہمارے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کی سفارش کریں گے۔

(بہشتی زیور کامل حصہ اول ص ۵۲)

عقیدہ: میدان محشر میں اللہ کے سامنے پیشی ہوگی، میزانِ عمل قائم کیا جائے گا جسمیں پہلے برے افعال تولے جائیں گے ان کا حساب ہوگا بعض بے حساب جنت میں چلے جائیں گے۔ نیک لوگوں کو ان کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اور برے لوگوں کو بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلاوینگے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اور ہر ایک کو پل صراط پر چلنا ہوگا، جو نیک لوگ ہونگے وہ

اس سے پار ہوکر جنت میں پہنچ جائے نگے اور جو برے لوگ ہونگے وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔ (بہشتی زیور کامل حصہ اول ص ۵۲ / بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۴)

عقیدہ: دوزخ پیدا ہوچکی ہے اسمیں سانپ بچھو اور طرح طرح کے عذاب ہے۔
(بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۵)

عقیدہ: دوزخیوں میں جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر جنت میں داخل ہونگے خواہ وہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں۔ (بہشتی زیور کامل حصہ اول ص ۵۳)

عقیدہ: کافر اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے۔ (بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۵)

عقیدہ: جنت بھی پیدا ہوچکی ہے اور اسمیں طرح طرح کی نعمتیں ہیں، جنتیوں کو اسمیں کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا اور وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے۔

(بہشتی زیور کامل حصہ اول ص ۵۲)

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے یا بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف کردے اور اس پر بالکل سزا نہ دے۔ (بہشتی زیور کامل حصہ اول ص ۵۲)

عقیدہ: شرک اور کفر کا گناہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا اس کے علاوہ اور گناہ جس کو چاہے اپنی مہربانی سے معاف کردیگا۔ (بہشتی زیور کامل حصہ اول ص ۵۲)

عقیدہ: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جن لوگوں کا نام لیکر جنتی ہونا بتلادیا ہے وہ یقینی طور پر جنتی ہے، اس کے علاوہ کسی کو یقینی طور پر جنتی نہیں کہہ سکتے ہیں، البتہ اچھے نشان دیکھ کر اچھا گمان اور اس کی رحمت سے امید رکھنا ضروری ہے (بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۵)

عقیدہ: جنت میں سب سے بڑی نعمت اللہ کا دیدار ہے جو جنتیوں کو نصیب ہوگی، جس کی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہوگی۔ (بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۵)

عقیدہ: دنیا میں جاگتے ہوئے ان آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔ (بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۵)

عقیدہ: عمر بھر کوئی کیسا ہی برا بھلا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق اسکا اچھا برا بدلہ ملے گا، اچھے عقیدے پر مرا تو اچھا بدلہ اور برے عقیدے پر دنیا کی محبت لیکر مرا تو برا بدلہ ملے گا۔ (بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۶)

عقیدہ: آدمی زندگی میں جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہوجائے تو اللہ کے یہاں مقبول ہے البتہ مرتے وقت جب دم ٹوٹنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگے اسوقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان قبول ہوتا ہے۔ (بہشتی ثمر حصہ اول ص ۱۶)

عقیدہ: خدا تعالیٰ اپنے پرہیزگار اور دیندار بندوں سے کلام کرتا ہے بایں معنی کہ ان کے دل میں خواب یا بیداری میں کوئی اچھی بات ڈال دیتا ہے جس کو الہام یا کشف سے تعبیر کرتے ہیں، اگر وہ الہام مطابق شرع ہے تو مقبول ورنہ مردود۔

عقیدہ: کسی بشر کی (حالت موجودہ میں) یہ شان نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے مگر (تین طریق سے) یا تو الہام سے کہ قلب میں کوئی اچھی بات بلا واسطہ مدرکات طبعیہ کے ڈال دے، یقظہ میں یا منام میں خواہ وہ الہام قطعی ہو جیسا کہ انبیاء کا الہام یا غیر قطعی ہو جیسا کہ غیر انبیاء کا الہام۔

(تفسیر بیان القرآن ج ۳ ص ۳۵۴، بحوالہ فتاوی بسم اللہ ج ۱ ص ۹۲ / ۹۱)

عقیدہ: پروردگار عالم اپنے بندوں میں سے کسی بندے کے لئے برائی پسند

نہیں کرتا و لا یرضی لعبادہ الکفر لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ خالق بھی نہ ہو و القدر خیرہ و شرہ کے معنی یہ ہیں کہ پروردگار عالم خالق خیر اور شر دونوں ہیں البتہ وہ خیر کو پسند کرتا ہے اور شر کو نہیں ''و خلق کل شیئی و ھو بکل شیئی علیم،،

(فتاوی بسم اللہ ج ا۔ ص ۱۰۱)

عقیدہ: اللہ تعالیٰ اپنے کئے ہوئے فیصلوں کے تبدیل کرنے پر قادر ہیں اگرچہ وہ اپنے فیصلوں کو بدلتے نہیں۔

عقیدہ: اس عالم میں جو کچھ ہوتا ہے یا ہوگا وہ سب کچھ ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق ہر چیز کو پیدا فرماتے ہیں، تقدیر علمِ الٰہی کا نام ہے نہ کہ امرِ الٰہی کا۔ (عقائد اہل سنت والجماعت ص ۱۲)

عقیدہ: مسلمانوں کو سات چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے جن کا ذکر اس ایمان مفصل میں ہے {آمنت باللہ و ملٰئکتہ و کتبہ و رسلہ و الیوم الآخر و القدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ و البعث بعد الموت} اس کے معنی یہ ہیں ''ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں (پیغمبروں) پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالی کی طرف سے ہے، اور اس بات پر کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے''۔ (تعلیم الاسلام حصہ دوم/ص ۳۰ مؤلف: مفتی کفایت اللہ دہلویؒ)

عقیدہ: اللہ تعالیٰ جس طرح بندوں کے خالق ہیں بندوں کے افعال کے بھی خالق ہیں البتہ بندوں کے بعض افعال اضطراری ہیں جن میں بندے کے ارادہ اختیار خواہش و رغبت کا دخل نہیں ہوتا اور کچھ افعال اختیاری ہیں جن میں بندے کے طبعی شوق و رغبت یا طبعی نفرت و کراہت کا دخل ہوتا ہے، ان اختیاری افعال میں بندہ اپنے اختیار سے

جو نیک کام کریگا اس پر اسکو اجر وثواب ملے گا اور جو برا کام کریگا اس پر اسے سزا ملے گی یہ اللہ کا عدل ہے البتہ اللہ اپنے فضل سے جس گنہگار کو چاہے معاف کردے ،اللہ ہی سے ہدایت اور مغفرت مانگنی چاہئے۔

عقیدہ: ہر چیز کا وجود اور عدم اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے ہر چیز کی کیفیت خاصیت اور اسکی تاثیر کا ہونا اور نا ہونا بھی اسی کے اختیار میں ہے۔

عقیدہ: وہ مسبب الاسباب ہے ،کائنات کے اسباب اسی کی مخلوق ہیں اور اسباب کی سببیت ہی اس کی مخلوق ہے اور اسی کی مشیت کے تابع ہے دنیا کی کوئی چیز اپنی ذات میں مؤثر نہیں نہ لطف وثواب نہ قہر وعذاب میں۔

عقیدہ: وہ جسے چاہے عزت دے وہ اس کی رحمت ہے اور جسے چاہے ذلت و مصیبت دے اور یہ اس کی حکمت ہے وہ مالک الملک ہے جسے چاہے اختیار اور اقتدار دے اور جس سے چاہے چھین لے۔ (عقائد اہل سنت والجماعت ص ۱۴ / ۱۳ / ۱۲)

عقیدہ: نبی ہمیشہ مرد ہوتا ہے عورت نبی نہیں بن سکتی اور جنات کے لئے بھی انسان ہی نبی ہوتا ہے نبوت وہ ہی چیز ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطا کرنے سے عطا ہوتی ہے، اپنی محنت سے عبادت کر کے کوئی شخص نہ نبی بن سکتا ہے اور نہ ہی نبی کے مرتبہ اور مقام کو پہنچ سکتا ہے۔

عقیدہ: حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک جتنے نبی اور رسول آئے سارے برحق اور سچے ہیں۔ (عقائد اہل سنت والجماعت ص ۱۹)

عقیدہ: انبیاء علیہم السلام کے معجزات برحق ہیں مثلاً موسیٰؑ کے عصا کا سانپ بن جانا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حالتِ نماز میں

پشت کی جانب سے سامنے کی طرح دیکھنا وغیرہ۔

عقیدہ: ہر نبی اپنے زمانہ میں شریعتِ مطہرہ کا سب سے بڑا عالم ہوتا ہے اور ہر نبی کو لوازمِ نبوت علوم سارے کے سارے عطا ہوتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ اولین و آخرین کے نبی ہیں اسلئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اولین و آخرین اور تمام مخلوقات سے زیادہ علوم عطا کئے گئے۔ (عقائد اہل سنت والجماعت ص ۲۶ / ۲۵)

عقیدہ: عقائد و اعمال کی اصلاح فرض ہے جسکے لئے صحیح العقیدہ سنت کے پابند دنیا سے بے رغبت اور آخرت کے طالب مجاز بیعت شیخ طریقت سے بیعت ہونا مستحب بلکہ واجب کے قریب ہے۔ (عقائد اہل سنت والجماعت ص ۳۵۔ المہند علی المفند ص ۱۷)

عقیدہ: ہر چیز اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے پیش نظر اور زیرِ نگرانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم محیط کے احاطہ میں ہے اس مذکور حقیقت کے مطابق اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ موجود کہا اور مانا جاتا ہے لہذا کسی جگہ کے اللہ تعالیٰ کے پیش نظر ہونے میں جگہ کے اچھے اور گندے ہونے میں فرق ماننا درست نہیں اور اللہ تعالیٰ کے کسی جگہ موجود ہونے کو مخلوق کے کسی جگہ موجود ہونے کے طرز و طریقہ پر قیاس کرنا جائز نہیں، اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے کا طریقہ اور کیفیت کیا ہے؟ یہ ہمارے علم و فہم سے خارج امر ہے یہ اعتقاد رکھنا ضروری ہے۔

(شرح فقہ اکبر ۱۴۱، نبراس ۱۷۶ بحوالہ لباب الفتاویٰ ج ۱ ص ۳۹)

عقیدہ: بہت سے لوگ جہالت کی بنا پر یوں سمجھتے ہیں کہ رام رحیم ایک ہی ہے لیکن یہ عقیدہ درست نہیں ہے کیونکہ غیر مسلموں کے عقیدہ کے مطابق رام بھی ماں باپ کے پیٹ سے پیدا ہونے والی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تو پوری کائنات کا خالق اور موجد ہے اور لم یلد و لم یولد ہے (یعنی وہ کسی کا والد اور کسی کا مولود نہیں ہے)۔

(لباب الفتاوی ج ا، ص ۴۳)

عقیدہ: حضرات صحابۂ کرامؓ کے زمانہ سے ہمارے اس موجودہ زمانہ تک عالَم کے تمام مسلمانوں کا یہ مضبوط عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں جب یہود نے قتل کی سازش رچی تو اللہ تعالیٰ نے یہود کی سازشِ قتل کو ناکام بنا کر اور قتل سے بچا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ حالت میں آسمان پر اٹھالیا اور فی الحال بھی وہ آسمان میں بہ قید حیات ہیں اور قرب قیامت میں آسمان سے زمین پر نزول فرمائیں گے، یہ عقیدہ قرآن مجید کی متعدد آیات بہت سی احادیث صحابۂ کرام وتابعین عظام کی روایات اور تفسیر اور فقہ کے ماہر علماء ربانی وائمہ حقانیؒ کے اجماعی اقوال سے ثابت ہے۔ (لباب الفتاوی ج ا، ص ۱۶۹)

عقیدہ: خدا تعالیٰ تمام معلومات کا علم رکھتا ہے، زمین کی تہوں سے لیکر آسمان کے اوپر تک جو کچھ ہے اسکا علم سب کو محیط ہے، آسمان وزمین میں کوئی ذرہ بھی اسکے دائرۂ علم سے خارج نہیں بلکہ وہ سیاہ رات میں سخت پتھر پر رینگنے والی سیاہ چیونٹی کے رینگنے اور ہوا کے درمیان ذرہ کے اڑنے کا بھی علم رکھتا ہے، ہر پوشیدہ اور ظاہر بات اسکے علم میں ہے دلوں کے حالات، خیالات اور باطن کے مخفی اسرار جانتا ہے اسکا علم قدیم ہے ازلی ہے وہ ہمیشہ سے اس علم کے ساتھ متصف رہا ہے ایسا نہیں کہ یہ علم اسکی ذات میں حلول وانتقال سے نیا پیدا ہوا ہے۔

(احیاء العلوم ج ا، ص ۱۶۳)

عقیدہ: دین اور مذہب ایک ہی چیز ہے آج کل بعض لوگ یہ خیال پیش کرتے ہیں کہ دین اور مذہب الگ الگ چیزیں ہیں مگر ان کا خیال غلط ہے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ا، ص ۶۴)

عقیدہ: نبی اور ولی میں فرق یہ ہے کہ نبی براہِ راست خدا تعالیٰ سے احکام لیتا

ہے اور ولی اپنے نبی کے تابع ہوتا ہے۔

عقیدہ: کوئی ولی غوث ،قطب ، امام مجدد کسی ادنی صحابی کے مرتبہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا ہے۔

عقیدہ: بعض ولی اللہ پیدائشی ولی ہوتے ہیں اور بعض کو محنت و ریاضت سے یہ مرتبہ ملتا ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ا ص ۸۷)

عقیدہ: قرآن و حدیث میں کہیں بھی گوتم بدھ کا ذکر نہیں ملتا ہے اسلئے ہم قطعی طور پر ان کو نبی نہیں کہہ سکتے ،شرعی حکم یہ ہے کہ جن انبیائے کرام علیم السلام کے اسمائے گرامی قرآن کریم میں ذکر کئے گئے ہیں ان پر تو تفصیلا قطعی ایمان رکھنا ضروری ہے اور باقی حضرات پر اجمالا ایمان رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے بندوں کی ہدایت کے لئے جتنے انبیائے کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا خواہ ان کا تعلق کسی خطۂ ارضی سے ہو اور خواہ وہ کسی زمانہ میں ہوئے ہوں ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل ج ا ص ۸۸)

عقیدہ: (۱) تقدیر حق ہے اور اس پر ایمان لانا فرض ہے (۲) تقدیر کا مسئلہ نازک ہے اسمیں بحث و گفتگو منع ہے اور اس پر قیامت کے دن باز پرس کا اندیشہ ہے (۳) تدبیر تقدیر کے خلاف نہیں بلکہ تقدیر ہی کا ایک حصہ ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے۔

(۱) پہلی حدیث: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم تقدیر کے مسئلے پر بحث کر رہے تھے کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے ،ہمیں بحث میں الجھے ہوئے دیکھ کر بہت غصے ہوئے یہاں تک کہ چہرۂ انور ایسا سرخ ہو گیا گویا رخسار

مبارک میں انار نچوڑ دیا گیا ہو اور بہت ہی تغیر لہجے میں فرمایا کیا تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا میں یہی چیز دیکر بھیجا گیا ہوں؟ تم سے پہلے لوگ اسی وقت ہلاک ہوئے جب انہوں نے اس مسئلے میں جھگڑا کیا، میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اسمیں ہرگز نہ جھگڑنا۔

(ترمذی، مشکوٰۃ ص ۲۲)

(۲) دوسری حدیث: حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ جو شخص تقدیر کے مسئلے میں ذرا بحث کریگا قیامت کے دن اسکے بارے میں اس سے باز پرس ہوگی اور جس شخص نے اس مسئلے میں گفتگو نہ کی اس سے سوال نہیں ہوگا۔

(ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۲۳)

(۳) تیسری حدیث: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک ان چار باتوں پر ایمان نہ لائے۔ (۱) اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں (۲) یہ کہے کہ میں (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے حق دیکر بھیجا ہے (۳) موت اور موت کے بعد والی زندگی پر ایمان لائے (۴) اور تقدیر پر ایمان لائے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ ۲۲۔ آپ کے مسائل اور انکا حل ج ۱ ص ۱۱۰ بتقدیم وتاخیر)

عقیدہ: ایک شخص کی زندگی دوسرے شخص کو نہیں لگ سکتی ہے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۱ ص ۱۱۳)

عقیدہ: انسان کو جو ناگوار حالات پیش آتے ہیں ان میں سے زیادہ تر انسان کی شامتِ اعمال کی وجہ سے آتے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ سے شکایت ظاہر ہے کہ بے جا ہے آدمی کو اپنے اعمال کی درستی کرنی چاہئے اور جو امور غیر اختیاری طور پر پیش آتے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی تو ذاتی غرض ہوتی نہیں بلکہ بندے ہی کی مصلحت ہوتی ہے ان میں یہ سوچ

کرصبر کرنا چاہئے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کو میری ہی کوئی بہتری اور بھلائی منظور ہے اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جو بے شمار نعمتیں عطا کررکھی ہیں ان کو بھی سوچنا چاہئے اور الحمد للہ علی کل حال کہنا چاہئے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل ج ا۔ص ۱۱۵)

عقیدہ: نظر لگنا برحق ہے اور اس کا اتارنا جائز ہے بشرطیکہ اتارنے کا طریقہ خلافِ شریعت نہ ہو۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل ج ا۔ص ۱۲۲)

عقیدہ: حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام دونوں پیغمبروں نے نکاح نہیں کیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو جب قرب قیامت میں نازل ہونگے تو نکاح بھی کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۴۸۰)

اسلئے صرف حضرت یحییٰ علیہ السلام ہی ایسے ہیں جنہوں نے شادی نہیں کی اسلئے قرآن کریم میں ان کو حصور (نفسانی خواہشات سے رکے ہوئے) فرمایا گیا ہے۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل ج ا۔ص ۱۵۹)

عقیدہ: موت اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ مخلوق ہے جب کسی جاندار پر آتی ہے تو اس کے جسم سے روح کا رابطہ ختم کردیتی ہے، موت ایسی حقیقت ہے کہ جسکا کوئی ملحد مشرک اور کافر بھی انکار نہیں کرسکتا، موت آنے سے میت عالم دنیا سے عالم برزخ (قبر کی دنیا) کی طرف منتقل ہوجاتی ہے۔

عقیدہ: موت کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ہر نفس کے لئے اسکا ایک وقت مقرر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمادیا ہے، پس کسی کو بھی موت اس کے مقررہ وقت سے ایک لمحہ پہلے یا بعد میں نہیں آئے گی، اور یہ ہر جاندار کو ضرور بالضرور آنی ہے، کوئی جاندار اس سے بچ نہیں سکتا، موت مومن کے حق میں نعمت اور راحت کا پیش خیمہ ہے جبکہ

کافراورنافرمان کے لئے یہ عذاب وعقاب کی ابتداء ہے۔

عقیدہ: قیامت میں جب اہل جنت جنت میں اوراہل جہنم جہنم میں پہنچ جائیں گےتوموت کوایک مینڈھا کی شکل میں لاکر جنت اور جہنم کے درمیان ذبح کردیا جائے گا پھر جنتی ہمیشہ جنت میں اور جہنمی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ (تعلیم القعائد۔ص،۷۶،۷۷)

عقیدہ: ہرانسان پیدا ہونے کے بعد تین دور سے گذرتا ہے

(۱) پیدا ہونیکے بعد موت سے پہلے تک یہ عالم دنیا ہے

(۲) موت کے بعد سے قیامت قائم ہونے تک یہ برزخ کا دور ہے اگر مردہ قبر میں ہےتو قبراس کے لئے برزخ ہےاوراگرکسی درندے کے پیٹ،سمندر کی تہہ یا ہواؤں کے دوش پرغرض جہاں بھی ہواس کا عالم برزخ وہیں ہوگا

(۳) قیامت قائم ہونے کے بعد سے ہمیشہ ہمیشہ تک یہ دارِ بقاء اور دارِ آخرت ہے۔ (تعلیم العقائدص۷۹،۸۷ پانچواں باب)

عقیدہ: قیامت کی دوعلامتیں ہیں۔علاماتِ صغریٰ وعلاماتِ کبریٰ، یہاں اولاً علاماتِ صغریٰ کو بیان کیا جارہاہے بعدازاں علاماتِ کبریٰ کو بیان کیا جائے گا۔(مؤلف)

علاماتِ صغریٰ وہ علامات ہیں جن میں بعض کا ظہورتو آج سے کافی عرصہ پہلے ہو چکاہےاوربعض کا ظہور ہورہاہےاور بڑی علامات ظاہر ہونے تک سلسلہ جاری رہے گا۔ علاماتِ صغریٰ بہت ساری ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) چرواہے اورکم درجے کے لوگ فخرونمود کے طور پراونچی اونچی عمارتیں بنائیں گے۔

(۲) ظلم وستم عام ہوجائے گا۔

(۳) شرم وحیا اٹھ جائے گی۔

(۴) شراب کو نبیذ، سود کو خرید وفروخت اور رشوت کو ہدیہ کا نام دے دیا جائے گا۔

(۵) علم اٹھ جائے گا اور جہل زیادہ ہوجائے گا۔

(٦) سرکاری خزانہ کو سرکاری لوگ لوٹیں گے۔

(۷) زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جائیگا۔

(۸) دین کو دنیا کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

(۹) شوہر بیوی کی اطاعت کریگا اور ماں کی نافرمانی کریگا۔

(۱۰) دوست سے پیار کریگا اور باپ سے بے توجہی کریگا۔

(۱۱) ذلیل اور فاسق شخص قوم کے سردار بن جائیں گے۔

(۱۲) گانا گانے والیوں کا بول بالا ہوجائے گا۔

(۱۳) مسجدوں میں زورزور سے باتیں ہوگی۔

(۱۴) شراب عام ہوگی۔

(۱۵) اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے۔

(۱٦) مردوں میں ریشم عام ہوجائے گا۔

(۱۷) جھوٹ کارواج عام ہوجائے گا۔

یہاں تک جو باتیں بیان ہوئی وہ کتاب عقائد اہل سنت والجماعت ص ۴۷، ۴۸، ۴۹ کے حوالہ سے ہے اب آگے مزید علامات صغریٰ بیان کی جارہی ہیں، وہ یہ ہیں۔

(۱۸) لوگوں پر ایسا زمانہ آئیگا کہ دین پر قائم رہنے والے کی حالت اس شخص

کی طرح ہوگی جس نے انگارے کو اپنی مُٹھی میں پکڑ رکھا ہو۔

(۱۹) تجارت کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ بیوی شوہر کے ساتھ تجارت میں شریک ومعاون ہوگی۔

(۲۰) رشتہ داروں سے قطع تعلق کی کثرت ہوگی۔

(۲۱) لکھنے کا رواج بہت بڑھ جائے گا۔

(۲۲) جھوٹی گواہیوں کی کثرت ہوگی۔

(۲۳) رشتہ داروں کے حقوق پامال کئے جائیں گے اور اجنبی لوگوں سے حسن سلوک ہوگا۔

(۲۴) سلام صرف جان پہچان کے لوگوں کو کیا جائیگا۔

(۲۵) عورتیں عورتوں سے اور مرد مردوں سے شادی کریں گے۔

(۲۶) عورتیں اتنے باریک اور چست کپڑے پہنیں گی کہ وہ اسمیں ننگی نظر آئے گی۔ان کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح اونچے ہونگے وہ مٹک مٹک کر چلے گی ،خود بھی لوگوں کی طرف مائل ہوگی اور لوگوں کو بھی اپنی طرف مائل کرے گی۔

علاماتِ صغریٰ اور بھی بہت سی احادیث میں موجود ہے ان سب کی خبر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس دور میں دی تھی جب ایسی باتوں کا تصور بھی مشکل تھا مگر آج سب لوگ ان علامتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ (تعلیم العقائد ص از ۸۷ تا ۹۰ پانچواباب)

قیامت کی علاماتِ کبریٰ

وہ نشانیاں ہیں جن کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ وہ قیامت کے قریب ظاہر ہوں گی۔قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں

(۱)امام مہدی کا ظہور ہے۔(۲)خروج دجال ہے۔(۳)نزولِ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہے۔(۴)خروجِ یاجوج ماجوج ہے۔(۵)خروجِ دخان یعنی دھویں کا ظاہر ہونا ہے۔(۶)زمین سے دابۃ الارض کا نکلنا ہے۔(۷)دابۃ الارض کے بعد ایسی ٹھنڈی ہوا چلے گی جس سے سارے اہل ایمان مرجائیں گے حتی کہ کوئی نیکی اور بدی میں فرق کرنے والا باقی نہیں رہے گا۔(۸)حبشیوں کا غلبہ اور خانۂ کعبہ کو ڈھانا ہے۔(۹)وسطِ عدن سے آگ کا نکلنا ہے۔

(بحوالہ عقائد اہل سنت والجماعت۔ص ۴۹/۶۶)

عقیدہ: عقائدِ اسلامی میں یہ طے شدہ مسئلہ ہے کہ باس کا ایمان غیر مقبول ہے باس کے معنی شدت اور عذاب کے ہیں لیکن یہاں پر باس سے مراد سکرات موت اور احوال آخرت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا ہے یہ مناظر موت کے وقت آنکھوں کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، احادیث میں ہے کہ موت کے وقت ہر شخص کو اسکا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے ،مومن کے سامنے بہشت بریں کے شاداب مناظر پیش کئے جاتے ہیں اور کافر کے روبرو جہنم کا آتش کدہ کیا جاتا ہے اس لئے جب کافر اس وقت ایمان لائے تو اسکا ایمان کس طرح قابل قبول ہوسکتا ہے۔ (ایمان کیا ہے ترجمۂ تکمیل الایمان ص ۸۷)

عقیدہ: بالیقین اللہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے جیسا کہ قرآن کہتا ہے ''ان اللہ لایخلف المیعاد'' (سورۂ آل عمران)

عقیدہ: تمام انبیاء صادق اور مصدوق ہوتے ہیں وہ جو کچھ کہتے ہیں بالکل سچ ہوتا ہے اور جو خبر بھی دیتے ہیں وہ خدا ہی کی جانب سے ہوتی ہے ان کے تمام احکام اور ہر نہی خدا ہی کے حکم پر ہوتی ہے اور انبیاء کا مقدس طائفہ ہر قسم کے گناہ سے پاک بھی ہوتا ہے

عقیدہ: علماء نے لکھا ہے کہ ابنیاء کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ وہ کذب

بیانی اور کبائر سے قطعاً محفوظ ہوتے ہیں یعنی کبائر ان سے نہ ارادۃً صادر ہو سکتے ہیں اور نہ سہواً اور چھوٹے چھوٹے گناہوں سے وہ اس معنی کر کے محفوظ ہوتے ہیں کہ اپنے ارادہ اور قصد سے ارتکاب نہ کریں گے۔ (ایمان کیا ہے ص ۱۱۹)

عقیدہ: جس طرح آپ کی ذاتِ گرامی سب سے اشرف سب سے افضل ہے اسی طرح آپ ﷺ کی امت بھی تمام امتوں میں سب سے اشرف اور افضل ہے، قرآن مجید میں ہے کہ ''کنتم خیر امۃ اخرجت للناس'' (سورۂ آل عمران) ترجمہ: تم بہترین امت ہو جن کو انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔ (ایمان کیا ہے ص ۱۳۱)

عقیدہ: آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا، قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے **ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** یعنی لیکن محمد ﷺ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہے۔ (المہند علی المفند۔ ص ۲۱)

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت اور باعثِ ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔

عقیدہ: آپ کی اطاعت ہر شخص پر فرض ہے، آپ کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت اور آپ کی نافرمانی میں اللہ کی نافرمانی ہے۔

عقیدہ: اپنے ماں باپ آل اولاد بھائی بند اور مال و دولت وغیرہ یہ سب کے مقابلہ میں سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ سے (عقلی) محبت ہونا ایمان کا تقاضا ہے۔

عقیدہ: آنحضرت ﷺ خدا تعالیٰ کے بندے کامل ترین انسان اور پاک ترین بشر ہے، آپ ﷺ فرشتے یا نور نہیں ہیں بلکہ دیگر بنی آدم کی طرح آپ بھی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے یہی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے، لہذا اسکے

خلاف جولوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انسان کے بجائے نور مانتے ہیں انکا یہ عقیدہ قرآن وسنت کے خلاف ہے، چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے'' قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد'' یعنی اے محمد آپ فرما دیجئے کہ میں تمہارے جیسا انسان ہی ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہے، اور ایک حدیث صحیح میں سجدۂ سہو کے ذیل میں ارشادِ نبوی ہے'' انما انا بشر مثلکم اَنسیٰ کما تُنسَوْن'' یعنی میں تو تمہاری طرح انسان ہی ہوں جس طرح تم بھولتے ہو مجھ سے بھی بھول ہو جاتی ہے لہذا قرآن وحدیث سے ثابت ہوا کہ ہمارے نبی کامل ترین انسان ہیں۔

عقیدہ: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جاگتے میں جسم اطہر کے ساتھ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور پھر مسجد اقصیٰ سے ساتوں آسمان کی سیر کرائی ہے اور رات ہی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس مکہ مکرمہ تشریف لے آئے (جسکو معراج کہتے ہیں۔مؤلف)

عقیدہ: اہل سنت والجماعت کا اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہے آپ کی یہ حیات دنیا جیسی ہے (برزخی حیات نہیں جو تمام انسانوں کو قبر میں حاصل ہوتی ہے) تاہم اس زندگی میں آپ مکلف نہیں ہیں، ہمارا یہی عقیدہ تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے بارے میں بھی ہے تاہم اسی کے ساتھ یہ اعتقاد بھی لازم ہے کہ تمام انبیاء کرام بشمول نبی کریم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس دنیا میں موت بھی آتی ہے اور تمام حضرات نے موت کا ذائقہ چکھا ہے۔

(منتخب از تعلیم العقائد ص از ۵۶ تا ۶۴)

عقیدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آپ کے امتیوں کے اعمال پیش

کیئے جاتے ہیں بایں طور کہ فلاں امتی نے یہ کیا اور فلاں نے یہ امت کے نیک اعمال پر آپ مسرت کا اظہار فرماتے ہیں اور معاصی سے آپ کو اذیت پہنچتی ہے۔

(نوادر الاصول ص ۲۱۳۔شرح الصدور ص ۱۷۸۔فتاویٰ رحیمیہ ج ۱۔ص ۸۱)

عقیدہ: جماعتِ مسلمین یعنی علماء امت کا سلفاً وخلفاً اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن کلام اللہ غیر مخلوق ہے جو قرآن کو مخلوق کہتا ہے وہ اس اجماع کی مخالفت کرتا ہے، خلیفہ مامون کے دورِ خلافت میں اہل حق ائمہ علم و دین نے خلق قرآن کا انکار کرنے کی وجہ سے سخت ترین مصائب کا سامنا کیا اور ایسی سزائیں جھیلیں جنکا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا لیکن اس کے باوجود وہ حق پر قائم رہے اور اس بات پر متفق رہے کہ قرآن کلام اللہ غیر مخلوق ہے۔

(الدرس الحاوی شرح عقیدۃ الطحاوی ص ۸۳)

عقیدہ: جن چیزوں کا بندوں کو علم نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے یعنی متشابہات کا علم اس کے علم کو اللہ کے حوالہ کرنا ہی اصلِ عقیدہ ہے، ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''**دع ما یریبک الیٰ ما لا یریبک**''۔ (الدرس الحاوی شرح عقیدۃ الطحاوی ص ۱۰۱)

عقیدہ: انسان کے دن رات کے اعمال لکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے دن کے لئے دو فرشتے رات کے لئے اس طرح چار فرشتے متعین فرما رکھے ہیں، جو انسان کے ساتھ رہتے ہیں دو فرشتے انسان کی حفاظت کے لئے رہتے ہیں، قرآن کریم میں ان کو کراماً کاتبین کہا گیا ہے، دن والے فرشتے فجر کی نماز میں آتے ہیں تو رات والے فرشتے بعد نمازِ فجر چلے جاتے ہیں، رات والے فرشتے عصر کی نماز میں آتے ہیں تو دن والے بعد نماز عصر چلے جاتے ہیں، یہ فرشتے امانت داری کے ساتھ تمام اعمال لکھتے ہیں کسی میں خیانت نہیں کرتے اور کسی عمل کو نہیں چھوڑتے نہ ہمارے اعمال ان سے پوشیدہ ہیں، ارشاد

باری ہے ''انَّ علیکم لَحٰفظین۔ کراماً کاتبین۔ یعلمون ما تفعلون ''(سورۂ انفطار۔ پارہ۔ ۳۰)اورتم پرنگہبان مقرر ہیں عمل لکھنے والے جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

(الدرس الحاوی شرح عقیدۃ الطحاوی ص ۱۰۳)

عقیدہ: اللہ تبارک وتعالیٰ کسی بندے پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے ''وماربک بظلام للعبید'' (سورۂ حم سجدہ۔ آیت ۴۶۔ پارہ ۲۴)

عقیدہ: تمام صحابہ عدول ہیں، معیار حق ہیں، صحابہ سے محبت ایمان و دین میں داخل ہے، کیونکہ صحابہ سے محبت حب نبی کی وجہ سے ہے اور آپ سے محبت اصل ایمان ہے پس آپ کے واسطے صحابہ سے محبت بھی اصل ایمان میں سے ہے۔

صحابہ سے بغض و عداوت برائی کے ساتھ ان کا ذکر کرنا ان کو سب وشتم کرنا ان کی شان میں گستاخی کرنا تنقید و ملامت کا نشانہ بنانا ناجائز ہے، بعض علماء کے نزدیک ایسا شخص واجب القتل اور بعض کے نزدیک واجب التعزیر ہے اور صحابہ سے بغض بغضِ نبی کی دلیل ہے اور نبی سے بغض کفر وطغیان ہے اس لئے صحابہ سے بغض بھی کفر وطغیان اور نفاق ہوگا اور صحابہ سے بغض رکھنے والے فرقے اہل سنت والجماعت کی نظر میں گمراہ ہیں۔

(اختصار از الدرس الحاوی شرح عقیدۃ الطحاوی ص ۲۲۴ / ۲۲۵)

عقیدہ: اہل سنت والجماعت کا کہنا ہے ''ان الصحابة کلھم عدول فحبھم دین و بغضھم نفاق '' بیشک تمام صحابہ عادل ہیں ان سے محبت دین اوران سے بغض نفاق ہے۔صحابہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تابعین کے خیر امم ہونے کی شہادت دی ہے۔

''خیر القرونی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم '' (الحدیث) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علماءِ امت کی بھی ثنا جمیل بیان فرمائی ہے ''ان العلماء ورثة الانبیاء'' (الحدیث)

بیشک علماء انبیاء کے وارثین ہیں، اہل حدیث واہل فقہ ونظر کے لئے بھی آپ نے دعا کی ہے ''نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فَبَلَّغَه کما سمِعَه فرُبَّ مُبَلَّغ اَوْعیٰ لَه من سامع'' اللہ تعالیٰ اس آدمی کوخوش کرے جس نے ہم سے کچھ سنا اور پھر سننے کے مطابق اس کی تبلیغ کی پس بسا اوقات مبلغ سامع سے زیادہ محفوظ رکھنے والا ہوتا ہے، ان تمام روایات سے معلوم ہوگیا کہ صحابہ، تابعین، علماء، محدثین، فقہاء، اولیاء اللہ سے محبت حسن عقیدت اوران کا ذکر بالخیر مسلمانوں پرلازم ہے ان کی برائی اورتوہین سے اجتناب ضروری ہے۔

(الدرس الحاوی شرح عقیدۃ الطحاوی ص ۱۳۰،۱۲۹)

عقیدہ: نبی معصوم ہوتا ہے قبل النبوت اور بعد النبوت بھی، ولی نہ قبل الولایت معصوم ہوتا ہے نہ بعد الولایت بلکہ غیر معصوم ہوتا ہے۔

(الدرس الحاوی شرح عقیدۃ الطحاوی ص ۱۳۰)

عقیدہ: حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کا دین ایک ہی رہا ہے یعنی دین اسلام، شرعی احکام ومسائل میں حالات اورضرورتوں کے مطابق اگرچہ سب کی شریعت مختلف رہی ارشاد باری ہے''ان الدین عند اللہ الاسلام'' اللہ کی نظر میں دین فقط اسلام ہے''ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه ''(سورۂ آل عمران) اور جو اسلام کے علاوہ دین اختیار کرے گا سو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں''انا معاشر الانبیاء دیننا واحد ''ہم انبیاء کی جماعت ہیں ہم سب کا دین ایک ہے۔ (الدرس الحاوی شرح عقیدۃ الطحاوی ص ۱۳۶)

عقیدہ: علم غیب باری تعالیٰ کی مخصوص صفت ہے کسی اور میں یہ صفت نہیں ہے لہذا اگر کوئی انسان مثلا کاہن یا نجومی وغیرہ غیب کی خبریں دیں تو ہم ان کی تصدیق نہیں

کریں گے، کیونکہ احادیث میں اس کی تصدیق پر سخت وعید آئی ہے، ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے ''من اتی عرّافا او کاھنا وفی روایۃ فقد سألہ وصدّقہ بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' (مسند احمد) جو عراف یا کاہن کے پاس آیا (ایک روایت میں یہ اضافہ ہے) اور اس سے معلومات کی پھر جو اس نے کہا اسکی تصدیق کی تو اس نے انکار کیا اسکا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوا۔ جیسے اس حدیث سے سائل کا حال معلوم ہوگیا ،مسؤول کا حال بدرجۂ اولیٰ معلوم ہوگیا کہ وہ بھی کافر ہے۔

(الدرس الحاوی شرح عقیدۃ الطحاوی ص ۱۳۴)

عقیدہ: اللہ اور رسول نے دین کی سب باتیں قرآن وحدیث میں بندوں کو بتلادی اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں، بدعت بہت بڑا گناہ ہے البتہ بعض باریک باتیں دین کی جو ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آتی پکے پکے اگلے عالموں نے اپنے علم کے زور سے قرآن وحدیث سے سمجھ کر دوسروں کو بتادیں ایسے لوگ مجتہد کہلاتے ہیں، مجتہد بہت ہوئے، چار ان میں سے بہت مشہور ہیں، امام اعظم ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ جس مجتہد سے زیادہ اعتقاد ہو اس کی پیروی کرلیں، ہندوستان میں ابوحنیفہؒ کی پیروی کرنے والے زیادہ ہیں وہ حنفی کہلاتے ہیں، اسی طرح نفس کے سنوارنے کے طریقے قرآن وحدیث کے موافق ولی لوگوں نے اپنے دل کی روشنی سے سمجھ کر بتلائے ایسے لوگ شیخ کہلاتے ہیں شیخ بہت ہوئے مگر ان میں چار زیادہ مشہور ہیں، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت غوث الاعظم عبد القادر جیلانیؒ، شیخ شہاب الدین سہروردیؒ، خواجہ بہاؤالدین نقش بندیؒ، جس مجتہد اور شیخ سے اعتقاد ہو اس کی پیروی کرے دوسروں کو برا سمجھنا درست نہیں اور پیروی مجتہد اور شیخ کی اسی وقت تک ہے جب تک ان کی

بات خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف نہ ہو اور اگر ان سے کوئی غلطی ہوگئی ہو اسمیں پیروی نہیں۔ (تعلیم الدین ص ۱۴، ۱۵۔ از حضرت تھانویؒ)

عقیدہ: اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ صدق دل سے توبہ کرنے کی وجہ سے بڑے بڑے گناہ معاف ہوجاتے ہیں بندہ کا حق جب تک ادا نہ کیا جائے یا بندہ سے معاف نہ کرالیا جائے معاف نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ عبدالغنی ص ۱۱۷)

عقیدہ: شریعت کے اندر نحوست کا ثبوت نہیں بھلا برا کرنے کی طاقت وقدرت اللہ تعالیٰ ہی کو ہے یہ اعتقاد کہ قمر در عقرب میں شادی نقصان دہ ہوگی عقیدۂ اسلام کے سراسر خلاف ہے، قریب بکفر ہے ایسے شخص کو اس سے تائب ہونا چاہئے، (فتاویٰ بسم اللہ ج ۱ ص ۱۸۶)

عقیدہ: فقہاء احناف فرماتے ہیں کہ اُلّو کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ الو کسی کے برآمدہ یا چھت پر بیٹھنے سے موت آتی ہے کفر کے برابر ہے لہذا ایسی حرام چیزوں سے بچنا چاہئے۔ (فتاویٰ بسم اللہ ج ۱ ص ۱۹۶)

عقیدہ: رات کو گھر میں جھاڑو دینے کو بہت سی خواتین برا سمجھتی ہے حالانکہ رات کو گھر میں جھاڑو دینے کی شریعت میں (کوئی) ممانعت نہیں ہے لہذا ایسا عقیدہ چھوڑ دینا چاہئے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۷۰۔ فتاویٰ بسم اللہ ج ۱ ص ۱۹۶)

عقیدہ: وحصۂ زمین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعضاءِ مبارکہ کو مس کئے ہوئے ہیں (یعنی چھوئے ہوئے ہیں) علی الاطلاق افضل ہے، یہاں تک کہ کعبہ اور عرش وکرسی سے بھی افضل ہے۔

(المہند ص ۱۱، زبدۃ المناسک حضرت گنگوہیؒ، عقائد علمائے دیوبند ص ۷)

عقیدہ: ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں (مثلاً شیطان) کا

علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔ (المھند ص ۲۷، عقائد علمائے دیوبند ص ۲۱)

عقیدہ: انبیاء علیہم السلام کا رؤیا (خواب) بھی وحی کے حکم میں ہوتا ہے، بخاری شریف میں ہے ''رؤیا الانبیاء وحی'' نبیوں کا خواب وحی ہوتا ہے۔

(بخاری ج ا۔ص ۲۵، عقائد علمائے دیوبند ص ۲۲)

عقیدہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پشت کی جانب سے ویسا ہی دیکھتے تھے جیسا کہ آگے کی جانب سے دیکھتے تھے۔ (نشر الطیب ص ۲۲۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (نماز میں) صفوں کو سیدھا کیا کرو کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(بخاری شریف ج ا۔ص ۱۰۰/عقائد علمائے دیوبند ص ۲۳)

عقیدہ: ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقینا سچا اور بلا شبہ واقع کے مطابق ہے اسکے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں، اور جو اسکے خلاف عقیدہ رکھے یا اسکے کسی کلام میں کذب کا وہم کرے وہ کافر ملحد زندیق ہے اسمیں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔

(المہند علی المفند ص ۷۵)

عقیدہ: ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء علیہم السلام اور صلحاء اولیاء، شہداء، صدیقین کا توسل جائز ہے ان کی حیات میں بھی اور ان کی وفات کے بعد بھی، اس طریقہ پر کہ کہے یا اللہ میں بوسیلۂ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعاء کی قبولیت اور حاجت برآری چاہتا ہوں یا اسی جیسے اور کلمات کہے۔

(المہند علی المفند ص ۱۳، فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۲، عقائد علمائے دیوبند ص ۷)

عقیدہ: روحانی بیماروں کی تشخیص اور ان کے علاج کا نام تصوف ہے، جس کو قرآن کریم میں تزکیۂ نفس اور حدیث میں لفظ احسان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

عقیدہ: عقائد واعمال کی اصلاح فرض ہے جس کے لئے صحیح العقیدہ سنت کے پابند دنیا سے بے رغبت اور آخرت کے طالب مجازِ بیعت شیخ طریقت سے بیعت ہونا مستحب بلکہ واجب کے قریب ہے۔ (عقائد اہل سنت والجماعت ص ۳۵)

عقیدہ: ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور آپ کو صلوٰۃ وسلام پہنچایا جاتا ہے۔

(طبقات الشافعیہ ج ۴ ص ۲۸۲، عقائد اہل سنت والجماعت ص ۱۹۶)

عقیدہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام کی نیند میں صرف آنکھیں مبارک سوتی تھی، دل مبارک نہیں سوتا تھا، اسی لئے آپ کی نیند سے وضوء نہیں ٹوٹتا تھا۔ (نشر الطیب ص ۲۲۷ اور ص ۱۹۴)

بخاری شریف میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِی'' میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا۔ (بخاری۔ ج ۱ ص ۱۵۴)

نیز بخاری شریف میں ہے ''وکذالک الانبیاء تنام اعینهم ولا ینام قلوبهم'' اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں سوتی ہیں انکے دل نہیں سوتے۔ (بخاری۔ ج ۱ ص ۵۰۴)

اور ایک سفر میں جو نیند کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز فجر فوت ہوگئی تھی تو اس سے شبہ نہ کیا جائے کہ اگر نیند میں دل نہیں سوتا تھا تو آپ کو فجر کے طلوع کا علم کیوں نہیں ہوا، اسلئے کہ طلوع وغیرہ کا ادراک آنکھ سے متعلق ہے دل سے اس کا تعلق نہیں

اور چونکہ آنکھ پر نیند کا اثر ہوتا تھا اسلئے طلوع فجر کا ادراک نہ ہوسکا۔اس کے لئے نووی شرح مسلم ج ا۔ص ۲۵۴،اور فتح الملہم ص ۲۴۱،اور امداد الفتاویٰ کا مطالعہ کریں۔

(عقائد علمائے دیوبند ص ۲۲)

عقیدہ: اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے بلکہ واجب ہے، کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس و ہوا کے اتباع کا انجام الحاد و زندقہ کے گھڑھے میں جا گرنا ہے، اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول وفروع میں امام المسلمین حضرت ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو۔

(المہند علی المفند ص ۱۷،عقائد علمائے دیوبند ص ۲۳)

عقیدہ: اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ دنیا میں کوئی اچھا یا برا کام ایمان یا کفر اللہ تعالیٰ کی مشیت یا ارادہ کے بغیر وجود میں نہیں آسکتا، اس لئے ہر چیز کے وجود میں آنے کے لئے اللہ جل شانہ کا ارادہ شرط ہے، البتہ رضا اور پسندیدگی حق تعالیٰ کی صرف ایمان اور اچھے کاموں سے متعلق ہوتی ہے، کفر وشرک اور معاصی اس کو پسند نہیں۔

(معارف القرآن۔ج ۷۔ص ۵۴۲)



{دوسراباب}

(کفروشرک کابیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد افتریٰ اثما عظیما

بیشک اللہ نہیں بخشتا اس کو جو اس کا شریک کرے اور بخشتا ہے اس سے نیچے کے گناہ جس کے چاہے اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا اس نے بڑا طوفان باندھا۔

خلاصۂ تفسیر:۔ بیشک اللہ تعالیٰ اس بات کو (سزا دے کر بھی) نہ بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے (بلکہ ہمیشہ دائمی سزا میں مبتلا رکھیں گے) اور اسکے سوا اور جتنے گناہ ہیں (خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ) جس کے لئے منظور ہوگا (بلا سزا) وہ گناہ بخش دیں گے (البتہ اگر وہ مشرک مسلمان ہوجائے تو پھر مشرک ہی نہ رہا اب وہ سزا دائمی بھی نہ رہے گی اور وجہ اس شرک کے نہ بخشنے کی یہ ہے کہ) جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے وہ بڑے جرم کا مرتکب ہوا جو اپنے عظیم ہونے کی وجہ سے قابل مغفرت نہیں۔

شرک کی تعریف اور اس کی چند صورتیں

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے بارے میں جو عقائد ہیں اس طرح کا کوئی عقیدہ کسی مخلوق کے لئے رکھنا یہ شرک ہے۔ اسکی کچھ تفصیلات یہ ہیں۔

علم میں شریک ٹھہرانا:۔ یعنی کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ اعتقاد رکھنا کہ ہمارے

سب حال کی اس کو ہر وقت خبر ہے۔ نجومی، پنڈت سے غیب کی خبریں دریافت کرنا یا کسی بزرگ کے کلام میں فال دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا یا کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی یا کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔

اشراک فی التصرف ÷ یعنی کسی کو نفع یا نقصان کا مختار سمجھنا، کسی سے مرادیں مانگنا ،روزی اور اولاد مانگنا۔

عبادت میں شریک ٹھہرانا ÷ کسی کو سجدہ کرنا، کسی کے نام کا جانور چھوڑنا، چڑھاوا چڑھانا، کسی کے نام کی منت ماننا، کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا، خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی دوسرے کے قول یا رسم کو ترجیح دینا، کسی کے روبرو رکوع کی طرح جھکنا، کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا، دنیا کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا اور کسی مہینہ کو منحوس سمجھنا وغیرہ۔ (یہ ساری باتیں شرک ہیں)۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۴۳۰)

کفر کی تعریف اور اسکی چند صورتیں

جن باتوں کی تصدیق اور اقرار ایمان کے لئے ضروری ہے ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کر دینا کفر ہے جیسے کوئی اللہ تعالیٰ کا انکار کردے، یا کسی پیغمبر کو نہ مانے تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا۔ (تعلیم العقائد۔ ص ۱۷)

مفتیٔ اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ نے کفر کی تعریف اس طرح کی ہے کہ جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں سے کسی ایک بات کو بھی نہ ماننا کفر ہے۔ مثلاً کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو نہ مانے یا اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کرے یا دو تین خدا مانے یا فرشتوں کا انکار کرے یا اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرے یا کسی پیغمبر کو نہ مانے یا تقدیر سے منکر ہو یا قیامت کے دن کو نہ مانے یا اللہ تعالیٰ کے قطعی

احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی کسی خبر کو جھوٹا سمجھے تو ان تمام صورتوں میں وہ کافر ہوجائے گا۔

(تعلیم الاسلام ج ۴ ص ۱۸، مسائل شرک و بدعت ص ۱۶)

تکفیر کے ضروری اصول

کفر وایمان کا مسئلہ نہایت نازک اور اہم ہے اور ممکن حد تک اہل قبلہ کی تکفیر سے بچنا ضروری ہے، راہِ اعتدال قائم کرنی چاہئے، افراط وتفریط سے حتی الامکان اجتناب کرنا چاہئے، عوام کو بذاتِ خود کسی کے کفر وایمان کا فیصلہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ محتاط اور مستند علماء اور مفتیانِ کرام سے رجوع کرنا چاہئے، چونکہ مسئلہ نازک ہے اس لئے اس کی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہاں پر کفر کے سلسلہ میں کچھ ضروری اصول درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) کوئی بھی ایسا عمل جس کے ذریعہ دین کا استہزاء یا استخفاف ہوتا ہو، کفر کا باعث ہے، مثلاً کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میری سمجھ میں نہیں آتا اللہ نے قرآن میں یہ بات کیوں لکھ دی؟ تو یہ باعث کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۴۹، ردالمحتار ۳/ ۲۸۴)

(۲) کسی جبر واکراہ کے بغیر زبان پر کلمۂ کفر کا اجراء خواہ دل ایمان پر مطمئن ہو کفر ہے۔ (درالمختار علی ہامش ۳/ ۲۸۳)

اس لئے کہ صرف جبر واکراہ کی حالت میں جان بچانے ہی کے لئے کراہتِ خاطر کے ساتھ کفریہ کلمات کا تکلم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی ایسی صفت جو آپ ہی کے ساتھ مخصوص ہے غیر اللہ کے لئے اس کو ثابت کرنا بھی کفر کا باعث ہے، مثلاً علم غیب کا مسئلہ ہے، عالم الغیب ہونا اللہ ہی کا وصف خاص ہے، اگر کوئی شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عالم الغیب سمجھے تو سلف نے

اس کو کافر قرار دیا ہے۔

ملا علی قاریؒ کا بیان ہے :- **وذکر الحنفیة تصریحاً بالتکفیر باعتقاد ان النبی ﷺ یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالیٰ قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ۔** (شرح فقہ اکبر ص ۲۲۵)

ترجمہ: حنفیہ نے اس عقیدہ کو صراحۃ باعث کفر قرار دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم غیب رکھتے تھے اس لئے کہ یہ آیت **قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ** کے خلاف ہے۔

اگر کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کی تاویل کرتا ہو اور علم ذاتی اور علم عطائی کا فرق کرتا ہو تو بھی یہ قرآن کی اطلاعِ صریح کے خلاف ہونے کی وجہ سے ضلالت و گمراہی ہی ہے، اور اگر ہم ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو کافر نہ بھی کہیں تو اتنا کہنا ہی ہوگا کہ اندیشۂ کفر ضرور ہے۔ **اعاذنا اللہ منه**

(۴) اسی طرح کوئی معصیت خواہ کبیرہ ہو یا صغیرہ ان کو معمولی سمجھنا اور جائز و حلال قرار دینا باعثِ کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۲۵)

کیونکہ وہ ایک ایسی بات کا انکار کر رہا ہے جو دین میں قوی اور بے ریب دلیلوں سے ثابت ہے، امام سرخسیؒ نے لکھا ہے کوئی شخص حائضہ عورت سے وطی کو جائز قرار دے تو یہ بھی کفر ہے۔

(شرح فقہ اکبر ص ۲۲۷)

(۵) کوئی شخص ضروریاتِ دین کا منکر ہو یعنی ایسے کسی حکم کا منکر ہو جو اجماع یا دلیلِ قطعی سے ثابت ہو تو کافر سمجھا جائے گا، علامہ ابن ہمامؒ نے موجبات کفر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے ''**وکذا مخالفة ما اجمع علیه وانکاره بعد العلم**''۔

(شرح فقہ اکبر ص۲۲۶)

اسی طرح ملا علی قاریؒ کا بیان ہے :-"وفی جواھر الفقه من جحد فرضامجمعاعلیه کالصوم والصلوة والزکوة والغسل من الجنابة کفر قلت معناه من انکر حرمة محرم مجمع علیه" جواہر الفقہ میں ہے کہ جو کسی اجماعی فرض جیسے روزہ، نماز، زکوٰۃ، غسل جنابت کا انکار کر جائے وہ کافر ہے، میں کہتا ہوں جو کسی اجماعی حرام کی حرمت کا انکار کر جائے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

(حلال وحرام ۶۱ تا ۶۳، شرح فقہ اکبر ص ۲۵۷)

یہاں تک چند اصولِ تکفیر بیان کر دیئے گئے، ان کو سامنے رکھ کر یہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ کونسی چیز کفر ہے اور کونسی نہیں۔

تفصیلاتِ کفر وشرک

یہاں سے کفر وشرک کی تفصیلات کو بیان کیا جا رہا ہے، قارئین سے گذارش ہے کہ ایک ایک بات کو دھیان سے پڑھیں اور اس سے بچنے کی پوری کوشش کریں تا کہ ہمارا ایمان صحیح وسالم رہے۔

اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

(درسی بہشتی زیور ص ۱۲، عقائد اہل سنت والجماعت ص ۱۶)

☆ گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے اول تو گناہ کے قریب بھی نہ جانا چاہئے لیکن اگر بدبختی سے اس میں مبتلا ہیں تو اس گناہ کو گناہ ضرور سمجھیں اور اس کی برائی اور ان کا حرام ہونا دل سے نہ نکالیں ورنہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

(عقائداہل سنت والجماعت ص۱۶)

☆ امور غیر عادیہ میں کسی نبی اور ولی کا متصرف ماننا شرک ہے البتہ جو امور اسباب عادیہ سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً کسی بھوکے کا کسی سے روٹی مانگنا یہ تو شرک نہیں باقی انبیاء و اولیاء کے ہاتھ پر جو خلافِ عادت واقعات ظاہر ہوتے ہیں وہ معجزہ اور کرامت کہلاتے ہیں اس میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہوتا ہے مثلاً عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا یہ ان کی قدرت سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہوتا تھا یہ بھی شرک نہیں، یہی حال ان فرشتوں کا ہے جو مختلف کاموں پر مامور ہیں۔

(آپ کے مسائل اوراان کا حل ج ۲ ص ۳۲)

☆ خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی کفر ہے۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل ج ۲ ص ۳۳)

☆ اللہ تعالیٰ سے بے خوف ونڈر ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر ہے، مطلب یہ ہے کہ یہ سمجھ لینا کہ آخرت میں مجھے ہر حال میں بڑے درجات ملیں گے کوئی پکڑ نہ ہوگی یا یہ سمجھنا کہ میری ہرگز کسی طرح بخشش نہ ہوگی کفر یہ غلطی ہے، مسلمان کو چاہئے کہ خوف اور امید کے درمیان میں رہے۔ (عقائداہل سنت والجماعت ص ۱۷، بہشتی زیور ص ۱۲)

☆ کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اوراس کا یقین کرلینا کفر ہے۔

(بہشتی زیور ص ۱۶، عقائداہل سنت والجماعت ص ۱۷)

☆ غیر اللہ کو سجدہ کرنا صریح شرک ہے ایسے شخص کو اپنے اس عمل پر توبہ واستغفار تجدید ایمان وتجدید نکاح کرنا چاہئے۔

(آپ کے مسائل اورانکا حل ج ۲ ص ۳۴، درسی بہشتی زیور ص ۱۸)

بہشتی زیور سے ماخوذ کفر وشرک کی چند باتوں کا بیان

(۱) کفر کو پسند کرنا (۲) کفر کی باتوں کو اچھا جاننا (۳) کسی دوسرے سے کفر کی کوئی بات کرانا (۴) کسی وجہ سے اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلاں بات حاصل ہوتی (۵) اولاد وغیرہ کسی کے مرجانے پر رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا کہ اللہ کو بس اسی کو مارنا تھا، دنیا بھر میں مارنے کیلئے بس یہی تھا، اللہ کو ایسا نہ چاہئے تھا، ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تونے کیا (۶) توپ پر بکرا چڑھانا (۷) جن بھوت پریت وغیرہ کے چھوڑ دینے کے لئے ان کی بھینٹ دینا، بکرا وغیرہ ذبح کرنا (۸) بچے کے جینے کے لئے اس کے نار (نال) یعنی وہ آنت جو کہ ماں کے رحم میں بچے کے پیٹ سے جڑی ہوتی ہے اور جسے پیدائش پر کاٹ کر جدا کردیتے ہیں) کا پوجھنا (۹) کسی کی دہائی دینا (۱۰) کسی جگہ کا کعبہ کے برابر ادب وتعظیم کرنا (۱۱) کسی کے نام پر بچے کے کان ناک چھیدنا (۱۲) بالی اور بلاق (ناک میں پہننے کا زیور) پہنانا (۱۳) کسی کے نام کا بازوں پر پیسہ باندھنا یا گلے میں ناڑا ڈالنا (۱۴) مہرا باندھنا (۱۵) چوٹی رکھنا (۱۶) بدھی (پھولوں کا ہار) پہننا (۱۷) فقیر بنانا (۱۸) علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا (۱۹) کسی جانور پر کسی بزرگ کا نام لگا کر اس کا ادب کرنا (۲۰) اچھی بری تاریخ اور دن کا پوجھنا (۲۱) شگون (فال) لینا (۲۲) کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ کے جپنا (ورد کرنا)۔ (۲۳) یوں کہنا کہ اللہ اور رسول اگر چاہے تو فلاں کام ہوجائے گا (۲۴) کسی کے نام یا سر کی قسم کھانا (۲۵) جاندار کی بڑی تصویر رکھنا (۲۶) خصوصا کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔

(یہ تمام باتیں کفر اور شرک ہے، اس سے خوب بچنا چاہئے)

(درسی بہشتی زیور از حضرت تھانویؒ ص ۱۸، ۱۹)

☆ کلمۂ کفر بکنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے، اور کلمات کفر بہت ہیں مثلا اللہ تعالیٰ کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرنا، کسی حلال کو حرام سمجھنا، کسی حرام کو حلال سمجھنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی سنت کی تحقیر کرنا وغیرہ وغیرہ۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل ج ۲ ص ۴۳)

☆ انبیاء میں سے کسی بھی نبی کی شان میں کسی بھی طرح کی گستاخی و بے ادبی کرنا یا گستاخی اور بے ادبی کو جائز سمجھنا کفر ہے، مثلا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے صرف اتنی سی فضیلت کا قائل ہونا جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہے کفر اور بے دینی ہے۔

(المہند علی المفند ص ۵۴۔ عقائد اہل سنت والجماعت ص ۲۱۔ فتاوی بسم اللہ ۱ / ۳۷۵)

☆ سورۂ فاتحہ سے لیکر والناس تک قرآن کریم کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے، اس میں ایک بھی لفظ بلکہ حرف کے انکار یا تحریف کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

(عقائد اہل سنت والجماعت ص ۲۸)

☆ روزہ کی فرضیت نص قطعی سے ثابت ہے اس کا انکار کفر ہے، اسی طرح یہ کہنا کہ روزہ وہ شخص رکھتا ہے جس کے پاس کھانا وغیرہ نہ ہو کلمات کفر میں سے ہے، ایسے آدمی کو توبہ استغفار، تجدید ایمان، تجدید نکاح لازم ہے۔

(فتاوی محمودیہ ج ۲ ص ۳۳۹ باب الکفر یات)

☆ نماز کی فرضیت نصِ قطعی سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے، اس کے ساتھ استہزاء کفر ہے۔ (فتاوی محمودیہ ج ۲ ص ۳۶۶ باب الکفر یات، فتاوی بسم اللہ ج ۱ ص ۲۲۳ عقائد کا بیان)

☆ جو شخص پانچ نمازوں کا منکر ہے وہ قرآن کریم کا بھی منکر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دین اسلام کا بھی منکر ہے، ایسے تمام دینی امور جن کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قطعی تواتر کے ساتھ ثابت ہے اور جنکا دین محمدی میں داخل ہونا ہر خاص و عام کو معلوم

ہے، ان کوضروریات دین کہا جاتا ہے، ان تمام امور کو بغیر تاویل کے ماننا شرط اسلام ہے، ا
ن میں سے کسی ایک کا انکار کرنا یا اسمیں تاویل کرنا کفر ہے، اس لئے جو آدمی یا فرقہ صرف
تین نمازوں کا قائل ہے پانچ نمازوں کو نہیں مانتا وہ اسلام سے خارج ہے۔
(آپ کے مسائل اوران کا حل ج ۲ ص ۴۴)

☆ زنا اور شراب کی حرمت ضروریات دین سے ہے اس کا انکار کرنے سے ایمان سلامت نہیں رہتا ہے۔ (فتاوی محمودیہ ج ۲ ص ۳۷۰ باب الکفریات)

☆ جو شخص دوسرے کو کلمۂ کفریہ کی تلقین کرے وہ بھی کافر ہوجاتا ہے۔ زبان سے قصداً کلمۂ کفر کا نکالنا بھی کفر ہے، اگرچہ دل میں اسلام ہو۔
(فتاوی محمودیہ ج ۲ ص ۳۶۳، ۳۶۲ باب الکفریات)

☆ نامحرم عورتوں سے آشنائی اور محبت کو عبادت سمجھنا کفر کی بات ہے۔
(آپ کے مسائل اوران کا حل ج ۲ ص ۴۵)

☆ جو شخص کہے کہ میں عیسائی ہوگیا ہوں وہ دین اسلام سے نکل گیا، اسی طرح جو شخص جھوٹ موٹ بھی کہہ دے کہ میں مسلمان نہیں رہا بلکہ میں نے فلاں مذہب اختیار کرلیا ہے تو وہ مسلمان نہیں رہتا، اسی طرح اگر کوئی یوں کہہ دے کہ فلاں مذہب دین اسلام سے اچھا ہے تب بھی وہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے (ایسے لوگوں کو اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے) (آپ کے مسائل اوران کا حل ج ۲ ص ۴۶ باب موجباتِ کفر)

☆ قبر کو بوسہ دینا بہ نیتِ عبادت و تعظیم کفر ہے اور بلا نیت عبادت بوسہ دینا گناہِ کبیرہ ہے۔ (احسن الفتاوی ج ۱ ص ۳۶)

☆ علم اور اہل علم کی اہانت کفر ہے۔ (احسن الفتاوی ج ۱ ص ۳۸)

☆ پردہ کو برا سمجھنا کفر ہے۔ (احسن الفتاوی ج ا۔ص ۳۹)

☆ احکام شریعت کی مخالفت اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر فخر کرنا بلا شبہ کفر ہے ،ایسا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے اس پر تجدید ایمان اور تجدید نکاح ضروری ہے۔
(احسن الفتاوی ج ا۔ص ۳۹)

☆ ڈاڑھی کو برا سمجھنا کفر ہے۔
(احسن الفتاوی ج ا۔ص ۴۲، کتاب الایمان والعقائد)

☆ حضرت عیسی علیہ السلام کی شہادت کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔
(احسن الفتاوی ج ا۔ص ۴۷)

☆ مورتی سے یہ کہنا کہ بھگوان ہمارا بھی کچھ خیال کر کچھ تو مدد کر کلمۂ کفر ہے ،اسی طرح اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ کر سینے تک اٹھانا فعل کفر ہے، لیکن کلمۂ کفر کہنے سے کہنے والا کافر اس وقت ہوتا ہے جبکہ کلمۂ کفر ہونے کو جاننے کے باوجود عمداً یا مذاق وہنسی کے طور پر کہے۔ (فتاوی ریاض العلوم ج ا۔ص ۸۵)

☆ کسی شخص کا یہ کہنا کہ کیا اللہ تعالیٰ کو صرف میں ہی ملا تھا یہ مصیبت دینے کے لئے اور کوئی نہیں ملا تھا، اسکے یہ کہنے سے وہ کافر ہوجائے گا کیونکہ وہ گویا خدا کی طرف ظلم کی نسبت کر رہا ہے اور باری تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کفر ہے، جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے ''ومن نسب اللہ تعالیٰ الی الجور فقد کفر'' لہذا قائل پر تجدید ایمان ونکاح وتوبہ واستغفار لازم ہے۔ (خلاصۂ سوال وجواب فتاوی ریاض العلوم ج ا۔ص ۹۴)

☆ ہمیں خدا کے یہاں نہیں جانا ہے بلکہ دنیا میں ہی رہنا ہے کلماتِ کفریہ میں سے ہے۔ پس اگر اس کلام کے قائل نے کلمۂ کفر سمجھتے ہوئے اس کا تکلم کیا یا اس کا عقیدہ رکھا

تو کافر ہو گیا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ (فتاویٰ ریاض العلوم ج ا ص ١١٥)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نبوت کا عقیدہ اجماعی قطعی اور بنیادی ہے، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبی کہنا اور اس پر خوشی کا اظہار کرنا کفر ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الفتن رقم الحدیث ٢٢١٨۔ ج ٤ ص ٤٣٢، فتاوی ریاض العلوم ج ا ص ١٢١)

☆ خدا وحدہٗ لاشریک لہ کے علاوہ کسی کے سامنے (چاہے پیر ہو یا پیغمبر) سجدہ کرنا، غیر اللہ کے سامنے زمین پر سر ٹیکنا شریعت محمدی میں قطعی حرام اور گناہِ کبیرہ ہے، اگر عبادت کی نیت ہو تو موجب کفر ہے اگر تعظیم مقصود ہو یا کوئی نیت نہ ہو تا ہم بہت سے علماء کے نزدیک موجب کفر ہے۔ (درمختار مع الشامی ٥ / ٣٣٨)

اور ملتقط ناصری میں ہے ''واذا سجد لغیر اللہ تعالیٰ حقیقة یکفر'' یعنی غیر اللہ کو سجدہ کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

اور کفایہ شعبی میں ہے ''اذا سجد لغیر اللہ تعالیٰ یکفر لان وضع الجبهة علی الارض لا یجوز الا اللہ'' یعنی جس نے غیر اللہ کو سجدہ کیا وہ کافر ہو گیا کیونکہ زمین پر پیشانی رکھنا خدا کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں ہے، جو خدا کے علاوہ کسی کو سجدہ کریگا کافر اور مشرک بن جائے گا۔

(نصاب الاحتساب باب ٤٩ ص ٩٧، ٩٨ قلمی۔ فتاوی رحیمیہ ج اول ص ١٣٤، ١٣٥۔ وامداد المفتیین ج ٨ ص ١٧)

☆ جو شخص جنت و دوزخ کا منکر ہو یا ہندوؤں کے آواگون کا قائل ہو وہ مسلمان نہیں، اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا نہ اسکی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی نہ اس کے لئے دعاءِ مغفرت ہے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل ج ٢ ص ٥٣)

☆ خدا بہرہ ہے سنتا ہی نہیں ایسے گستاخانہ الفاظ سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے

،توبہ کرکے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل ج ٢ ص ٥٤)

☆ اگر خدا بھی کہے تو نہ مانوں یہ کلمۂ کفر ہے، ایسے کلمہ سے توبہ کرنی چاہئے اور اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل ٢ / ٥٤)

☆ ہندوں لوگوں اور غیر مسلموں کے تہواروں میں کسی بھی طرح کا حصہ لینا جیسا کہ پٹاخا پھوڑنا، دیوالی کے دن چراغ جلانا، دشیرہ کے دن گھوڑے دوڑانا، ہولی کے دن آگ جلانا، اترائن کے دن پتنگ چڑھانا سب حرام ہے، بعض علماء نے تو اس کو کفر لکھا ہے ،یعنی مذکورہ سب اعمال کفریہ اعمال ہیں ان اعمال سے مسلمان کفر کے قریب پہنچ جاتا ہے اس کا ایمان خطرہ میں ہے قرآن شریف میں ہے ’’یاایھاالذین آمنوا لا تکونوا کالذین کفروا ‘‘یعنی اے مومنو! تم کافروں جیسے مت بنو۔

(سورۂ آل عمران۔ پارہ ٤، رکوع نمبر ٨، رفتاوی عبدالغنی ص ٨٦)

☆ جو شخص اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر نہ مانے اور رسول اللہ کو حاضر و ناظر مانے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قادرِ مطلق ومختار کل ما کان ویکون کے مالک مانتا ہے وہ مسلمان ہو ہی نہیں سکتا وہ مشرک ہے، مسلمان تو موحد ہوتا ہے اور موحد ایک اللہ کو قادر مطلق مختار کل مانتا ہے، لہذا اسے توبہ کرکے پھر سے ایمان لانا چاہئے۔ (فتاویٰ دینیہ۔جلد اول ص ٨١)

☆ اللہ تعالیٰ کے ناموں کی دوقسمیں ہیں (١) ذاتی (٢) صفاتی

رحیم اللہ کا صفاتی نام ہے اسوجہ سے رحیم بول کر خدا کو یاد کیا جاتا ہے۔اور رام ایک انسان کا نام ہے اسلئے رام اور رحیم ایک نہیں ہوسکتے، ایک خالق ہے دوسرا مخلوق، اور دونوں کا الگ ہونا ظاہر ہے دونوں کو ایک سمجھنا شرک ہے جو ایمان کے منافی ہے۔

(فتاوی دینیہ ج ا ص ۸۳۔ فتاوی بسم اللہ ج ا۔ص ۸۶ عقائد کا بیان۔ نظام الفتاویٰ ج ا۔ص ۱۰۳)

☆ اگر کوئی شخص ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہتا ہے کہ آپ سحر یعنی جادو کی مشق کرتے تھے اور آپ کے بارے میں ساحر ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے تو وہ مسلمان نہیں کہلائے گا۔ (خلاصہ سوال وجواب فتاوی دینیہ ج ا۔ص ۸۷)

☆ جو شخص یہ کہے کہ اللہ کچھ نہیں ہے حضرت عیسٰی سب کچھ ہے اس سے وہ کافر ہوجائے گا، تجدید ایمان کے بعد تجدید نکاح بھی ضروری ہے۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل ۲ / ۵۵)

☆ جو شخص کہے کہ جس رسول کے پاس اختیارات نہ ہوں اُسے ہم مانتے ہی نہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انکار ہے، اس لئے تجدید ایمان کے ساتھ تجدید نکاح بھی کی جائے۔

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کی توہین بھی کفر ہے، فقہ کی کتابوں میں مسئلہ لکھا ہے کہ اگر کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موئے مبارک کے لئے تصغیر کا صیغہ استعمال کیا وہ بھی کافر ہوجائے گا، جیسا کہ محیط میں ہے "**لو قال لشعر النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شُعَیر یکفر عند بعض المشائخ وعند البعض لا یکفر الا اذا قال ذلک بطریق الاھانة**"۔

(رسائل ابن عابدین ۱ / ۳۲۶۔ آپ کے مسائل اوران کا حل ج ۲۔ص ۵۶۔ وکفایۃ المفتی ج ا۔ص ۳۱)

☆ جو شخص یہ کہے کہ قرآن مجید کیا ہے؟ یہ تو صرف ایک چھاپ خانہ کی کتاب ہے، اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہے تو یہ شخص اپنے ان الفاظ کی وجہ سے مرتد ہوگیا ہے، کیونکہ قرآن مجید کی توہین کفر ہے اور اس کا نکاح باطل ہوگیا اس پر توبہ کرنا لازم ہے مرتد کا جنازہ جائز نہیں نہ اس سے میل جول ہی جائز ہے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل۔ ۲ / ۶۰)

☆ کوئی شخص کفر کے الفاظ بولتا ہے مثلاً روزہ وہ رکھے جو بھوکا ہے یا روزہ وہ رکھے جس کے گھر میں گندم نہ ہو، نماز میں اٹھک بیٹھک کون کرے یا اسی طرح کا اور کوئی کلمۂ کفر بولے تو اس سے ایمان ساقط ہوجاتا ہے کیونکہ دین کی کسی بھی بات کا مذاق اڑانا کفر ہے جیسا کہ شرح فقہ اکبر میں ہے ''الاستھزاء بحکم من احکام الشرع کفر''۔

(شرح فقہ الاکبر ص ۲۱۷)

☆ سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کا نام ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی چیز کا مذاق اُڑانے والا کھلا کافر ہے، اگر وہ پہلے مسلمان تھا تو مذاق اڑانے کے بعد مرتد ہوگیا۔

☆ صحابہ کو کافر کہنے والا کافر اور اہل سنت والجماعت سے خارج ہے۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل ج ۲ ص ۶۲، ۶۳، ۶۴)

☆ کفریہ الفاظ والے بھارتی گانے سننا اوران میں دل چسپی لینا کفر ہے، اس سے توبہ کرنی چاہئے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل ۲ / ۷۵)

☆ حدیث متواتر (ایسی روایت جس کو نقل کرنے والے ہر زمانہ میں اتنی کثیر تعداد میں موجود ہو کہ جن کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو) اس پر ایمان لانا فرض ہے اور اس کی تکذیب کرنا کفر ہے جو صحیح حدیث اس درجہ کی نہ ہو اس کی تکذیب کرنا کفر نہیں ہے بدعت ہے

(فتاویٰ عبدالغنی ص ۸۸)

☆ بعث بعد الموت یعنی قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونا اور اعمال کے مطابق جنت اور جہنم میں جانا قرآن اور حدیث سے ثابت شدہ بات ہے اور اس کا انکار کرنا کفر ہے

(فتاویٰ عبدالغنی ص ۸۹)

☆ جو شخص اس طرح اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرے کہ خدا کیا ہے؟ کہاں ہے؟ میں اس کو نہیں مانتا، وہ کیا کسی کی دعا قبول کرتا ہوگا؟ اپنے ہی کئے کا پھل ہم کو ملتا ہے

، ہو گیا مجھے میری دعا کا تجربہ وغیرہ، چاہے مذاق میں کیوں نہ ہو، بے ایمان ہو گیا، اس کی توبہ یہ ہے کہ ایسے الفاظ بولنے پر اظہار ندامت کرے اور پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان بنے، اگر وہ شادی شدہ ہو تو دو گواہوں کی موجودگی میں نئے سرے سے نکاح پڑھے اور آئندہ ایسی گستاخی سے بچے۔ (اختصار سوال وجواب از فتاوی بسم اللہ ج ا۔ص ۸۹)

☆ جو مسلمان (نعوذ باللہ) خداوند کریم کو گالی دے گا وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا، اسے بعد از توبہ وتجدید ایمان کے اگر وہ شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح بھی کرنا ہوگا۔ (بحر الرائق ۵ ص ۲۰۲۔فتاوی بسم اللہ ج ا۔ص ۱۰۲)

☆ کسی شخص کا یوں کہنا کہ جو کام اللہ تعالیٰ نے نہیں کیا وہ کام بزرگان دین کرتے ہیں، ایسے الفاظ کفر اور شرک شمار ہونگے، بولنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے تجدید ایمان وتجدید نکاح ضروری ہے۔

(فتاوی عالمگیر کتاب السیر الباب التاسع فی احکام المرتدین ج ۲۔ص ۲۵۸۔فتاوی بسم اللہ ج ا۔ص ۱۰۸ اعقائد کا بیان)

☆ اللہ اور رسول کو گواہ بنا کر شادی کرنا جائز نہیں ہے بلکہ کفر ہے جیسا کہ علامہ شامی نے تصریح کی ہے "**تزوج بشهادة الله ورسوله لم يجز بل قيل يكفر**"

(درمختار کتاب النکاح ج ۴۔ص ۸۰۔فتاوی بسم اللہ ج ا۔ص ۱۰۸)

☆ اکثر حضرات اولیاء اللہ کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر اس نیت سے فاتحہ و نیاز دلاتے ہیں کہ ان سے ہمارے کاروبار کو ترقی ہوگی، مال و اولاد ہوگی، ہمارا رزق بڑھے گا اور اولاد کی عمر بڑھے گی، ہر مسلمان جانتا ہے کہ اس طرح کا عقیدہ صرف (محض) شرک ہے، تمام قرآن مجید اس عقیدے کے ابطال سے بھرا ہوا ہے۔

(اغلاط العوام۔ص ۱۹)

☆ بعض لوگ قبروں پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں، چونکہ مقصود اس سے تقرب و

رضامندی اولیاء اللہ کی ہوتی ہے اور ان کو اپنا حاجت روا سمجھتے ہیں یہ اعتقاد شرک ہے، اور وہ چڑھاوا کھانا بھی جائز نہیں۔ (اغلاط العوام ص ۱۹)

☆ آج کل کثرت سے مسلمان کے عقیدے بھی خراب ہو گئے ہیں، بزرگوں کو مختار کل سمجھتے ہیں جو عقیدے ہندوؤں کے تھے وہ مسلمان کے بھی ہو گئے، کتنے بڑے ظلم کی بات ہے (یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ) اگر کسی بزرگ کو اعتقاد سے تو بندہ ہی سمجھے مگر معاملہ (اسکے ساتھ) الٰہ (خدا) کا سا کرے وہ بھی شرک میں داخل ہے۔

(الافاضات ج ۴ ص ۵۸۱)

☆ بزرگوں کے متعلق اگر کسی کا یہ عقیدہ ہو کہ حق تعالٰی نے ان کو ایسا اختیار دیا ہے کہ جب چاہیں اس اختیار سے تصرف کر سکتے ہیں، حق تعالٰی کی مشیت جزئیہ کی ضرورت نہیں رہتی یعنی یہ اعتقاد ہو کہ وہ بزرگ اگر کسی کام کو کرنا چاہے اور حق تعالٰی نہ اس کام کو روکیں نہ اس کام کا ارادہ کرے تو ایسی حالت میں اگر وہ بزرگ چاہے تو اس کام کو کر سکتے ہیں یہ یقینی کفر اور شرک اکبر ہے۔

اور اگر ان بزرگ کے متعلق یہ اعتقاد ہے کہ وہ مشیت ایزدی کے محتاج تو ہیں اور اذن جزئی کی بھی ان کو ضرورت ہوتی ہے، مگر ان کے چاہنے کے وقت مشیت ایزدی ہو ہی جاتی ہے تو گو یہ کفر و شرک تو نہیں مگر کذب فی اعتقاد و معصیت و شرک اصغر ہے۔

(مآثر حکیم الامت ص ۱۷۲)

☆ بعضے پیر پرست کہتے ہیں کہ جو کچھ مانگنا ہو بڑے پیر سے مانگو اور اللہ کی نسبت کہتے ہیں کہ ان سے کیا مانگنا ان کا تو کام ہے کہ اس سے لیا اور اس کو دیا، خدا کی پناہ اللہ تعالٰی کی عظمت اور وقعت قلب میں بالکل ہی نہیں جو منہ میں آیا بک دیا، نہ اس کی پرواہ

ہے کہ اس بات سے ہمارا ایمان چلا جاتا ہے نہ اس کا خیال کہ یہ الفاظ کفر کے ہیں۔

(الاتمام لنعمۃ الاسلام ۱۴)

☆ مریض یا اس کے متعلقین صدقہ کرتے ہیں (اس میں) ایک غلطی یہ کرتے ہیں کہ کسی بزرگ مرحوم کے نام کا کھانا پکوا کر تقسیم کرتے ہیں یا کھلاتے ہیں، اور اسمیں ان کا یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ وہ بزرگ خوش ہوکر کچھ سہارا لگا دیں گے یہ عقیدہ شرک ہے۔

بعض لوگ بجائے مدد کے ان کی دعا کا یقین رکھتے ہیں اور وہ بھی اس طرح کہ ان کی دعا رد نہیں ہوسکتی، ایسا اعتقاد بھی خلاف شرع ہے۔

(اصلاح انقلاب ص ۲۳۱۔ اغلاط العوام ص ۲۳، ۲۴)

☆ سجدۂ تعظیمی کو مطلقا سب علماء کفر فرماتے ہیں، یہ سجدہ خاص اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے اور اپنے پیر کی تصویر کو سجدہ کرنا (لعنت ہے) اور وہ لوگ جو تصاویر کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں ملعون ومردود ہے اور ان کے کفر اور مرتکب افعال شرک وکفر ہونے میں کچھ تردد معلوم نہیں ہوتا۔ (عزیز الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۷۔ مسائل شرک وبدعت ص ۵۱)

☆ بزرگوں سے مانگنا جائز نہیں ہے حرام بلکہ کفر اور شرک ہے "ومنها انه ان ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ تعالیٰ کفر"۔

(حاشیۃ الطحطاوی ص ۶۹۳، وکذا فی الشامی ج ۳ ص ۷۹ ۳ کتاب الصوم بحوالہ فتاوی بسم اللہ ج ۱ ص ۱۱۵)

☆ جو شخص اپنی عورت کو حکم دے کہ جاؤ مورتی (بت) کو سجدہ کرو جس پر عورت بت خانہ میں گئی اور بت کو سجدہ کیا تو یہ شخص اپنی بیوی کو بت کو سجدہ کرنے کا حکم دینے کی وجہ سے کافر ہو گیا نیز اسکی عورت بوجہ بت کو سجدہ کرنے کے کافرہ ہو گئی اور دونوں میں نکاح ٹوٹ گیا، ان دونوں کو چاہئے کے بعد از توبہ وتجدید اسلام کے دوبارہ نکاح کرلیں۔

(سورۂ حم سجدہ الآیۃ ۳۷۔ تلخیص از فتاویٰ بسم اللہ ج ۱ ص ۱۱۷)

☆ اگر کوئی مسلمان دیگر مسلمانوں سے تکرار کر کے کہتا ہے کہ حلال جانور کو ذبح یعنی حلال کر کے کھانا گناہ ہے، اس کو ذبح نہ کرنا چاہئے بلکہ اپنی موت مرنے دینا اچھا ہے تو یہ شخص اپنے اس خیال کی وجہ سے جو سراسر اسلام کے خلاف خیال اور اعتقاد ہے، اسلام سے خارج ہو گیا، اسے چاہئے کہ بعد از توبہ تجدید ایمان کرے اور اگر شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح بھی کرے، اسلئے کہ اس کا یہ اعتقاد حکم باری کا استخفاف ہے اور استخفاف حکم باری عز اسمہ کفر ہے جیسا کہ بحر الرائق میں ہے ''**والاصل ان من اعتقد الحرام حلالا فان کان حراما لغیرہ کمال الغیر لا یکفر و ان کان لعینہ فان کان دلیلہ قطعیا کفر والافلا**''۔

(البحر الرائق کتاب السیر باب احکام المرتدین ج ۵ ص ۲۰۶۔ تلخیص از فتاوی بسم اللہ ج ۱ ص ۱۴۹)

☆ احکام شرع میں سے کسی حکم کو بنظر استخفاف دیکھنا یا اس کا استخفاف کرنا موجب کفر ہے ''**وفی الدر المختار من ھزل بلفظ کفر ارتد و ان لم یعتقدہ للاستخفاف فھو ککفر العناد قولہ (من ھزل بلفظ کفر) ای تکلم بہ باختیارہ غیر قاصد معناہ**''۔ (شامی کتاب الجہاد باب المرتد ج ۶ ص ۲۷۰۔ فتاوی بسم اللہ ج ۱ ص ۱۵۸)

☆ جو کہے کہ میں شریعت نہیں مانتا سود بھی کھاؤنگا، ۵، ۶ شادی کرونگا، شریعت کے خلاف سب کام کرونگا تو ایسے شخص کو بعض علماء نے منسوب الی الکفر کیا ہے لہذا شخص مذکور پر لازم ہے کہ بعد توبہ وتجدید ایمان اگر شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح بھی کرے ''**واذا قال الرجل لغیرہ حکم الشرع فی ھذہ الحادثۃ کذا فقال ذلک الغیر ۴ من برسم کار میکنم نہ بشرح یکفر عند بعض المشائخ**۔

(فتاوی عالمگیری کتاب السیر باب احکام المرتدین ج ۲ ص ۲۷۲۔ خلاصۂ سوال وجواب از فتاوی بسم اللہ ج ۱ ص ۱۶۲)

☆ علامہ طاہر احمد الحنفیؒ لکھتے ہیں ''**ولا یجوز الصلوٰۃ خلف من ینکر**

شفاعة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وینکر الکرام الکاتبین وعذاب القبر و کذا من ینکر الرؤیة لانه کافر '' کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور کراما کاتبین اور عذاب قبر اور رویت باری کا منکر ہو اس کے پیچھے نماز درست نہیں ہے کیونکہ وہ کافر ہے۔

(خلاصۃ الفتاوی ج ا ص ۱۴۹۔ بحوالہ خیر الفتاویٰ ج ا ص ۱۲۵)

☆ شدید بادو باران (سخت ہوا اور بارش) کے دوران بجلی کے چمکنے اور بادل گرجنے کے وقت بعض لوگ یابابا فرید پکارتے ہیں کہ اس طرح بجلی کچھ نہیں کہتی، ایسے وقت میں اس عقیدے کے ساتھ یابابا فرید کہنا کہ یہ کلمہ ہم کو بجلی سے بچالیگا، سخت ترین گناہ ہے اور قرآن وحدیث کے خلاف ہے، موت وحیات صرف اور صرف اللہ کے قبضے میں ہے، اس کے سوا کسی اور کو ان چیزوں کا مالک سمجھنا کفر وشرک ہے۔ (خیر الفتاوی ج ا ص ۱۳۰)

☆ وہ حرام کام جس کی حرمت قطعی ہو اور نص قطعی سے ثابت ہو اس کو حلال سمجھنا جیسے کوئی شراب اور سودخوری کو حلال سمجھے ایسا استحلال معصیت کفر ہے۔

(فتاوی بسم اللہ ج ا ص ۲۲۴۔ خیر الفتاوی ج ا ص ۱۵۳)

☆ روئے زمین کے علماء کو کافر و مرتد کہنے والا کافر ہے، ایسے شخص کو فوراً توبہ اور تجدید ایمان کا اعلان کرنا چاہئے ''عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایما رجل قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما''۔ (متفق علیہ۔ خیر الفتاوی ج ا ص ۱۹۹)

☆ جو شخص مسلمان ہو کر شریعت کو ہلکا اور ناچیز سمجھتا ہے اور کہتا ہے شریعت کی ایسی تیسی میں شریعت کو کچھ نہیں سمجھتا، بظاہر یہ الفاظ کفریہ ہیں لہذا تجدید ایمان وتجدید نکاح کی جاوے '' ولو قال من شریعت چہ داند یکفر۔

(خلاصہ ج ۴ ص ۳۸۸۔ خیر الفتاوی ج ا ص ۲۰۰)

☆ محفل میلاد شریف میں شریک ہوکر یاغوث کہہ کر چیخنا ناجائز ہے، ایک قسم کا شرک ہے۔ (فتاوی محمودیہ ج ۲ ص ۳۸۰)

☆ جو شخص کہے کہ خدا بے انصاف ہے، میں کافر ہوں، مجھے جنت میں جانے کی کوئی ضرورت نہیں، میں دوزخ میں چلا جاؤنگا، دوزخ بھی تو مجھ جیسوں سے بھرنا ہے وغیرہ کفریہ الفاظ ہے، ایسے شخص کو تجدید ایمان اور تجدید نکاح فرض ہے ''من نسب الله تعالیٰ الی الجور فقد کفر ''(فتاوی عالمگیری کتاب السیر ج ۲ ص ۲۵۹) الرجل اذا ابتلی بمصیبات متنوعة فقال اخذت مالی واخذت ولدی واخذت کذا و کذا فما ذا تفعل بما بقی ؟وما اشبه هذا من الالفاظ فقد کفر کذا فی المحیط البرهانی''

(کتاب السیر فصل فی مسائل المرتدین ج ۵ ص ۵۵۳۔فتاوی محمودیہ ج ۲ ص ۴۰۷ ما یتعلق بالفاظ الکفر)

☆ یہ کلمہ کہ اللہ تعالیٰ بہت بے انصاف ہے کسی کو اولاد دیتا ہے کسی کو اولاد نہیں دیتا کلمۂ کفر ہے ''یکفر اذا وصف الله تعالیٰ بما لا یلیق به

(بحر الرائق) باب احکام المرتدین ۵ / ۲۰۲۔فتاوی محمودیہ ج ۲ ص ۴۰۸)

☆ ڈاڑھی منڈوانے والے ،ڈاڑھی منڈوانے کی تائید میں کلا سوف تعلمون پیش کرتے ہیں کیا یہ کفر ہے؟ اس کے جواب میں حضرت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہیؒ لکھتے ہیں کہ ڈاڑھی منڈانے والے کی تائید میں اس کو پڑھنا اور مطلب یہ لینا کہ کلا صاف کرو یہ تحریف اور کفر ہے۔''قال و من ادعی الی الجماعة فقال اصلی موحدا ای منفردا فان الله تعالیٰ قال ان الصلوة تنهی کفر '' یعنی استدل بقوله تعالی تنهی انه بمعنی تنها بلغة العجم وقد قال علیه الصلوة والسلام من فسر

القرآن بر أیة فقد کفر مع انه بدل و حرّف و غیر

(شرح الفقہ الاکبر للقاری فصل فی القراءۃ والصلوۃ ص ۱۶۸ قدیمی۔فتاوی محمودیہ ج ۲ ص ۴۱۹ ما یتعلق بالفاظ الکفر)

☆ کسی مسلم کو بلا وجہ کافر جاننا کفر ہے۔

☆ کسی مسلم کو بلا وجہ شرعی مشرک کہنا سخت گناہ ہے بلکہ کفر ہے اس سے اجتناب واجب ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۲ ص ۴۶۷، ۴۶۸)

☆ جو شخص شانِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں (نعوذ باللہ) گالی بکے وہ مرتد اور خارج از اسلام ہے، اسکو توبہ اور تجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۲ ص ۴۹۴)

☆ علم دین کی وجہ سے اگر علماء کی توہین وتذلیل کرتا ہے تو یہ کفر ہے تجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے ورنہ فسق ہے، توبہ ضروری ہے۔ فی الشامی اھانۃ اھل العلم کفر علی المختار

(فتاویٰ بدیعیہ (ردالمحتار کتاب الحدود باب التعزیر ج ۴ ص ۷۲ سعید۔فتاوی محمودیہ ج ۲ ص ۵۲۰۔ باقیات فتاوی رشیدیہ ص ۱۴ کتاب الایمان والعقائد۔کفایۃ المفتی ج ۱ ص ۵۶۔کتاب الایمان والکفر)

☆ قیامت کا ہونا معتقدات اسلام میں سے ہے جو نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہونا آیت قرآن سے ثابت ہے اسی طرح لیلۃ القدر کا ثابت ہونا بھی قرآن سے ہے، ان چیزوں کا انکار کرنا درحقیقت نصوص قطعیہ اور آیت قرآن کا انکار کرنا ہے اور ظاہر ہے کہ جو شخص قرآن کا منکر ہو وہ مسلمان نہیں۔ (فتاوی بسم اللہ ج ۱ ص ۱۷۰ عقائد کا بیان۔ ''اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن او تسخر بأیۃ من القرآن وفی الخزانۃ او عاب کفر کذافی التاتارخانیہ''

(الفتاوی العالمگیری کتاب السیر فی احکام المرتدین ج ۲ ص ۲۶۶)

☆ محرم کے دن لڑکے کے گلے میں دھاگا ڈالا جاتا ہے اور شام کو نکال کرندی

یا نالے میں پھینک دیا جاتا ہے یہ ناجائز ہے،ٹوٹکہ میں داخل ہونے کی وجہ سے کفر شمار ہوتا ہے ''قال الزیلعی ثم الرتیمه قد تشتبه بالتمیمه علی بعض الناس وهی خیط کان یربط فی العنق او فی الید فی الجاهلیة لدفع المضرة عن انفسهم علی زعمهم وهو منهی عنه وذکر فی حدود الایمان انه کفر''

(شامی کتاب الحظر والاباحة فصل فی اللبس ج۹ ص ۵۴۳۔فتاوی بسم اللہ ج ا ص ۲۰۱)

☆ فقہاء احناف نے صراحۃ یہ حکم دیا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے گا اس پر کفر عائد ہوگا۔　　(فتاوی بسم اللہ ج ا ص ۲۰۹۔باقیات فتاوی رشیدیہ ص ۱۵،۱۶)

☆ بعض تہواروں میں اوزاروں اور ہتھیاروں کی پوجا اور تعظیم کے لئے کنکو ،پھول، ناریل، کپور وغیرہ چڑھائے جاتے ہیں یہ مشہور قرآنی آیت ما اھل به لغیر اللہ کے بموجب ناجائز اور حرام ہے،لہذا اسمیں شرکت یا عملی تعاون کرنا اور اس پوجا میں حصہ لینا جائز نہیں ہے،حرام اور کفر ہے اس پروگرام سے دور رہنا چاہئے۔

(مختصر از فتاوی بسم اللہ ج ا ص ۲۵۳،۲۵۴)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ معراج جسمیں نمازیں فرض ہوئی،جسمانی تھی اور بیداری کی حالت میں تھی،یہی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے،مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک کی معراج کا منکر کافر ہے،اور وہاں سے ساتوں آسمان وغیرہ کی معراج کا منکر گمراہ اور مبتدع ہے ''وخبر المعراج ای بجسده المصطفی صلی اللہ علیه وآله وسلم یقظة الی السماء ثم الی ماشاء اللہ تعالیٰ من المقامات العلیٰ حق ای حدثه ثابت بطرق متعددة فمن رده ای ذالک الخبر ولم یومن بمقتضی ذالک لاثر فهو ضال مبتدع ای جامع بین الضلالة والبدعة''

(شرح الفقه الاکبر بحث فی ان المعراج حق ص ۱۸۹۔وکذا فی شرح الشفاء ج ا ص ۴۲۱۔زرقانی شرح المواهب ج ا ص ۱۲

۔فتح الباری ج ۹ ص ۲۷۶۔عینی شرح بخاری ج ۱۷ ص ۴۰ وغیرہ۔فتاوی بسم اللہ ج ۱ ص ۳۴۶)

☆ تفسیر کبیر میں مرقوم ہے ''قال العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحۃ و قصد بذبحھا التقرب الی غیر اللہ تعالیٰ صار مرتدا و ذبیحتہ ذبیحۃ مرتد''

(تفسیر کبیر ج ۵ ص ۱۱ طبع ثانی مطبوعہ دار التراب العربی بیروت)

ترجمہ: اگر کوئی مسلمان کوئی جانور ذبح کرے اور اسکے ذبح کرنے سے مقصود ہو تقرب غیر خدا وند تعالیٰ کا تو وہ شخص اس فعل سے مرتد ہو جاتا ہے، اور اس کا ذبیحہ گویا مرتد کا ذبیحہ ہو گیا ہے۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ جو ذبیحہ بنیت تقرب الی غیر اللہ تعالیٰ ذبح کیا جائے وہ حرام ہو جاتا ہے اور کرنے والا کافر و مرتد ہو جاتا ہے۔

(باقیات فتاوی رشیدیہ ص ۴۰ کتاب الایمان والعقائد)

☆ بزازیہ وغیرہ کتب فتاوی میں لکھا ہے جس نے کہا کہ مشائخ کی روحیں (ہر جگہ) حاضر ہے (اور جانتی ہے) یہ جہالت اور کفر ہے، اور جس نے یہ خیال کیا کہ مردے بدون اذن الٰہی بالاستقلال (دنیا کے معاملات میں) تصرف کرتے ہیں (اور دخل رکھتے ہیں) اور اس کا اعتقاد رکھا یہ بھی کفر ہے ''قال فی البزازیۃ و غیرھا من الفتاویٰ من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم کفر۔ و من ظن ان المیت یتصرف دون اللہ و اعتقدہ فذٰلک کفر'' کذا فی البحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۹

(مجموعۃ الفتاوی ا ص ۳۸، ۳۹۔ باقیات فتاوی رشیدیہ ص ۶۵۔فتاوی بسم اللہ ا ص ۴۰۷)

☆ اس طرح نذر کرنا کہ یا پیر تم دعا کرو دور دراز سے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اولیاء اللہ دور سے سنتے جانتے ہیں شرک ہے، علم غیب سوائے حق تعالیٰ کے کسی کو نہیں، خود قرآن شریف میں موجود ہے ''وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو '' (سورۂ انعام آیت ۵۹) ترجمہ: اور حق تعالیٰ ہی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی کہ ان کو کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے۔

(ترجمہ شیخ الہند)

اور جو چیز خاصہ حق تعالیٰ کا ہو اس کو دوسروں کے واسطے ثابت کرنا شرک ہوتا ہے، پس جو کوئی اولیاء میں غیب دانی ثابت کرتا ہے تو وہ شرک ہے۔

(باقیاتِ فتاوی رشیدیہ ص ۵۸)

☆ اسلام نے اچھی اور بری برکتی اور بے برکتی خانوں کا عقیدہ رکھنا ناجائز بتایا ہے، دیگر مذاہب کے مذہبی ایام کی تعظیم وتکریم بھی تسلیم نہیں کی ہے، فقہاء کہتے ہیں کہ جو شخص مجوس (پارسیوں) کے نوروز میں ان کے ساتھ نکلے اور وہ لوگ اعتقادی حیثیت سے اس دن جو کچھ کرتے ہیں اس میں ان کا ساتھ دیں یا نوروز کی تعظیم کے لئے ایسی چیز خریدے جو اس دن سے پہلے نہیں خریدتا تھا تو یہ کفر ہے۔

لہذا جو ایمان والے دیگر مذاہب والوں کی دیکھا دیکھی ان کے نئے سال پر دیوالی میں حسابی رجسٹر بدلتے اور اس میں برکتی اور بے برکتی خانوں کا عقیدہ رکھتے ہیں ان کو فقہاء کی مذکورہ بات مدنظر رکھنی چاہئے۔

اسلام میں آخر کس چیز کی کمی ہے جو یہ لوگ دوسرے کے پیچھے جاتے ہیں کیا محرم سال کا پہلا مہینہ نہیں ہے، کیا رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کے پاس نہیں ہے، کیوں ان مہینوں میں حسابی رجسٹر نہیں بدلتے، ان کو چاہئے کہ مذکورہ طریقے کو چھوڑ کر اسلامی رنگ میں رنگ جائیں۔

’’وقیده الفقیه ابو اللیث بان یقصد یحسن الکفر لا تقبح معاملته وبخروجه الی نیروز المجوس والموافقة معهم فیما یفعلون فی ذٰلک الیوم وبشرائه یوم النیروز شیئا لم یکن یشتریه قبل ذلک تعظیما للنیروز‘‘۔

(البحر الرائق کتاب السیر باحکام المرتدین ج ۵ ص ۲۰۸۔فتاوی بسم اللہ ج ۱ ص ۲۶۳)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم الغیب کہنا جائز نہیں اور نہ آپ کو علم غیب تھا، شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاریؒ نے ایسے عقائد والے پر کفر کا حکم لگایا ہے، البتہ آپ کو مطلع علی الغیب کہہ سکتے ہیں ''وذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی علیه الصلوۃ والسلام یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالیٰ قل لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللہ کذافی المسابزۃ''۔

(شرح الفقہ الاکبر مسائلۃ فی ان تصدیق الکاہن بما یخبر بہ من الغیب کفر ص ۲۵۳۔فتاوی بسم اللہ ج ۱ ص ۳۹۷)

☆ یا نبی السلام علیک پڑھنا منع ہے، خاص کر جب پڑھنے کے وقت نیت یہ ہو کہ (نعوذ باللہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر وناظر ہے، کیونکہ ایسے عقیدے سے پڑھنا کفر ہے ''وفی البزازیة: قال علمائنا من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر''۔

(بحر الرائق کتاب السیر باب احکام المرتدین ج ۵ ص ۲۰۹۔فتاوی بسم اللہ ج ۱ ص ۴۴۶)

☆ جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے کہ وہ کذب بولتا ہے وہ قطعا کافر ہے اور مخالف قرآن اور حدیث کا اور اجماع امت کا ہے وہ ہرگز مومن نہیں۔ (فتاوی رشیدیہ کتاب العقائد ص ۲۳۴)

☆ صحاح کتب میں احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ان کے جمع کرنے والے صحابہ اور بعد کو علماء عاملین ومقبولین رہے اور باتفاق جمیع اہل اسلام مقبول اللہ تعالیٰ کے ہیں جو شخص ان کتابوں کو برا کہتا ہے اور توہین کرتا ہے گویا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے، وہ شخص فاسق ومرتد بلکہ کافر وملعون حق تعالیٰ کا ہے۔

☆ صلیب کا ڈالنا گلے میں کفر ہے کہ صلیب شعار نصرانیہ کا ہے ''قال علیه السلام من تشبه بقوم فهو منهم (الحدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کسی قوم

کے ساتھ مشابہت کرے تو وہ انہیں میں سے ہے۔ (فتاوی رشیدیہ ص ۲۱۱)

☆ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ وغیرہ کا ورد کرنا حرام ہے، قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے ترجمہ ارشاد الطالبین میں لکھا ہے کہ آنکہ جہال میگویند کہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی شیئاً للہ جائز نیست واگر روحِ حضرت شیخ را متصرف الامور اعتقاد می کند کفرے دیگرست یعنی جاہل جو یہ کہتے ہیں کہ یا عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی جائز نہیں ہے اور اگر حضرت شیخ کی روح کو امور میں متصرف اعتقاد رکھے تو یہ دوسرا کفر ہے۔

جیسا کہ بحر الرائق میں مذکور ہے ''من ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ واعتقد بذٰلک یکفر انتھی'' کہ جس نے گمان کیا یہ کہ تحقیق مردے اختیار رکھتے ہیں کاموں میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اس پر اعتقاد کیا تو ہو جاوے گا کافر۔

(فتاوی رشیدیہ باب ایمان وکفر کے مسائل ص ۲۱۰)

☆ قرآن کو نظم کرنا اور فارسی کرنا تغیر کتاب اللہ تعالیٰ کی اور نظم منزل کو بدلنا اہانت وبے تعظیمی قرآن کی ہوئی سو کفر ہو گیا۔ (فتاوی رشیدیہ ص ۱۹۹)

☆ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو علم غیب نہ تھا نہ اس کا دعوی کیا اور کلام اللہ شریف اور بہت سی احادیث میں موجود ہے کہ آپ علام الغیب نہ تھے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علمِ غیب تھا صریح شرک ہے۔ (فتاوی رشیدیہ کتاب العقائد ص ۲۴۴)

☆ ہمارے نزدیک متیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعا کافر ہے۔ (المہند علی المفند ص ۶۴)

☆ قبر پر سجدہ اور اس کا بوسہ بہ نیتِ عبادت و تعظیم کفر ہے اور بلا نیت عبادت

گناہِ کبیرہ ہے،شامی میں ہے۔''قولہ ان علیٰ وجہ العبادۃ او التعظیم کفر الخ''۔

(محمود الفتاوی ج ۴ ص ۹۱ کتاب الایمان والعقائد)

☆ ابھی ایک گیت چلا ہے''تجھ میں رب دکھتا ہے یارا میں کیا کروں،سجدے سر جھکتا ہے یارا میں کیا کروں''اس کو گانا اور سننا کیسا ہے؟ کیا اس سے کفر لازم آئیگا وغیرہ۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت اقدس مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری رقم طراز ہیں کہ اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر گانے والا یہ جانتا ہے کہ یہ کفریہ عمل ہے،اس کے باوجود اسے گا رہا ہے چاہے لہو ولعب یا مزاح کے طور پر گا رہا ہو یا واقعی طور پر گا رہا ہو دونوں صورتوں میں وہ ایمان سے نکل جاتا ہے،اور اگر جبر واکراہ کی وجہ سے یا بطور خطا گا رہا ہے تو ایمان سے نہیں نکلے گا اور اگر اپنی جہالت کی وجہ سے اس کو یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ کفریہ عمل ہے اور اختیاری طور پر گا رہا ہے تو اس کے کافر ہونے میں اختلاف ہے۔''ثم قال فی البحر : والحاصل ان من تکلم بکلمۃ الکفر ھازلا او لاعبا کفر عند الکل ولا اعتبار باعتقادہ کما صرح بہ فی الخانیۃ ومن تکلم بھا مخطئا او مکرھا لا یکفر عند الکل ، ومن تکلم بھا عامدا عالما کفر عند الکل ومن تکلم بھا اختیارا اجاھلا بانھا کفر ففیہ اختلاف الخ''

(شامی ج ۳ ص ۳۱۲)

''مالابدمنہ''میں ہے: اگر کوئی جاہل کلمہ کفر بولے اور وہ نہیں جانتا کہ کلمۂ کفر ہے تو بعض علماء فرماتے ہیں کہ وہ کافر نہیں ہوگا اور جہالت عذر ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ کافر ہو جائے گا جہالت عذر نہیں۔

اس لئے جن صورتوں میں سب کے کہنے کے مطابق کافر ہو جاتا ہے اور اسکے کفر میں اختلاف نہیں ان تمام صورتوں میں اس کے سارے اعمال باطل ہو جاتے ہیں،نکاح

بھی ٹوٹ جاتا ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ توبہ کرے دوبارہ کلمہ پڑھ کر ایمان میں داخل ہو اور نکاح بھی ازسرنو پڑھے، اور جن صورتوں میں اس کے کفر میں اختلاف ہے ان صورتوں میں اس کو چاہئے کہ توبہ واستغفار کر کے تجدید نکاح کر لے۔''ان ما یکون کفر اتفاقا یبطل العمل والنکاح وما فیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح''

(شامی ج ۳ ص ۳۱۶) (محمود الفتاوی ج ۴ ص ۸۶،۸۵ کتاب الایمان والعقائد)

☆ ایسا عقیدہ رکھنا یا ایسا کلمہ کہنا جس سے تمام امت محمدیہ اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا (معاذ اللہ) گمراہ ہونا لازم آتا ہو یہ بھی بلاشبہ قطعی کفر ہے۔شرح شفا ملا علی قاری میں ہے''وکذلک نقطع بتکفیر کل قائل قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ المرحومۃ وتکفیر جمیع الصحابۃ'' (شرح شفاء ۲/ ۵۶)

(یعنی) ایسے ہی ہم اس شخص کے کافر ہونے پر بھی یقین رکھتے ہیں جو کوئی ایسا قول اختیار کرے جس کی رو سے تمام امت کا گمراہ اور صحابہ کا کافر ہونا لازم آئے۔

(جواہر الفقہ ج ۱ ص ۳۵۱)

☆ قانون وراثت کا اکثر حصہ نص قرآنی سے ثابت ہے، اس ثابت شدہ حصے کے کسی چیز کو تسلیم نہ کرنا کسی دوسرے قانون کو اس پر ترجیح دینا قطعا کفر ہے، پس جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ شریعت محمدی کے قانون وراثت کو ہم تسلیم نہیں کرتے وہ کافر ہیں''فی البزازیۃ انکر آیۃ من القرآن او سخر بآیۃ منہ یکفر (انتھی)

(بزازیہ علی ہامش ہندیہ ۶ / ۳۴۲ مکتبہ ماجدیہ۔ کفایۃ المفتی ج ۱ ص ۴۶ کتاب الایمان والکفر)

☆ پیر کو خدا سمجھنا کفر ہے۔ (کفایۃ المفتی ج ۱ ص ۴۸ کتاب الایمان والکفر)

☆ شرعی مسائل کا مزاق اڑانا یا ہنسنا کفر ہے۔''ھکذا استھزاء باحکام

الشرع کفر“ (فتاوی ہندیہ ج ۲ ص ۲۸۱ ماجدیہ)

☆ کوئی شخص کہے کہ شرع سے یہ حکم ہے اور سننے والا کہے کہ ہم شرع ورع نہیں مانتے یہ کفر ہے۔ (قال ایں چہ شرع است یکفر لانہ رد حکم الشرع

(بزازیہ علی ہامش ہندیہ ۶ / ۷ ۳۳ ماجدیہ)

☆ کسی نے کہا گناہ مت کرو خدا جہنم میں ڈالے گا وہ کہے ہم جہنم سے نہیں ڈرتے یہ کفر ہے“ او قال لا اخاف القیامة یکفر۔ (ھندیه ۲۷۴ / ۲ ماجدیه)

☆ شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت بسم اللہ کہنا کفر ہے۔ ”و کذالو قال عند الشرب الخمر او الزنا بسم اللہ“ (شرح عقائد ۲۴۷)

☆ کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس ناخن وغیرہ خراب بتلاوے یا عیب لگاوے یہ کفر ہے۔ ”لو عاب نبیا بشیئ کفر“

(جامع الفصولین ۲ / ۳۰۲ اصلاحی کتب خانہ) (مذکورہ مسائل خمسہ کا حوالہ کفایۃ المفتی ج ۱ ص ۵۴، ۵۵ کتاب الایمان والکفر)

☆ علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی کافر ہزار بار چیخ چیخ کر کہے کہ **اشھد ان لا الہ الا اللہ الذی آمنت بہ المسلمون** تو بھی مسلمان اور مومن نہیں ہوسکتا تا وقتیکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر کھلے طور پر ایمان نہ لے آئے۔ (ایمان کیا ہے ص ۹۹)

☆ جو شخص توحید کا قائل ہے اور رسالت کا منکر ہے وہ یقینا کافر ہے۔

(کفایۃ المفتی ۱ / ۵۲)

☆ کسی فتوے کے ماننے سے انکار کرنا دو طرح پر ہے اول یہ کہ منکر اس فتوی کو شرعی صحیح فتوی جانتے ہوئے ماننے سے انکار کردے تو یہ تو حقیقۃ شریعت کا انکار ہے اور یہ کفر ہے، دوم یہ کہ منکر اس فتوے کو صحیح شرعی فتوی نہ سمجھے اور اس بناء پر ماننے سے انکار کردے تو

یہ شریعت کا انکار نہیں ہوا بلکہ اس شخصی فتوے کا انکار ہوا پھر اگر وہ فتوی کسی فرضِ قطعی یا ضروریاتِ دین میں سے کسی ضروری چیز کے متعلق تھا تو اس کا انکار مستلزم انکار شریعت ہوجائے گا اور یہ بھی منجر بکفر ہوگا (یعنی یہ بھی کفر تک پہنچا دیتا ہے)اور اگر وہ فتوی کسی قطعی اور ضروری چیز کے متعلق نہ تھا بلکہ کسی مجتھد فیہ امر کے متعلق تھا تو اس کا انکار کفر نہیں

''والاصل ان من اعتقد الحرام حلالا وان کان دلیله قطعیا کفر والا فلا''

(الشامیۃ ۴/ ۲۲۳)(کفایۃ المفتی ج ا ص ۵۱ کتاب الایمان والکفر)

مسئلہ: سبّ شیخین یعنی سیدنا ابوبکر صدیقؓ ،سیدنا فاروقؓ کو برا کہنے سے کافر ہوجاتا ہے اور سیدنا علیؓ کو ان دونوں بزرگوں پر فضیلت دینے سے کافر نہ ہوگا ،ہاں اس پر (بدعتی ہونے کا حکم عائد) ہوگا۔ (مالا بدمنہ، باب کلمات الکفر ص ۱۳۷)

مسئلہ: خدا کے دیدار کو ناممکن جاننا کفر ہے،یعنی دیدار الٰہی کا منکر کافر ہوا۔

مسئلہ: اللہ تعالیٰ کے متعلق جسمانیت کا عقیدہ رکھنا اور یوں کہنا کہ اس کے ہاتھ پاؤں ہیں یہ کفر ہے،اگر کفر کا کلمہ اپنے اختیار سے کہے گا اور وہ یہ نہیں جانتا کہ یہ کلمہ کفر ہے تب بھی اکثر علماء کی رائے پر وہ کافر ہوگا معذور نہ ہوگا ،یعنی نہ جاننے کا عذر قبول نہ ہوگا اور اگر کفر کا کلمہ بغیر ارادہ کے زبان سے نکل جائے تو کافر نہ ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۳۸)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے مدتِ دراز کے بعد کفر کا ارادہ کیا تو ابھی سے کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: اگر حرام قطعی کو حلال یا حلال قطعی کو حرام کہے گا یا فرض کو فرض نہ جانے گا تو کافر ہوگا۔

مسئلہ: اگر مردار کا گوشت بیچتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ گوشت مردار کا نہیں حلال گوشت ہے تو کافر نہ ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۳۸)

مسئلہ: ایک آدمی نے دوسرے سے کہا کہ (تو) خدا سے نہیں ڈرتا اس نے کہا نہیں تو کافر

ہوگا،لیکن محمد بن فضیلؒ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر قطعی میں اس طور پر گناہ کرے تو کافر ہوگا نہیں تونہیں۔(یعنی کافر نہ ہوگا) (مالا بدمنہ ص ۱۳۸)

مسئلہ: اگر کہے کہ وہ شخص اگر خدا ہوگا تو میں بھی اپنا حق اس سے لےلوں گا (تو وہ) کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۳۸)

مسئلہ: اگر یوں کہے کہ خدا تیرے ساتھ کفایت نہیں کرتا میں تیرے ساتھ کیونکر کفایت کرسکوں گاتو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۳۸)

مسئلہ: اگر یوں کہے کہ آسمان پر میرا خدا ہےاور زمین پرتو ہے(تو وہ) کافر ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی کا لڑکا مرجائے اور وہ کہے کہ خدا اس کا محتاج تھا تو کافر ہوگا اور دوسرے نے جواب میں کہا کہ خدا نے تجھ پر ظلم کیا ہےتو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۳۸)

مسئلہ: اگر کوئی کسی پر ظلم کرے اور مظلوم کہے کہ اے خدا تو اسے مت قبول کر اگر تو قبول کرے گا تو میں قبول نہ کروں گا (یہ بات کہنے کی وجہ سے) کافر ہوجائے گا۔

(مالا بدمنہ ص ۱۳۸،۱۳۹)

مسئلہ: اگر کوئی کہے کہ میں عذاب وثواب سے بیزار ہوں تو کافر ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی بغیر گواہوں کے نکاح کرے اور کہے کہ میں نے خدا اور رسول کو گواہ بنایا ہے یا کہے کہ فرشتوں کو میں نے گواہ بنایا ہےتو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۳۹)

مسئلہ: مجمع النوازل میں لکھا ہے کہ اگر کہے کہ میں نے دائیں طرف کے اور بائیں طرف کے فرشتوں کو گواہ بنالیا ہےتو کافر نہ ہوگا اگر چہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۳۹)

مسئلہ: اگر کہے کہ خدا جانتا ہے کہ میں ہمیشہ تجھ کو یاد کرتا ہوں اور یہ بات خلاف واقعہ ہوتو جھوٹ پر اللہ تعالی کو گواہ بنانے کی بناء پر بعض کہتے ہیں کہ کافر ہوگا۔اگر کہے کہ خدا جانتا ہے

کہ تیری غمی اور خوشی میں ایسا ہوں جس طرح اپنی غمی اور خوشی میں ہوں اس صورت میں بھی بعض نے کہا ہے کہ وہ کافر ہوگا بشرطیکہ وہ جھوٹا ہو اور بعض نے کہا ہے کہ اگر اس آدمی کی نیکی اور بدی میں اسی طرح مال و جان سے سعی کرتا ہے جیسے اپنی نیکی اور بدی میں مستعدی کرتا ہے تو کافر نہ ہوگا۔ (مالابدمنہ ص ۱۳۹)

مسئلہ: اگر کہے کہ خدا کی قسم اور تیرے پاؤں کی قسم تو کافر ہو جائے گا۔

(مالابدمنہ ص ۱۳۹)

مسئلہ: اگر کہے کہ روزی خدا کی طرف سے ہے لیکن بندے سے ڈھونڈنا ضروری ہے تو کافر ہو جائے گا۔ (مالابدمنہ ص ۱۳۹)

مسئلہ: اگر کہے کہ فلاں اگر نبی ہوگا تو میں اس پر ایمان نہیں لاؤں گا۔ یا کہے کہ اگر خدا مجھ کو نماز کا حکم کرے گا تو بھی میں نماز نہ پڑھوں گا یا کہے کہ قبلہ اگر اس طرف ہوگا تو نماز نہ پڑھوں گا (تو ایسا کہنے والا شخص) کافر ہوگا۔ (مالابدمنہ ص ۱۴۰)

مسئلہ: اگر کسی نے کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا کرتے تھے دوسرے نے کہا کہ یہ بے ادبی ہے تو یہ دوسرا شخص کافر ہوگا۔ (مالابدمنہ ص ۱۴۰)

مسئلہ: اگر کسی نے کہا کہ ناخن کاٹنا سنت ہے، دوسرے نے کہا اگرچہ سنت ہے مگر میں نہیں کاٹتا تو کافر ہوگا، اور اگر کہے کہ سنت کس کام آئیگی تو کافر ہو جائے گا۔

(مالابدمنہ ص ۱۴۰)

مسئلہ: اگر کوئی کسی نیک کام کرنے کو کہے اور دوسرا کہے کہ کیا شوروغل مچا رکھا ہے، اگر اس نے یہ بات اس کے رد کرنے کی نیت سے کہی ہے تو کافر ہو جائے گا۔ (مالابدمنہ ص ۱۴۰)

مسئلہ: فتاویٰ سراجیہ میں لکھا ہے کہ اگر قرض خواہ یوں کہے کہ اگر وہ جہاں کا خدا ہے تو بھی

میں اس سے اپنا قرض لے لوں گا تو کافر ہو جائے گا، اور اگر یوں کہے کہ اگر وہ پیغمبر ہے تو بھی لے لوں گا تو کافر نہ ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۰)

مسئلہ: اگر کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم اسی طرح ہے دوسرے نے کہا کہ میں خدا کے حکم کو کیا جانتا ہوں تو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۰)

مسئلہ: اگر کوئی شخص فتوی دیکھ کر کہے کہ یہ کیا فتوی کا بوجھ لائے اگر یہ شریعت کو معمولی سمجھ کر کہا تو کافر ہو جائے گا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۱)

مسئلہ: اگر کسی نے کہا شریعت کا حکم ایسا ہے، دوسرے نے زور سے ڈکار لی اور کہا کہ شریعت کے لئے یہ ہے تو (بوجہ توہینِ شریعت) کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۱)

مسئلہ: اگر کسی نے کہا کہ فلاں آدمی سے صلح کر لے اس نے کہا کہ بُت کو سجدہ کر لوں گا لیکن اس سے صلح نہ کرونگا تو کافر نہ ہوگا کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک بُت کو سجدہ کرنے سے بھی اس کے ساتھ صلح کرنا زیادہ بُرا ہے۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۱)

مسئلہ: اگر کوئی فاسق آدمی نیک لوگوں سے کہے کہ آؤ مسلمانی کی سیر کرو اور اشارہ کرے فاسقوں کی مجلس کی طرف تو کافر ہو جائے گا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۱)

مسئلہ: اگر کسی شراب خور نے کہا کہ وہ آدمی خوش رہے جو ہماری خوشی پر خوش رہتا ہے، ابوبکر طرخانؒ نے فرمایا کہ وہ کافر ہو گیا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۱)

مسئلہ: اگر کوئی عورت کہے کہ لعنت ہے عالم شوہر پر تو کافر ہو گئی۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۱)

مسئلہ: اگر کسی نے کہا کہ جب تک مجھے حرام ملتا ہے حلال کے قریب کیوں جاؤں تو کافر نہ ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۱)

مسئلہ: اگر کوئی بیماری کی حالت میں کہے کہ اگر تو چاہے تو مجھ کو مسلمان مار اور اگر تو چاہے تو

کافر مارتو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۱)

مسئلہ: فتاویٰ سراجیہ میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے کہا کہ مجھ پر روزی کشادہ فرما اور مجھ پر ظلم نہ کر (یعنی اگر میری روزی فراخ نہیں کرتا تو مجھ پر ظلم کرتا ہے) ابونصرؒ اس کے کفر میں توقف کرتے ہیں۔ اور ظاہر یہ ہے کہ کافر ہوگا کیونکہ خدا کی ذات کے متعلق ظلم کا اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۱)

مسئلہ: ایک شخص نے اذان کہی اور دوسرے نے کہا کہ تو نے جھوٹ کہا تو کافر ہوگا۔

مسئلہ: اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عیب لگایا یا موئے مبارک کو حقارت سے مویک کہا تو کافر ہوگا

مسئلہ: اگر کسی ظالم بادشاہ کو عادل کہے تو امام ابومنصور ماتریدیؒ نے فرمایا کہ کافر ہوگا اور امام ابوقاسمؒ نے فرمایا کہ کافر نہ ہوگا کیونکہ اس نے کبھی ضرور عدل کیا ہوگا۔

(مالا بدمنہ ص ۱۴۲)

مسئلہ: فتاویٰ حمادیہ اور فتاوی سراجیہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ جو خراج وغیرہ بادشاہ کے خزانے میں ہے وہ سب بادشاہ کی ملک ہیں تو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۲)

مسئلہ: فتاویٰ سراجیہ میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ علم غیب رکھتا ہے، دوسرے شخص نے کہا کہ ہاں میں علم غیب رکھتا ہوں تو یہ دوسرا شخص کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۲)

مسئلہ: اگر کوئی کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ تیرے بغیر مجھ کو بہشت میں لے جائے تو مجھے بہشت منظور نہیں اس کے کفر میں اختلاف ہے، اصح یہ ہے کہ کافر نہ ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۲)

مسئلہ: اگر کسی نے کہا کہ میں مسلمان ہوں، دوسرا کہے کہ تجھ پر اور تیری مسلمانی پر لعنت ہے تو کافر ہوگا۔ اور جامع الفتاوی میں لکھا ہے کہ زیادہ ظاہر یہ ہے کہ کافر نہ ہوگا۔

(مالا بدمنہ ص ۱۴۲)

مسئلہ: اور (فتاوی) سراجی میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے کہا کہ اگر فرشتے اور پیغمبر سب

گواہی دیں کہ تیرے پاس چاندی نہیں ہے تب بھی میں یقین نہیں کرونگا تو کافر ہوگا۔

(مالا بدمنہ ص ۱۴۲)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے دوسرے سے کہا کہ اے کافر اور اس نے کہا کہ اگر میں ایسا نہ ہوتا تو تمہارے ساتھ میل جول نہ رکھتا تو اس کے بارے میں اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ کافر ہوگا اور بعض کہتے ہیں کہ کافر نہ ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۲)

مسئلہ: اگر کسی نے کہا کہ تیرے ساتھ رہنے سے کافر ہونا بہتر ہے تو کافر نہ ہوگا کیونکہ اس کی مراد اس سے دور رہنا ہے۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۳)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ نماز پڑھ وہ جواب میں کہے تو نے اتنا عرصہ نماز پڑھ کر کیا حاصل کیا، یا کہا کہ اتنی مدت نماز پڑھ کر میں نے کیا حاصل کیا تو کافر ہوگا۔

(مالا بدمنہ ص ۱۴۳)

مسئلہ: اگر کسی نے کسی دوسرے شخص سے کہا کہ تو کافر ہوگیا اس دوسرے نے کہا تم اپنے نزدیک ہم کو کافر سمجھ لو تو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۳)

مسئلہ: اگر کہا جائے کہ مجھے عورت خدا سے زیادہ محبوب ہے تو کافر ہوگا، اُسے توبہ کرنا لازم ہے، اگر توبہ کرلی تو عورت سے دوبارہ نکاح کرلے یعنی توبہ کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۳)

مسئلہ: اگر کوئی کافر کسی مسلمان سے کہے کہ مجھے مسلمانی سکھلا تا کہ میں تیرے نزدیک مسلمان ہوجاؤں، اگر مسلمان جواب میں کہے ابھی ٹھہر جا جب تک فلاں عالم یا فلاں قاضی کے پاس نہ جائے وہ تجھ کو سکھا دیں گے پس اس وقت تو ان کے نزدیک مسلمان ہونا اس شخص کے کفر میں اختلاف ہے، زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ وہ کافر نہ ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۳)

مسئلہ: اگر واعظ نے کہا کہ ٹھہر جا کہ فلاں دن میرے وعظ کی مجلس میں اسلام لانا اس

صورت میں فتوی اس پر ہے کہ کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۳)

مسئلہ: اگر کہا کہ مجھے کھیل کود نے نماز روزہ سے پکڑ رکھا ہے یعنی نماز، روزہ کی فرصت نہیں تو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۳)

مسئلہ: اگر کہے کہ تو اتنے دن نماز چھوڑ دے تاکہ تو نماز چھوڑنے کا لطف اٹھائے تو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۳)

مسئلہ: اگر کہے کہ کام عالموں کا بھی وہی ہے اور کام کافروں کا بھی وہی ہے تو کافر ہوگا۔ اگر یہ بات کسی معین عالم کو کہی تو کافر نہ ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۳)

مسئلہ: اگر دعاء میں کہا کہ اے خدا اپنی رحمت مجھ سے دور نہ رکھ تو یہ الفاظ کفر میں سے ہیں۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۴)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ تو مرتد ہو جا تو اس صورت میں اپنے خاوند سے جدا ہو جائے گی تو یہ کفر کی رہنمائی کرنے والا شخص کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۴)

مسئلہ: کفر پر راضی ہونا خواہ اپنے لئے ہو خواہ غیر کے لئے کفر ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ اگر کفر کو برا جانتا ہے لیکن چاہتا ہے کہ دشمن کافر ہو جائے اس چاہنے پر یہ چاہنے والا کافر نہ ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۴)

مسئلہ: اگر کوئی شخص شراب پینے کی مجلس میں واعظوں کی طرح بلند جگہ پر بیٹھ کر ہنسی مذاق کی باتیں کرے اور تمام اہل مجلس ان باتوں سے ہنسیں تو تمام کافر ہونگے۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۴)

مسئلہ: اور کوئی شخص آرزو کرے اور کہے کہ زنا یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا (تو یہ شخص) کافر ہوگا۔ اور اگر آرزو کرے اور کہے کہ کاش شراب حلال ہوتی یا ماہِ رمضان کے

روزے فرض نہ ہوتے تو کافر نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص کہے کہ خدا جانتا ہے کہ میں نے یہ کام نہیں کیا حالانکہ اس نے وہ کام کیا ہے تو اس کے کفر میں دو قول ہیں، صحیح بات یہ ہے کہ یہ کافر ہوگا۔ اور امام سرخسیؒ سے منقول ہے کہ اگر قسم کھانے والا اعتقاد رکھتا ہے کہ اس کلام میں جھوٹ بولنا کفر ہے، اس صورت میں وہ کافر ہوگا اور اگر اعتقاد نہیں رکھتا ہے تو کافر نہ ہوگا۔ حسام الدینؒ کا فتوی امام سرخسیؒ کے قول پر ہے۔ (مالابدمنہ ص ۱۴۴)

مسئلہ: امام طحاویؒ نے کہا ہے کہ مومن ایمان سے خارج نہ ہوگا مگر جب ایسی چیز کا انکار کرے جس پر ایمان لانا واجب ہے۔ (مالابدمنہ ص ۱۴۴، ۱۴۵)

مسئلہ: امام ناصر الدینؒ نے فرمایا کہ جس چیز کے اختیار کرنے سے یقینا مرتد ہوجاتا ہے اس چیز کے ظاہر ہونے سے مرتد ہونے کا حکم لگا دیا جائے گا، اور جس چیز کے اختیار کرنے سے مرتد ہونے میں شک ہو اس چیز کے ظاہر ہونے سے مرتد ہونے کا حکم نہ لگانا چاہئے، کیونکہ جو بات یقین کے درجے میں ثابت ہے وہ شک سے زائل نہ ہوگی اور حال یہ ہے کہ اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا ہے اور مسلمان کو کافر کہنے کے فتوی میں جلدی نہ کرنی چاہئے، کیونکہ جس نے کسی کے جبر سے کفر کا کلمہ کہا علماء نے اس پر بھی کفر کا حکم نہیں لگایا۔
(مالابدمنہ ص ۱۴۵)

مسئلہ: فتاوی تاتارخانیہ میں ینابیع سے نقل کیا گیا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ جب تک کفر پر اعتقاد نہ رکھے گا کافر نہ ہوگا۔ (مالابدمنہ ص ۱۴۵)

مسئلہ: محیط اور ذخیرہ میں لکھا ہے کہ مسلمان کافر نہیں ہوتا مگر جس وقت کفر کا قصد کریگا کافر ہوگا۔ (مالابدمنہ ص ۱۴۵)

مسئلہ: مضمرات میں نصاب الاحتساب اور جامع اصغر سے نقل کیا گیا ہے کہ اگر کسی نے کفر کا کلمہ قصدا کہا لیکن اس کا اعتقاد کفر پر نہیں ہے تو بعض علماء نے فرمایا ہے کہ کافر نہ ہوگا

کیونکہ کفر اعتقاد سے تعلق رکھتا ہے اور اس کو کفر پر اعتقاد نہیں ہے اور بعض علماء نے کہا کہ کافر ہوگا اسلئے کہ یہ رضا بالکفر ہے۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۵)

مسئلہ: اگر کوئی جاہل کفر کا کلمہ کہے اور یہ نہیں جانتا کہ یہ کلمۂ کفر ہے تو بعض علماء نے فرمایا کہ کافر نہ ہوگا کیونکہ وہ نہ جاننے کے سبب معذور ہے اور بعض علماء نے کہا کہ کافر ہوگا کیونکہ جہالت عذر نہیں ہے۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۵)

مسئلہ: اگر میاں بیوی میں کوئی مرتد ہوجائے تو اس کے مرتد ہونے سے نکاح فوراً ٹوٹ جاتا ہے، قاضی کے حکم پر موقوف نہیں رہتا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۵)

مسئلہ: اگر کسی نے آتش پرستوں کے مانند ٹوپی پہنی یا کافروں کے مانند لباس پہنا بعض علماء نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعض نے کہا کہ کافر نہ ہوگا، اور بعض متاخرین نے کہا کہ ضرورت کی وجہ سے پہنے گا تو کافر نہ ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۶)

مسئلہ: اگر کسی نے زنار باندھا اس صورت میں قاضی ابو حفص رحؒ کہتے ہیں کہ اگر کفار کے ہاتھ سے خلاصی پانے کے لئے باندھا ہوگا تو کافر نہ ہوگا، اور اگر تجارت کے فائدے کے لئے باندھا ہو تو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۶)

مسئلہ: جب مجوس نوروز کے دن یا ہندو دیوالی اور ہولی کے دن جمع ہوں یا خوشی کریں اور کوئی مسلمان کہے کہ ان لوگوں نے کیا اچھا طریقہ اپنایا ہے (تو ایسا کہنے سے) وہ کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۶)

مسئلہ: مجمع النوازل سے نقل کیا گیا ہے کہ اگر کوئی مرد گناہ صغیرہ کرے پس دوسرا شخص اس سے کہے کہ توبہ کرو اور وہ کہے کہ میں نے کیا کیا ہے کہ توبہ کروں تو کافر ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی نے مال حرام سے صدقہ کیا اور ثواب کی امید رکھی تو کافر ہوگا۔

مسئلہ: صدقہ لینے والا اگر جانتا ہے کہ صدقہ مال حرام سے ہے باوجود یہ جاننے کے اگر دعاء کرے اور صدقہ دینے والا آمین کہے تو دونوں کافر ہونگے۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۶)

مسئلہ: کسی فاسق نے شراب پی اس حالت میں اس کے رشتہ دار آئے اور اس پر روپئے نچھاور کئے یا سب نے اس کو مبارک باد دی، ان دونوں صورتوں میں وہ سب کافر ہوگئے۔

مسئلہ: حیض کی حالت میں جماع کو حلال جاننا کفر ہے، اور استبراء رحم کے زمانہ میں جماع کو حلال جاننا بدعت ہے کفر نہیں ہے۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۶، ۱۴۷)

مسئلہ: خسروانی میں لکھا ہے کہ اگر ایک آدمی بلند جگہ پر بیٹھ جائے اور لوگ اس سے ٹھٹھے کے طور پر مسائل پوچھے اور وہ مذاق کے طور پر جواب دے تو کافر ہوجائے گا، بلند مکان پر بیٹھنا شرط نہیں (یعنی جس حالت میں بھی دین کا مذاق اڑایا جائے کفر ہے)

مسئلہ: دینی علوم کے ساتھ مذاق اڑانا کفر ہے۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۷)

مسئلہ: اگر کہے کہ مجھ کو علم کی مجلس سے کیا غرض یا کہے کہ جن باتوں کو علماء کہتے ہیں ان کو کون کرسکتا ہے (یا کہے کہ علماء کے کہنے کا منکر ہوں) تو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۷)

مسئلہ: اگر کہے کہ ان علوم کو کون سیکھے یہ تو کہانیاں ہیں یا یوں کہے کہ یہ تو مکر وفریب ہیں، یا کہے کہ مجھے دانشمندوں (علماء) کا حیلہ پسند نہیں تو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۷)

مسئلہ: اگر کوئی قرآن کریم کی آیت پیالے میں رکھے اور پیالے کو پُر کر کے کہے ''کَأْساً دِهَاقاً'' تو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۷، ۱۴۸)

مسئلہ: دیگ میں جو کچھ باقی رہ جائے اس پر اگر کہے ''وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ'' تو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۸)

مسئلہ: اگر رمضان شریف کا مہینہ آیا اور کسی آدمی نے کہا کہ مصیبت سر پر آگئی تو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۸)

مسئلہ: اگر کوئی کسی سے کہے کہ چل فلاں آدمی کو امر بالمعروف کریں پس اگر وہ جواب میں کہے کہ اس نے میرا کیا کیا ہے کہ میں اس کو امر بالمعروف کروں تو کافر ہوگا۔

مسئلہ: کوئی اگر قرض دار سے کہے کہ میری رقم اسی دنیا میں دے دو کیونکہ آخرت میں کوئی (زر) رقم نہ ہوگی اور وہ جواب میں کہے کہ دس اشرفی اور دے دو اور آخرت میں مجھ سے لے لینا اور اس جگہ پر دے دوں گا تو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۸)

مسئلہ: بادشاہ کو اگر کسی نے سجدۂ عبادت کیا تو بالاتفاق کافر ہوجائے گا۔اور اگر تعظیم کی نیت سے سجدہ کیا جیسا کہ تعظیم کے لئے سلام کیا جاتا ہے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ فتاوی ظہیریہ میں لکھا ہے کہ کافر نہ ہوگا اور مؤیّد الدرایہ شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ سجدہ باجماع جائز نہیں (خواہ عبادت کے لئے ہو خواہ تعظیم کے لئے) لیکن دوسرے طریقے سے خدمت کرنا مثلاً بادشاہ کے سامنے کھڑا ہونا یا ہاتھ چومنا پیٹھ جھکانا وغیرہ جائز ہے۔

(مالا بدمنہ ص ۱۴۸)

مسئلہ: جو کوئی بتوں کے نام پر یا کسی کنویں یا دریا یا نہر یا گھر اور چشمہ اور اس کے مانند کسی اور چیز پر (جانور) ذبح کرے گا پس وہ ذبح کرنے والا مشرک ہوگا اور اس کی بیوی اس سے جدا ہوجائے گی (یعنی نکاح سے نکل جائے گی) اور اس کا ذبح کیا ہوا جانور مردار ہوگا۔

مسئلہ: ''دستور القضاء'' میں امام زاہد ابوبکرؒ سے نقل کیا ہے جو شخص کافروں کی عید کے دن مثلاً مجوس کے نوروز میں اور اسی طرح ہندوؤں کی ہولی اور دیوالی اور دسہرے میں جائے اور کافروں کے ساتھ کھیل کود میں شریک ہو تو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ ص ۱۴۹)

مسئلہ: زندگی سے مایوس آدمی کا ایمان مقبول نہیں ہے اور یاس (زندگی سے مایوس

آدمی) کی توبہ حالتِ مایوسی میں مقبول ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں، صحیح قول یہی ہے کہ قبول ہوتی ہے۔ (مالا بد منہ ص ۱۴۹)

مسئلہ: شرح مقاصد میں لکھا ہے کہ جو شخص عاَلَم کے حادث ہونے کا انکار کرتا ہے، یا حشر اجساد کا انکار کرتا ہے یا کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جزئیات کا علم نہیں ہے اور ایسے ہی کسی ایسی چیز کا انکار کرتا ہے جو دین کی ضروریات میں سے ہے تو وہ شخص بالاتفاق کافر ہوگا۔

(مالا بد منہ ص ۱۴۹)

مسئلہ: اور جن کے عقیدے اہل سنت کے خلاف ہیں جیسے رافضی، خارجی اور معتزلہ وغیرہ جو باطل فرقے ہیں کہ مسلمان ہونے کا دعوی کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف ہے، منتقیٰ میں امام ابوحنیفہؒ سے روایت کیا گیا ہے کہ میں کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا ہوں اور ابواسحاق اسفرانی نے فرمایا کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر جانتا ہے میں اس کو کافر جانتا ہوں اور جو اہل سنت کو کافر نہیں جانتا میں اس کو کافر نہیں جانتا۔ (مالا بد منہ ص ۱۴۹)

مسئلہ: علامہ علم الہدیٰ نے ''بحر المحیط'' میں لکھا ہے کہ جو ملعون پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دے یا اہانت کرے یا ان کے دین کے امور میں سے کسی امر میں یا ان کی صورت مبارک میں یا ان کے اوصاف میں سے کسی وصف شریفہ میں عیب لگائے اگرچہ دل لگی (مذاق) کے طور پر ہو خواہ وہ مسلمان ہو خواہ وہ ذمی ہو خواہ حربی کافر ہو، اسکو قتل کرنا واجب ہے، اس کی توبہ قبول نہیں اور اس بات پر اجماع امت ہے کہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کی توہین اور بے ادبی کرنا اور ان کو خفیف جاننا کفر ہے، بے ادبی کرنے والا کافر ہوگا، خواہ حلال جان کر بے ادبی کی ہو یا حرام جان کر۔ (مالا بد منہ ص ۱۴۹، ۱۵۰)

مسئلہ: روافض جو کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دشمنوں کے خوف سے خدا تعالیٰ کے بعض

احکام نہیں پہنچائے (تبلیغ نہیں کی) تو یہ کفر ہے۔

(دینی دسترخوان ج ۲ ص ۴۰۶ / مالابدمنہ ص ۱۵۰)

مسئلہ: جب کفر کا کلمہ زبان سے نکالا تو ایمان جاتا رہا، اگر ہنسی دل لگی میں کفر کی بات کہے اور دل میں نہ ہو تب بھی یہی حکم ہے، جیسے کسی نے کہا ''کیا اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ فلاں کام کر دے؟ اس کا جواب دیا'' ہاں نہیں ہے تو اس طرح کہنے سے کافر ہو گیا۔

مسئلہ: کسی نے کہا ''اٹھو نماز پڑھو'' جواب دیا کون اٹھک بیٹھک کرے یا کسی نے روزہ رکھنے کو کہا تو جواب دیا ''کون بھوکا مرے'' یا کہا ''روزہ وہ رکھے جس کے گھر کھانا نہ ہو'' یہ سب کفر ہے۔

مسئلہ: کسی کو کوئی گناہ کرتے دیکھ کر کہا ''اللہ سے ڈرتا نہیں؟ جواب دیا، ہاں نہیں ڈرتا تو کافر ہو گیا۔

مسئلہ: کسی کو برا کام کرتے دیکھ کر کہا ''کیا تو مسلمان نہیں ہے جو ایسی بات کرتا ہے جواب دیا ''ہاں نہیں ہوں'' تو کافر ہو گیا، اگر ہنسی میں کہا ہو تب بھی یہی حکم ہے (یعنی کافر ہو جائے گا)

مسئلہ: کسی نے نماز پڑھنا شروع کی اتفاق سے اس پر کوئی مصیبت پڑ گئی اس لئے کہا کہ ''یہ سب نماز ہی کی نحوست ہے'' تو کافر ہو گیا۔

مسئلہ: کسی کافر کی کوئی بات اچھی معلوم ہوئی اس لئے تمنا کر کے کہا کہ ''ہم بھی کافر ہوتے تو اچھا تھا کہ ہم بھی ایسا کرتے'' تو کافر ہو گیا۔

مسئلہ: کسی کا لڑکا مر گیا اس نے یوں کہا یا اللہ یہ ظلم مجھ پر کیوں کیا؟ مجھے کیوں ستایا؟ تو اس طرح کہنے سے وہ کافر ہو گیا۔

مسئلہ: کسی نے یوں کہا اگر خدا بھی مجھ سے کہے تو یہ کام نہ کروں یا یوں کہا جبرئیل بھی اتر

آئے تو ان کا کہنا نہ مانوں گا تو کافر ہوگیا۔

مسئلہ: کسی نے کہا میں ایسا کام کرتا ہوں کہ خدا بھی نہیں جانتا تو کافر ہوگیا۔

مسئلہ: جب اللہ تعالیٰ کی یا اس کے کسی رسول کی کچھ حقارت کی یا شریعت کی بات کو برا جانا، عیب نکالا، کفر کی بات پسند کی ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

(درسی بہشتی زیور مردوں کے لئے ص ۴۲۸، ۴۲۹)

مسئلہ: جو شخص سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسلام کی حجت ماننے سے انکار کرتا ہے وہ در حقیقت قرآن ہی کا منکر ہے۔ نعوذ باللہ۔ (معارف القرآن ج ۵ ص ۳۴۹)

مسئلہ: شریعتِ اسلامی کا تیسرا ماخذ امت کے اہل افراد کا قولی یا فعلی اجماع ہے جو علم یقینی کا فائدہ دیتا ہے حتیٰ کہ اس کا منکر کافر ہے۔

(نور الانوار ۲۲۱۔ کتاب النوازل، باب ۱۴ اجماع امت ج ۱ ص ۱۰۷)

مسئلہ: اکثر حضرات اولیاء اللہ کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر اس نیت سے فاتحہ و نیاز دلاتے ہیں کہ ان سے ہمارے کاروبار کو ترقی ہوگی، مال و اولاد ہوگی، ہمارا رزق بڑھے گا، اور اولاد کی عمر بڑھے گی، ہر مسلمان جانتا ہے کہ اس طرح کا عقیدہ صرف (یعنی محض) شرک ہے، تمام قرآن مجید اس عقیدے کے ابطال سے بھرا ہوا ہے۔

مسئلہ: بعض لوگ قبروں پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں، چونکہ مقصود اس سے تقرب و رضامندی اولیاء اللہ کی ہوتی ہے اور ان کو اپنا حاجت روا سمجھتے ہیں یہ اعتقاد شرک ہے اور وہ چڑھاوا کھانا بھی جائز نہیں۔ (اغلاط العوام ص ۱۴، ۱۵)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ میں اپنے پروردگار کو نہیں جانتا ہوں

کہ وہ آسمان میں ہے یا زمین میں ہے تو وہ کافر ہو گیا۔ اور اسی طرح جو شخص کہے کہ اللہ عرش کے اوپر ہے اور میں نہیں جانتا کہ عرش آسمان میں ہے یا زمین میں ہے (تو وہ بھی کافر ہو گیا) جیسا کہ الفقہ الاکبر میں ہے ''قال ابو حنیفۃ من قال لا اعرف ربی فی السماء او فی الارض فقد کفر و کذا من قال انہ علی العرش و لا ادری العرش افی السماء او فی الارض الخ''
(الفقہ الاکبر بیان اصول الایمان ج ۱، ص ۱۳۵)

مسئلہ: کسی نے مصیبت کے وقت کہا کہ پتہ نہیں اللہ نے مصیبتوں کے لئے ہمارا گھر ہی دیکھ لیا ہے یہ کفر ہے۔

مسئلہ: موت کے وقت کوئی کہہ دے پتہ نہیں اللہ کو اس شخص کی بڑی ضرورت تھی جو اس کو اپنے پاس اتنی کم عمر میں بلا لیا، اس طرح کہنا کفر ہے۔

مسئلہ: اس طرح کہنا کہ نیک لوگوں کو اللہ عزوجل اٹھا لیتا ہے، کیونکہ ایسوں کی اللہ عزوجل کو بھی ضرورت پڑتی ہے، کفر ہے۔

مسئلہ: یہ کہنا کہ یا اللہ! ہم نے تیرا کیا بگاڑا ہے، آخر ملک الموت کو ہمارے ہی گھر والوں کے پیچھے کیوں لگا دیا ہے، یہ بھی کفر ہے۔

مسئلہ: اسی طرح کہنا کہ اچھا ہے جہنم میں جائیں گے کہ فلمی اداکارئیں بھی تو وہیں ہوں گی تو مزہ آجائے گا، کفر ہے۔

مسئلہ: اکثر لوگ فیس بک پر اس طرح کے لطائف لکھ ڈالتے ہیں کہ اگر تم لوگ جنت میں چلے بھی گئے تو سگریٹ جلانے کے لئے تو ہمارے ہی پاس (یعنی دوزخ میں) آنا پڑے گا، یہ بھی کفر ہے۔

مسئلہ: کسی نے کہا آؤ ظہر کی نماز پڑھیں، دوسرے نے مذاق میں جواب دیا یار! آج

تو چھٹی کا دن ہے، نماز کی بھی چھٹی ہے، اس طرح کہنا کفر ہے۔

مسئلہ: کسی نے مذاق میں کہا: بس جی چاہتا ہے یہودی یا عیسائی یا قادیانی بن جاؤں ویزہ تو جلدی مل جائے گا، یہ کفر ہے۔

مسئلہ: صبح صبح دعا مانگ لیا کرو اس وقت اللہ فارغ ہوتا ہے، یہ کلمۂ کفر ہے۔

مسئلہ: اتنی نیکیاں نہ کرو کہ خدا کی جزا کم پڑ جائے یہ بھی کلمۂ کفر ہے۔

مسئلہ: خدا نے تمہارے بال بڑی فرصت سے بنائے ہیں اس طرح کہنا کفر ہے۔

مسئلہ: زید نے کہا: یار! ہوسکتا ہے آج بارش ہو جائے، بکر نے کہا: نہیں یار! اللہ تو ہمیں بھول گیا ہے اس طرح کہنا کفر ہے۔

مسئلہ: کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مذاق اڑایا تو وہ کافر ہے۔

مسئلہ: دنیا بنانے والے کیا تیرے من میں سمائی؟ تو نے کاہے کو دنیا بنائی؟ (گانا) الفاظِ مذکورہ کفر ہے، لہذا اس طرح کے الفاظ سے خوب بچنا چاہئے۔

مسئلہ: حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے، خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے (گانا) یہ بھی کلمات کفر ہے۔

مسئلہ: میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں، قسم خدا کی خدا بن کے آپ رہتے ہیں (گانا) تجھے رب نے بنایا ہو فرصت میں تجھے میرے یار (گانا)، اس طرح کے بے شمار گانے جو ہمارے مسلمان بھائی اکثر گنگناتے دکھائی دیتے ہیں حالانکہ اس طرح کے گانے کلمات کفر پر مشتمل ہے، بسا اوقات آدمی اس طرح کے الفاظ زبان سے نکال دیتا ہے، نتیجۃً وہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، اس لئے اسطرح کے گانے اور ایسے سخت کلمات سے اپنے آپ کو خوب بچانا چاہئے، اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔

مسئلہ: نماز کی دعوت دینے پر کسی نے کہا ہم نے کونسے گناہ کئے ہیں جن کو بخشوانے کے لئے نماز پڑھیں، یہ کلمات کفر ہے۔

مسئلہ: کسی نے طبیعت پوچھی تو اس کے جواب میں مذاق کرتے ہوئے کہا **نَصرٌ مِّنَ اللهِ وَالِٹّھیک** تو کہنے والے پر کفر کا حکم ہے کہ اسمیں آیت کو تبدیل کرنے کی کوشش ہے۔

مسئلہ: رحمن کے گھر شیطان اور شیطان کے گھر رحمن پیدا ہوتا ہے یہ کلمۂ کفر ہے۔

مسئلہ: مسلمان بن کر امتحان میں پڑ گیا ہوں، یہ بھی کلمۂ کفر ہے۔

مسئلہ: جو کھیل دین سے گمراہ ہونے یا دوسروں کو گمراہ کرنے کا ذریعہ بنے وہ کفر ہے، جیسا کہ آیت مذکور الصدر ''**وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْث**'' میں اس کا کفر وضلال ہونا بیان فرمایا گیا اور اس کی سزا عذاب مُہین قرار دی ہے۔ جو کفار کی سزا ہے۔

(معارف القرآن ج ۷ ص ۲۲ سورۂ لقمان)

مسئلہ: جس شخص نے یہ عقیدہ رکھا کہ ایمان وکفر ایک ہیں تو وہ کافر ہے۔

مسئلہ: جو شخص ایمان پر راضی ومطمئن نہ ہوا وہ کافر ہے۔

مسئلہ: جو شخص اپنے نفس کے کفر پر راضی ہوا وہ کافر ہے۔

مسئلہ: جس شخص نے یہ کہا کہ میں اسلام کی صفت نہیں جانتا تو وہ کافر ہو گیا۔

شمس الائمہ حلوانیؒ نے اس مسئلے کو بڑے سخت انداز میں ذکر کیا ہے اور کہا کہ اس طرح کہنے والا ایک ایسا شخص ہے جس کے لئے نہ دین ہے نہ نماز ہے نہ روزہ ہے نہ طاعت وعبادت ہے نہ نکاح ہے، اور اس کی اولاد زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد ہے۔

(کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات ص ۳۶)

مسئلہ: ایک شخص گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ (گناہ کے ذریعہ) اپنے اسلام کو ظاہر کرنا

چاہئے تو وہ کافر ہے۔(کیونکہ اس نے دینِ اسلام کی توہین کی ہے)

مسئلہ: ایک شخص نے کسی سے کہا کہ میں مسلمان ہوں تو اس نے جواب میں کہا کہ تجھ پر بھی لعنت اور تیری مسلمانی پر بھی لعنت تو وہ کافر ہو گیا۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۳۷)

مسئلہ: اگر کوئی شخص یوں کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے یہ کام کرنے کا حکم دے تو میں جب بھی یہ کام نہ کروں تو وہ کافر ہو جائے گا، کیونکہ جب اللہ کا حکم مان لیا گیا تو اس سے انحراف کفر ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے یوں کہا کہ فلاں شخص میری آنکھ میں ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی آنکھ میں یہودی تو جمہور علماء کے نزدیک وہ شخص کافر ہو جائے گا۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۳۹)

مسئلہ: ایک انسان کی وفات ہوگئی ،ایک دوسرے شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا تو یہ کفر ہے۔

مسئلہ: ایک شخص نے اپنے دشمن سے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تیرے ساتھ یہ معاملہ کرتا ہوں، دشمن نے جواب میں کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں جانتا یا یہ کہا کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں چلتا یا یہ کہا کہ اس جگہ کوئی حکم نہیں ہے یا یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ حکم کرنے کے لائق نہیں ہے یا یہ کہا کہ اس جگہ تو دیو ہی کا (یا ہر وہ غیر اللہ جس کی طرف یہاں حکم کی نسبت کرے) حکم چلے گا، یہ سب جملے کفر کو لازم کرتے ہیں۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایسے آدمی کے بارے میں جو کبھی بیمار نہ ہوتا ہو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھول گیا ہے یا یہ کہا کہ یہ شخص ان لوگوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ بھول گیا

ہےتو یہ کفر ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے کسی سے یوں کہا کہ تیری زبان سےتو اللہ تعالیٰ بھی قابو میں نہیں آتا تو میں کس طرح قابو میں آؤں گا؟ تو وہ کافر ہو جائے گا۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۴۰)

مسئلہ: اللہ تعالیٰ کے لئے مکان کوثابت کرنا کفر ہے، کیونکہ جو چیز آسمان میں ہوتی ہے وہ محدود ہوا کرتی ہے،لیکن ذات باری تعالیٰ کی تو کوئی حدنہیں، چنانچہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی مکان خالی نہیں ہےتو وہ کافر ہو جائے گا،لیکن ہاں اس بات کا اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم اور قدرت کے سبب ہر جگہ حاضر وموجود ہے۔

مسئلہ: یہ کہنے والا بھی کافر ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ انصاف کے لئے بیٹھا، یا اللہ تعالیٰ انصاف کے لئے کھڑا ہوا، کیونکہ اس جملے میں اللہ تعالیٰ کی طرف فوق اور تحت کی نسبت کی گئی ہے۔

مسئلہ: یہ کہنا بھی کفر ہے کہ (میرا حامی و مددگار) آسمان پر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور زمین پر فلاں شخص ہے۔ (کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۴۱)

مسئلہ: ایک شخص نے کسی سے کہا کہ جھوٹ مت کہو اس شخص نے جواب میں کہا کہ جھوٹ کس لئے ہے کہنے ہی کیلئے تو ہے، یہ کفر ہے، کیونکہ اس نے حرام کوحلال گردانا جو کفر ہے۔

مسئلہ: کسی شخص سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرو، اس نے کہا کہ مجھے نہیں چاہئے، یا کسی نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کرے غارت کروں، یا کسی سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی مت کرو، کیونکہ اگر تم نافرمانی کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں دوزخ میں داخل کرے گا، اس نے کہا کہ میں دوزخ سے نہیں ڈرتا، یا کسی سے یہ کہا گیا کہ

زیادہ مت کھاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں دوست نہیں رکھے گا، اس نے کہا کہ میں تو کھاؤنگا چاہے دشمن رکھے چاہے دوست رکھے، یہ سب باتیں کفر کولازم کرتی ہیں۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۴۲)

مسئلہ: ایک شخص سے یہ کہا گیا، گناہ مت کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہے اس نے کہا کہ میں عذاب کوایک ہاتھ پراٹھالوں گا، یہ کفر ہے۔

مسئلہ: ایک شخص نے ابلیس لعین سے کہا کہ اے ابلیس: تو میرا فلاں کام کردے تاکہ میں تیرا کہنا مانوں اوراپنے باپ کو ستاؤں اورتو جس چیز سے منع کرے اس سے باز رہوں ،یہ کفر ہے (یہ شکل اس وقت پیش آسکتی ہے جبکہ شیطان انسان کی شکل میں آکر کسی سے بات کرے جیسا کہ زمانۂ ماضیہ میں شیطان انسان کی شکل میں آیا کرتا تھا،جیسا کہ فضائل اعمال کے بعض واقعات سے اس کا ثبوت ملتا ہے، ورنہ یہ شکل مشکل ہے۔ازمؤلف)

مسئلہ: ایک شخص نے کسی سے یہ کہا کہ اگر اللہ یہ دونوں جہاں نہ بناتا تو میں تم سے اپنا حق لے لیتا، یہ کفر ہے۔

مسئلہ: ایک شخص نے کوئی جھوٹی بات کہی اور سننے والے نے کہا کہ میرا اللہ تمہارے اس جھوٹ کو سچ کردے یا یہ کہا کہ اللہ تمہارے اس جھوٹ کے ساتھ برکت دے تو یہ کفر کے قریب ہے۔

مسئلہ: ایک شخص نے کسی سے کہا کہ فلاں شخص تمہارے ساتھ سیدھا نہیں چلتا، اس نے جواب میں کہا کہ اس کے ساتھ تو اللہ بھی سیدھا نہیں چلے گا، تو یہ کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: اگر کسی نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ زرکو محبوب رکھتا ہے اس نے مجھے زر نہیں دیا تو وہ کافر ہوجائے گا بشرطیکہ اس طرح کہنے سے اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی طرف بخل کی نسبت کرنا ہو،

ہاں صرف اتنا کہنا کفر کو لازم نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ زر کو پسند کرتا ہے۔

مسئلہ: ایک شخص نے کسی سے کہا کہ ان شاء اللہ تم یہ فلاں کام کرو، اس نے جواب دیا کہ ان شاء اللہ کے بغیر یہ کام کرونگا، تو یہ کفر ہے۔

مسئلہ: ایک مظلوم نے کہا کہ میرے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے تقدیر الٰہی کے مطابق ہے، ظالم نے یہ سُنکر کہا کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں تقدیر الٰہی کے بغیر کر رہا ہوں، یہ تقدیر الٰہی کا انکار ہے جو کہ کفر ہے۔ (کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات ص ۴۳)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اللہ کے کسی حکم کو یا پیغمبر کی شریعت کو پسند نہ کرے، مثلاً اس شخص سے کسی نے یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لئے چار بیویاں حلال کی ہیں اور سننے والے نے یوں کہا کہ میں اس حکم کو پسند نہیں کرتا تو یہ کفر ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کا وجود ہونا چاہئے اور کسی چیز کا وجود نہیں ہونا چاہئے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ میرے حق میں تمام نیکیاں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں اور برائی کا خالق میں ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا، اس لئے کہ ہر اچھائی اور برائی کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔

مسئلہ: ایک شخص سے کہا گیا کہ یار! تم اپنی بیوی کے قابو میں نہیں آ گئے؟ اس نے جواب دیا کہ عورتوں کے قابو میں اللہ بھی نہیں آتا میں کیونکر قابو میں آ جاؤں گا، یہ کفر ہے۔
(کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات ص ۴۴)

مسئلہ: شوہر نے (اپنی بیوی سے) کہا تمہیں اللہ تعالیٰ کے حق کی پرواہ نہیں؟ بیوی نے اس کے جواب میں کہا کہ نہیں، تو وہ کافرہ ہو جائے گی۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص۴۵)

مسئلہ: اگرکسی شخص نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ دوزخ بنانے کے علاوہ اور کیا کرسکتا ہے؟ تو وہ کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح اگرکسی شخص نے کسی بدنما جانور یا بدنما انسان کو دیکھ کر کہا کہ کیا کوئی اللہ کا کارپرداز نہیں ہے کہ اس نے اس قسم کا جانور یا انسان پیدا کیا تو وہ کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: ایک مفلس نے شدت افلاس میں کہا کہ فلاں شخص بھی اللہ کا بندہ ہے اور اس کو اس قدر نعمتیں حاصل ہیں اور میں بھی اللہ کا بندہ ہوں اور اتنے رنج وآلام میں مبتلا ہوں کیا یہ انصاف ہے؟ یہ کہنے سے وہ کافر ہوگیا۔

مسئلہ: اسی طرح ایک شخص سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ تو وہ کافر ہوگیا۔

مسئلہ: اگرکسی نے یہ کہا کہ پیغمبر اپنی قبر میں نہیں ہے یا یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کا علم قدیم نہیں ہے یا یہ کہا کہ غائب کا علم اللہ کو نہیں ہے تو وہ بھی کافر ہوگیا۔

مسئلہ: اگرکسی شخص نے یوں قسم کھائی کہ اللہ کی قسم اور تیری خاکِ پاک کی قسم تو وہ کافر ہوجائے گا، ہاں اگرکسی نے یوں قسم کھائی کہ اللہ کی قسم اور تیرے سر پر تیری جان کی قسم تو اس کے بارے میں علماء کے اختلافی اقوال ہیں۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص۴۶)

مسئلہ: جو شخص انبیاء میں سے کسی بھی نبی کا اقرار نہیں کرے گا یا رسولوں میں سے کسی بھی رسول کی کسی بھی سنت پر ناراضگی یا عدم اعتقاد وعدم اطمینان کا اظہار کرے گا تو وہ کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے یوں کہا کہ اگر فلاں نبی ہوتا تو میں اس پر ایمان لاتا تو وہ کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: حضرت جعفرؒ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء پر ایمان لایا اور مجھے نہیں معلوم کہ آدم علیہ السلام نبی تھے یا نہیں، تو وہ کافر ہوجائے گا،

مسئلہ: حضرت جعفرؒ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو انبیاء کی طرف فواحش کی نسبت کرے، جیسے کسی نبی کی طرف عزم زنا کی نسبت کرنا یا اس طرح کی کوئی اور بات کہنا جیسا کہ حشویہ (ایک باطل فرقہ) حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں اس قسم کا اظہار کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ ایسا شخص کافر ہے، کیونکہ یہ انبیاء کے حق میں بدگوئی ہے اوران کی اہانت کے مترادف ہے، یہ عقیدہ رکھنا لازم ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام ہر قسم کے گناہ سے معصوم ہوتے ہیں۔

مسئلہ: ابوذرؓ کہتے ہیں کہ جس شخص نے یہ کہا کہ ہر نافرمانی کفر ہے، اور پھر یہ کہا کہ انبیاء علیہم السلام نے نافرمانی کی تو وہ کافر ہے، کیونکہ اس نے انبیاء کے حق میں بدگوئی کی۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۴۷)

مسئلہ: جو شخص اپنے قلب میں کسی بھی نبی کے بارے میں بغض رکھے وہ کافر ہے۔

مسئلہ: اسی طرح کسی شخص نے یوں کہا کہ اگر فلاں اللہ کا رسول ہوتا تو میں اس پر ایمان نہ لاتا تو وہ کافر ہوجائے گا، جیسا کہ یہ کہنے والا کافر ہوجاتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ بھی مجھے فلاں کام کا حکم دیتا تو میں نہ کرتا۔

مسئلہ: جس شخص نے یہ کہا کہ انبیاء علیہم السلام نے جو کچھ فرمایا ہے اگر وہ سچ اور مبنی برحقیقت ہوتا تو ہم نجات پاجاتے تو وہ کافر ہوگیا۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو وہ کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ میں نہیں جانتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسان تھے یا جن تو وہ کافر ہوجائے گا کیونکہ یہ عقیدہ رکھنا فرض ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامل ترین انسان تھے۔ (کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۴۸)

مسئلہ: جس شخص نے یہ کہا کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم (نعوذ باللہ) مجنون تھے وہ کافر ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ اگر حضرت آدم علیہ السلام (جنت میں) گیہوں نہ کھاتے تو ہم اشقیاء نہ ہوتے (یعنی یہ بدبختی نہ ہوتی کہ آج ہم دنیا میں ذلیل وخوار ہورہے ہیں ورنہ ہم ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہتے) تو وہ کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: جس شخص نے حدیث متواتر کا انکار کیا وہ کافر ہوگیا۔

مسئلہ: ایک شخص نے کسی کے سامنے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں چیز مثلاً کدّو کو بہت پسند فرماتے تھے، اگر سننے والے نے جواب میں کہا کہ میں اس کو پسند نہیں کرتا تو یہ کفر ہے، حضرت امام ابو یوسفؒ سے بھی یہی منقول ہے لیکن بعض متأخرین علماء فرماتے ہیں کہ اگر اس نے یہ بات کہ میں اس کو پسند نہیں کرتا بطور اہانت کہی ہے تو وہ کافر ہوجائے گا ورنہ کافر نہیں ہوگا۔ (کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۵۰)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے کپڑا بُنا تھا اسلئے ہم سب جولاہے زادے ہیں یہ کفر ہے۔

مسئلہ: ایک شخص نے کسی کے سامنے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا کھاتے تھے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے تھے، اگر سننے والے نے (بطور اہانت) یہ کہا، یہ کوئی اچھی چیز

نہیں ہے تو وہ کافر ہوگیا۔

مسئلہ: ایک شخص نے سنت کے مطابق اپنی لبیں (مونچھیں) کتروائیں اس کی بیوی نے دیکھ کر کہا یہ کیا منحوسوں والی شکل بنالی۔ یا یوں کہا کیا یہ آدمیوں والی شکل ہے؟ تو یہ عورت سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سنت انبیاء کا مذاق اڑانے اور تحقیر کی وجہ سے مرتد ہوگئی، اس کو توبہ کی تلقین کی جائے گی، توبہ کے بعد نکاح کی بھی تجدید کی جائے گی۔

مسئلہ: ایک شخص نے کوئی بات کہی اس پر دوسرے نے اس سے کہا کہ جھوٹ کہتا ہے اگرچہ ساری بات پیغمبرانہ ہے تو اس سے بھی کفر لازم آئے گا۔

مسئلہ: کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ خلاف بات نہ کہو، اس عورت نے کہا کہ پیغمبروں نے خلاف کہا ہے، تو اس کا یہ کہنا کفر ہے، توبہ کرے اور پھر نکاح کی تجدید کرے۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۵۰، ۵۱، ۱۲)

مسئلہ: جو رافضی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی شان میں بدزبانی کرے اور نعوذ باللہ ان پر لعنت بھیجے تو وہ کافر ہے۔

مسئلہ: معتزلی بھی مبتدع (بدعتی) ہے لیکن اگر وہ یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار (قیامت کے دن) محال ہے تو وہ کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: حضرت ابوبکرؓ کی امامت وخلافت کا انکار کرنے والا (جیسا کہ ایک مخصوص فرقہ کرتا ہے) صحیح قول یہی ہے کہ وہ کافر ہوجاتا ہے۔

مسئلہ: اسی طرح حضرت عمرؓ کی خلافت کا انکار کرنے والا صحیح قول کے مطابق کافر ہوجاتا ہے۔

مسئلہ: جو لوگ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہ

صدیقہؓ وغیرہ کونعوذ باللہ کافرکہیں،خودان کوکافرکہنالازم ہے۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۵۳)

مسئلہ: ان لوگوں کوکافرکہنا واجب ہے جوتناسخ ارواح کے قائل ہیں،اور یہ کہتے ہیں کہ مرجانے والا دوبارہ دنیا میں لوٹ آئے گا اور ائمہ میں اللہ تعالیٰ کی روح حلول کئے ہوئے ہیں۔امام باطن کاظہور ہوگا،جب تک اس امام باطن کاظہور نہ ہوا وامرونواہی معطل ہیں اور یہ کہ جبرئیل علیہ السلام نے وحی لانے میں غلطی کی کیونکہ انہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بجائے حضرت علیؓ کے پاس وحی لانی چاہئے تھی،یہ فرقہ ملت اسلامیہ سے خارج ہیں اور جواحکام مرتدوں کے بارے میں ہیں وہی اس فرقہ کے لوگوں پر نافذ ہوتے ہیں۔

(مظاہرحق ج ۳ ص ۵۶۹ /کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۵۳، ۵۴))

مسئلہ: اگرکسی نے یہ کہا کہ فلاں کوملک الموت کی طرح دشمن سمجھتا ہوں تواکثرمشائخ کا کہنا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ کافرہوجائے گا۔

مسئلہ: کسی نے کہا کہ فلاں کی گواہی نہیں سنتا،خواہ وہ جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام ہی کیوں نہ ہوتواس صورت میں اس کی تکفیر کی جائے گی۔

مسئلہ: اگرکسی نے فرشتوں میں سے کسی فرشتے کوعیب لگایاتواس کی تکفیر کی جائے گی۔

مسئلہ: اگرکوئی کہے کہ میں فرشتہ ہوں تو(ایسا) کہنے سے وہ کافرنہیں ہوتا اوراگر یہ کہے کہ میں نبی ہوں تو(ایسا) کہنے سے وہ کافرہوجائے گا۔ (کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۵۵)

مسئلہ: کسی نے دف کی تھاپ پر یابانسری کی لے پرقرآن پڑھاتواس نے کفرکیا۔

مسئلہ: ایک شخص قرآن پڑھ رہا تھا دوسرے نے سن کرکہا کہ یہ کیا طوفان کی آواز ہے تو اس کا یہ کہنا کفر ہے۔

مسئلہ: اگرکسی نے کہا کہ میں نے بہت قرآن پڑھا اور مجھ سے گناہ معاف نہیں کیا گیا

تو (ایسا) کہنے سے وہ کافر ہو گیا۔

مسئلہ: کسی نے کسی سے کہا تو نے قُل ھُوَ اللّٰہُ کی کھال کھینچ لی تو ایسا کہنے سے کافر ہوگا۔

مسئلہ: کسی شخص نے دوسرے سے کہا تو نے اَلَمْ نَشْرَحْ کا گریبان پکڑ لیا تو ایسا کہنے سے وہ شخص کافر ہو جائے گا۔

مسئلہ: ایک آدمی نے اس شخص سے کہا جو کسی بیمار کے پاس سورۂ یٰسین پڑھ رہا تھا کہ یٰسین مردہ کے منہ میں مت رکھ تو ایسا کہنے سے کافر ہوگا۔

مسئلہ: ایک شخص قرآن پڑھ رہا تھا اس کو کوئی کلمہ یاد نہیں آ رہا تھا تو دوسرے شخص نے اس سے کہا ''وَ الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاق تو ایسا'' کہنے سے کافر ہوگا (کیونکہ یہ آیتِ قرآنی کے ساتھ مذاق ہے)

مسئلہ: کسی سے کہا گیا کہ نماز پڑھنے چلو، یا جماعت کی نماز میں چلو، اس نے جواب میں کہا کہ میں تنہا نماز پڑھتا ہوں، اللہ تعالیٰ کا قول ہے ''اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی'' تو اس صورت میں وہ کافر ہوگا۔ (کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات ص ۵۶)

مسئلہ: جب کسی نے یہ کہا کہ قرآن عجمی ہے تو وہ کافر ہو گیا اور اگر یہ کہا کہ قرآن میں ایک کلمہ عجمی ہے تو اُسے کافر کہنے میں عجلت نہ کرنی چاہئے، یہ قابل غور ہے۔

مسئلہ: کسی سے کسی نے کہا کہ تو قرآن پاک کیوں نہیں پڑھتا ہے، اس نے جواب میں کہا کہ میں قرآن سے بیزار ہو چکا، تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔

مسئلہ: ایک شخص کو قرآن پاک کی کوئی ایسی سورت یاد ہے جسے وہ بکثرت پڑھتا رہتا ہے، دوسرے نے اس پڑھنے والے سے کہا کہ تو نے اس سورت کو کمز وروز بوں پالیا ہے، تو وہ (ایسا) کہنے سے کافر ہو جائے گا۔

مسئلہ: ایک شخص نے قرأت کے دوران حرف ضا کی جگہ زا یا اَصْحَابُ الْجَنَّةِ کی جگہ اَصْحَابُ النَّارِ قصداً پڑھا تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۵۷)

مسئلہ: کسی نے کسی بیمار مسلمان سے کہا کہ تو نماز پڑھ لے اس نے اس کے جواب میں کہا، اللہ کی قسم میں کبھی نماز نہیں پڑھوں گا، اوراس نے پھر کبھی بھی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ مرگیا تو وہ کافر کہا جائے گا۔ (کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۵۸)

مسئلہ: کسی سے کہا گیا کہ نماز پڑھ لے، اس نے جواب میں کہا، میں پاگل ہوں، جو نماز پڑھوں، اور اپنے اوپر کام بڑھاؤں۔ یا اس طرح کہا: یہ کام کون آخر تک پورا کرسکتا ہے۔ یا یہ کہا کہ عقلمند کو ایسے کام میں نہ پڑنا چاہئے جس کو آخر تک نباہ نہ سکے۔ یا یہ کہا کہ میرے واسطے اور لوگ کرلیتے ہیں۔ یا یہ کہا کہ نماز پڑھنے سے مجھے کوئی سرفرازی نہیں مل جاتی ہے۔ یا کہا کہ تو نے نماز پڑھ لی تو کیا سربلندی حاصل کرلی۔ یا کہا کہ میں نماز کس لئے پڑھوں میرے ماں باپ تو مرچکے ہیں۔ یا کہا کہ نماز پڑھنی نہ پڑھنی دونوں برابر ہے۔ یا کہا کہ اس قدر نماز پڑھ چکا کہ دل اکتا گیا۔ یا کہا کہ نماز ایسی چیز نہیں ہے کہ وہ باقی رہے وہ تو سڑ جائیگی۔ یہ ساری باتیں کفریہ ہیں (ان سے بچنا چاہئے)

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۵۸،۵۹)

مسئلہ: اگر کسی نے کہا کہ بے نمازی ہونا کیا ہی بہتر ہے، تو وہ (ایسا) کہنے سے کافر ہو جائے گا۔ (کیوں کہ اس میں اللہ تعالٰی کے حکم کے انکار کے ساتھ ساتھ استہزاء بھی ہے)

مسئلہ: ایک شخص نے کسی سے کہا کہ نماز پڑھو تا کہ تمہیں بندگی کی مٹھاس حاصل ہو، اس کے جواب میں اس نے کہا کہ تم نماز نہ پڑھو تا کہ نماز نہ پڑھنے کی لذت محسوس کرسکو تو اس

طرح کہنے سے کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: ایک شخص سے کسی نے کہا کہ نماز پڑھ لے، اس نے جواب میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مال میں نقصان دیا، لہذا میں اس کے حق میں نقصان کروں گا، تو یہ جواب بھی کفر ہے۔

مسئلہ: ایک شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے پھر بعد میں نہیں پڑھتا اور کہتا ہے کہ یہی بہت ہے یا کہتا ہے یہی بہت زیادہ ہوگی اس لئے کہ رمضان کی ہر نماز ستّر نمازوں کے برابر ہے تو وہ اس (طرح) کہنے سے کافر ہوجائے گا۔

(کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات ص ۵۹)

مسئلہ: اگر کوئی (قصداً) بغیر وضو کے نماز پڑھے یا (بطور استہزاء) ناپاک کپڑوں میں پڑھے تو کافر ہوجائے گا۔ اور اگر کوئی جان بوجھ کر اس طرح نماز پڑھا کرتا ہے تو وہ بھی کافر ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی ایسی صورت میں کسی وجہ سے مبتلا ہوگیا مثلاً چند لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ اُسے حدَث ہوگیا (یعنی وضوء ٹوٹ گیا) اور شرم کی وجہ سے اس نے سوچا کہ ظاہر نہ ہونے پاوے چنانچہ چھپانے کے لئے بغیر وضوء پڑھتا رہا، یا دشمن کے پاس تھا اور کھڑے ہوکر اسی حالت میں نماز پڑھی کہ وہ پاک نہ تھا، بعض مشائخ نے یہ کہا ہے کہ اس صورت میں وہ کافر نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس نے ایسا استہزاء کے طور پر نہیں کیا ہے، لیکن اگر کوئی ضرورت یا حیا کی وجہ سے ایسی صورت میں مبتلا ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ اپنے اس قیام سے نماز کے قیام کا ارادہ نہ کرے اور نہ کچھ پڑھے، اور جب ان کے ساتھ رکوع میں جائے تو وہ رکوع کا قصد نہ کرے اور نہ اس کی تسبیح پڑھے، تاکہ وہ کسی کے نزدیک کافر نہ ہونے

پائے۔اورناپاک کپڑوں میں نماز پڑھنے سے بعض علماء کہتے ہیں کہ کافرنہیں ہوتا۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۶۰)

مسئلہ: کسی نے کہا کہ نماز فرض ہے لیکن رکوع اور سجدہ فرض نہیں تو اس (طرح) کہنے سے کافر نہ ہوگا، اس لئے کہ اس کو تاویل کی گنجائش ہے کہ نماز سے میری مراد جنازہ کی نماز تھی جس میں رکوع سجدے فرض نہیں ہیں۔اگر کوئی رکوع اور سجدوں کی فرضیت کا بالکلیہ انکار کرلے گا تو وہ کافر ہوجائے گا، حتیٰ کہ اگر صرف دوسرے سجدے کی فرضیت کا بھی انکار کرے گا تو وہ کافر ہوگا، اس لئے کہ اس نے اجماع اور تواتر کا رد کیا۔

مسئلہ: کسی نے کہا کہ اگر کعبہ مکرمہ قبلہ نہ ہوتا اور اس کی جگہ بیت المقدس قبلہ ہوتا تو بھی میں کعبہ ہی کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتا، اور بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نہ پڑھتا اس طرح کہنے سے وہ کافر ہوجائے گا۔ (کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۶۰،۶۱)

مسئلہ: اگر کوئی مؤذن سے اذان دیتے وقت کہے کہ تونے جھوٹ کہا تو وہ کافر ہوجائیگا۔

مسئلہ: مؤذن نے اذان دی، ایک شخص نے اذان سن کر بطور انکار کہا کہ یہ شوروغل ہے تو وہ اس (طرح) کہنے سے کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی اذان سن کر یہ کہے کہ یہ گھنٹے کی آواز ہے تو وہ کافر ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی کہے کہ کاش رمضان فرض نہ ہوتا تو اس سلسلے میں علماء کا اختلاف ہے، اور صحیح یہ ہے کہ یہ کہنے والے کی نیت پر موقوف ہوگا، اگر اس نیت سے کہا کہ رمضان کے حقوق اس سے ادانہیں ہوسکتے تو کافر نہ ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی رمضان آتے وقت یہ کہے کہ بھاری مہینہ یا بھاری مہمان آیا تو کافر ہوگا۔

مسئلہ: اور اگر کوئی کہے کہ اتنے روزے کب تک؟ میرا تو اس سے دل اکتا گیا، تو اس کا یہ

کہنا کفر ہے۔ (کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ٦٢)

مسئلہ: کوئی کہے کہ نماز میرے لائق نہیں ہے'' یا حلال میرے مناسب نہیں ہے'' یا یہ کہا کہ کس لئے نماز پڑھوں، بیوی بچے تو میں رکھتا نہیں۔ یا اس طرح کہا کہ نماز کو میں نے طاق پر رکھ دیا، تو ان تمام صورتوں میں کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی مسلمان تحریری یا زبانی طور پر اپنے (بارے میں) غیر مسلم ہونے کا اقرار کرے تو وہ دین سے خارج ہوجاتا ہے مسلمان نہیں رہتا۔ ایسے لوگوں کو توبہ کرنی چاہئے اور اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کرنی چاہئے۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ٦٢، ٦٣)

مسئلہ: اگر کوئی شخص علم کی مجلس سے واپس آرہا تھا اس کو کسی نے کہا کہ تُو بت خانہ سے آرہا ہے تو وہ اس کی وجہ سے کافر ہوجاتا ہے۔

مسئلہ: اسی طرح یہ کہا کہ مجھے علم کی مجلس سے کیا کام۔ یا یہ کہا کہ کون شخص ان چیزوں کے ادا کرنے پر قدرت رکھتا ہے جو علماء کہتے ہیں تو وہ کافر ہوگا۔ (کیونکہ اس سے علم دین کی توہین ظاہر ہوتی ہے)

مسئلہ: اگر کسی نے کہا کہ میں علم کیا کرونگا، مجھے تو جیب میں چاندی چاہئے تو ایسا کہنے سے کافر ہوجائے گا۔ (کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ٦٤)

مسئلہ: اگر کوئی کہے کہ مجھے بال بچوں کی اتنی مصروفیت ہے کہ علم کی مجلس میں نہیں پہنچ سکتا اور اس نے اس سے علم کی اہانت کا ارادہ کیا تو اس جملہ سے کفر کا خطرہ ہے۔

مسئلہ: کوئی عالم فقیہ علم کا تذکرہ کررہا تھا یا کوئی صحیح حدیث بیان کررہا تھا کسی نے اُسے سن کر کہا کہ یہ کچھ نہیں ہے اور اسے رد کردیا۔ یا کہا کہ یہ بات کیا کام آوے گی، روپیہ

چاہئے کہ آج اسی کو عظمت حاصل ہے علم کیا کام آتا ہے تو یہ کفر ہے۔

مسئلہ: کوئی عورت جس کا شوہر عالم ہو اگر یوں کہے کہ عالم شوہر کے اوپر لعنت ہو تو وہ کافرہ ہوجائیگی۔

مسئلہ: ایک شخص کا کسی فقیہ (عالم) سے کسی بات میں جھگڑا ہوگیا، اس فقیہ نے اس کی کوئی شرعی وجہ بیان کی اُسے سن کر جھگڑنے والے نے کہا یہ عالمانہ پن مت کر، یہاں کچھ نہیں چل سکتی، تو ایسے شخص پر کفر کا خوف ہے۔ (کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۵۶)

ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ ایک فقیہ عالم نے اپنی کتاب ایک دوکاندار کی دوکان میں رکھ دی، اور کسی کام سے چلا گیا، پھر جب وہ دوکان سے گذرا تو دوکاندار نے اس کو مخاطب کر کے کہا کہ تم بسولہ بھول گئے، فقیہ نے کہا تیری دوکان میں میری کتاب ہے بسولہ نہیں، دوکاندار نے کہا کہ بڑھئی بسولہ سے لکڑی کاٹتا ہے اور تم کتاب سے لوگوں کی گردن کاٹتے ہو۔ فقیہ نے شیخ امام ابوبکر محمد بن فضلؒ سے اس واقعہ کا شکوہ کیا، انہوں نے اس شخص کے قتل کا حکم کیا۔ (مظاہر حق جدید ج ۳ ص ۵۷۵ / کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۵۶)

مسئلہ: ایک شخص سے کہا گیا کہ علم دین کے طلب کرنے والے فرشتوں کے بازوؤں پر چلتے ہیں، اس نے کہا یہ جھوٹ ہے تو وہ کافر ہوجائے گا۔ (کیونکہ اس سے ایک تو حدیث شریف کا انکار لازم آتا ہے، دوسرے علم دین کی اہانت ظاہر ہوتی ہے)

مسئلہ: کسی نے کہا کہ ثرید یا پُلاؤ کا پیالہ علم دین سے بہتر ہے تو وہ کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: ایک شخص نے اپنے مخالف کے سامنے ائمہ کا فتوی پیش کیا اس نے اس فتوی کو رد کردیا، اور کہا یہ فتوؤں کا انبار تو کیا لے آیا ہے، بعضوں نے کہا کہ وہ کافر ہوجائے گا، اس لئے کہ اس نے شریعت کا حکم رد کردیا۔ اسی طرح اگر اس فتوے کے بارے میں کچھ نہ کہا مگر

فتوی لے کر زمین پر ڈال دیا اور کہا یہ کیا شریعت ہے، تو بھی کافر ہو جائے گا۔

(کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات ص ۶۳، ۶۶)

مسئلہ: اگر کوئی کہے کہ ہمیں تو مال چاہئے خواہ حلال ہو خواہ حرام تو اس طرح کہنے میں کفر کا اندیشہ ہے۔

مسئلہ: ایک شخص سے کہا گیا کہ حلال مال کھاؤ، اس نے کہا کہ مجھے تو حرام مال بہت پیارا ہے، تو وہ کافر ہو جائے گا۔

مسئلہ: کسی نے ایک شخص سے کہا کہ حلال کھایا کرو، جواب میں اس نے کہا کہ مجھے تو حرام چاہئے تو وہ کافر ہو گیا۔ (کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات ص ۶۸)

مسئلہ: اگر کسی نے کہا کہ شراب کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں ہوتی تو وہ کافر ہو جائے گا۔

(کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات ص ۶۹)

مسئلہ: ایک شخص نے **سبحان اللہ** کہا دوسرے نے کہا کہ تو نے **سبحان اللہ** کی رونق ختم کر دی یا کہا کہ تو نے اس کی کھال اُدھیڑ دی تو کافر ہو جائے گا۔

مسئلہ: دو شخصوں میں جھگڑا ہوا ان میں سے ایک نے کہا **لا حول و لا قوۃ الا باللہ** پس دوسرے نے کہا **لا حول** کو میں کیا کروں تو اس صورت میں وہ کافر ہو جائے گا۔

(کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات ص ۷۱)

مسئلہ: جو کوئی قیامت یا جنت و دوزخ یا میزان و پل صراط اور نامۂ اعمال کا انکار کر دے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح کوئی مرنے کے بعد پھر جی اٹھنے کا انکار کر دے تو وہ بھی کافر ہے۔

مسئلہ: ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ گناہ نہ کرو، اس لئے کہ ایک دوسری دنیا بھی ہے (جہاں حساب و کتاب ہوگا) اس نے جواب دیا کہ اس دنیا کی کس کو خبر ہے تو کافر ہو جائے

گا (کیونکہ اس صورت میں اس نے قیامت کا انکار کیا ہے)

مسئلہ: ایک شخص نے دوسرے پر ظلم وستم ڈھایا اس پر مظلوم نے کہا آخر قیامت کا دن آنے والا ہے، اس لئے ڈر، اس نے جواب میں کہا، میں آخرت واخرت کچھ نہیں جانتا تو اس سے کافر ہو جائے گا۔ (کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۷۲)

مسئلہ: ایک شخص نے اپنے قرض دار سے کہا کہ میرے روپئے دنیا میں دے دے، قیامت میں روپیہ نہ ہوگا، اس نے کہا کہ اچھا دس روپئے اور دے دو، اُس دنیا میں لے لینا یا میں تمہیں وہاں دے دونگا تو وہ اس (طرح) کہنے سے کافر ہو جاے گا۔

مسئلہ: کسی نے کہا کہ مجھے حشر سے کیا کام ہے یا یہ کہا کہ میں قیامت سے نہیں ڈرتا تو وہ کافر ہو جاے گا۔

مسئلہ: کسی نے کہا کہ اس دنیا میں سب سے اچھا رہنا چاہئے ، اُس دنیا (آخرت) میں جو ہوگا سو ہوگا تو وہ کافر ہو جائے گا۔

مسئلہ: کسی نے کسی سے کہا کہ میں تیرے ساتھ دوزخ میں جاؤں گا لیکن اندر نہیں آسکتا تو کافر ہو جائے گا، اس طرح کہنے سے چونکہ اللہ کے غضب کی توہین ہے جو کھلا ہوا کفر ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نے کہا کہ جب تک تم رضوان داروغۂ جنت کے لئے کچھ نہیں لے جاؤں گے تو وہ جنت کا دروازہ نہیں کھولے گا تو اس (طرح) کہنے سے کافر ہو جائے گا۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۷۲، ۷۳)

مسئلہ: ایک شخص طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہوا، وہ اس سے گھبرا کر کہنے لگا کہ یا اللہ تو نے میرا مال بھی لیا میری اولاد بھی لی اور ایسا ایسا کیا، تو میرے ساتھ یہ سب کیا کر رہا ہے اور تو نے مجھ سے کیا معاملہ اٹھا رکھا ہے یا اس طرح کے اور جملے (بکواسیات) کہے تو وہ

کافر ہو جائے گا۔

مسئلہ: کسی نے ایک شخص سے تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ وہ مر گیا لیکن اپنی جان تیرے سپرد کر گیا تو کافر ہو جائے گا۔ (کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات ص ۷۴)

مسئلہ: جب کوئی کسی کو کلمۂ کفر کی تلقین کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا خواہ یہ کھیل کود اور ہنسی مذاق ہی کے طور پر کیوں نہ ہو۔

مسئلہ: اسی طرح وہ بھی کافر ہو جائے گا جو کسی کی بیوی کو حکم دے کہ تو مرتد ہو جا اور اس طرح اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر لے، امام اعظمؒ اور امام ابو یوسفؒ سے یہی روایت ہے۔

مسئلہ: ایک شخص نے کسی کو حکم دیا کہ تو کافر ہو جا، تو حکم دینے والا کافر ہو جائے گا، خواہ جس کو حکم دیا گیا ہے وہ کافر ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ: امام ابو اللیثؒ فرماتے ہیں کہ جس وقت کوئی شخص کسی کو کلمۂ کفر کی تعلیم دے گا وہ کافر ہو جائیگا۔ اسی طرح اگر کسی مرد یا عورت کو مرتد ہونے کا حکم دے گا تو بھی وہ کافر ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی مسلمان مشرکوں کو ان کے مذہبی ایام (مثلاً نوروز، دیوالی، اترا ین، ہولی وغیرہ) میں اس دن کی تعظیم کے اظہار کے لئے کوئی تحفہ بھیجے خواہ وہ معمولی ہی کیوں نہ ہو تو وہ کافر ہو جائے گا۔ (کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات ص ۷۵، ۷۷)

مسئلہ: جو جانور کسی دیوی دیوتا یا بزرگ کے نام پر چھوڑا گیا اور نامزد کر کے اس کو شہرت دے دی گئی جیسے جاہل اور بدعقیدہ لوگ کوئی جانور مثلاً بکرا چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے پھرتے ہیں کہ یہ بکرا شیخ سدّو کے نام پر ہے یا یہ گائے احمد کبیر کی ہے یا یہ مرغا مدار صاحب کا ہے وغیرہ وغیرہ، یا کسی غیر اللہ کے نام کی عظمت اور تقرب کے لئے ایسا کیا تو یہ سب کفر کی باتیں ہیں۔ اسی طرح بزرگوں کی قبر پر یا دریا کے کنارے جانور ذبح کرنا (جو کہ ہندوؤں کی ایک

مشرکانہ رسم ہے) یا کسی دیوی دیوتا کو بھوگ دینا یہ سب کام ایسے ہیں کہ ان کی وجہ سے آدمی کافر ہوجاتا ہے اور ایسا ذبیحہ مردود کے حکم میں ہے اس کا کھانا درست نہیں ۔اس سے کوئی فرق نہیں ہوتا کہ ان مواقع پر جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو، دونوں صورتوں میں وہ حرام ہے، کیونکہ جب غیر اللہ کے نام پر نامزد ہوچکا ہے تو بسم اللہ پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا ،ایسا ہی الاشباہ والنظائر ،تنویر الابصار، درمختار، منح الغفار، فتاویٰ عالمگیری، اور مطالب المؤمنین وغیرہ کتابوں میں مذکور ہے۔

ان میں سے بعض کتابوں میں یہ بھی صراحت ہے کہ ایسے غیر اللہ کے نام پر چھوڑے ہوئے جانوروں کا ذبح کرنے والا کافر ہے، اور یہ ذبیحہ حرام ہے علماء میں ابوحفص کبیر، ابوعلی دقاق، عبداللہ کاتب، عبدالواحد، اور ابوالحسن نوریؒ وغیرہ مشہور علماء نے یہی لکھا ہے، اور اسی کو صحیح کہا ہے، اور تفسیر نیشاپوری میں ہے کہ تمام علماء کا اس مسئلہ میں اتفاق ہے کہ جو مسلمان کسی جانور کو اللہ کے سوا کسی اور کے تقرب و تعظیم کیلئے ذبح کرے وہ مرتد ہے اور اس کے ذبح کئے ہوئے جانور کا وہی حکم ہے جو ایک مرتد کے ذبح کئے ہوئے جانور کا ہے۔
اور صحیح حدیث میں آیا ہے کہ وہ شخص ملعون ہے جو غیر اللہ کے تقرب و تعظیم کے لئے جانور ذبح کرے ۔جیسا کہ حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف میں ہے، اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنی کتاب تفسیر عزیزی میں آیت ''وَمَا اُهِلَّ لِغَیۡرِ اللّٰهِ'' کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ جانور جو غیر اللہ کے نام کے ساتھ شہرت دیا گیا ہے وہ خنزیر سے بدتر ہے اور مردار ہے۔

(جن حضرات کو تفصیل مطلوب ہو ان کو چاہئے کہ وہ تفسیر عزیزی کا مطالعہ کریں، ان شاء اللہ اس کے مطالعہ سے یہ مسئلہ منقح ہوکر ان کے ذہن نشین ہوجائے گا۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص۷۸،۷۹)

مسئلہ: ایک شخص نے کہا کہ خیانت کرنے سے بہتر کافری ہے،تو اکثر علماء کے نزدیک وہ کافر ہوجائیگا۔اوراسی پر ابوالقاسم صغارؒ کا فتوی ہے۔

مسئلہ: ایک شخص نے کسی عورت کو مارا اس عورت نے کہا کہ تو مسلمان نہیں ہے،مرد نے یہ سن کر کہا کہ ہاں میں مسلمان نہیں ہوں تو وہ اس (طرح) کہنے سے کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: ایک شخص سے کہا گیا کہ کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ اسنے کہا کہ نہیں تو یہ بھی کفر ہے۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص۷۹)

مسئلہ: اگرکوئی عورت اپنے بچے کو کافر بچہ کے ساتھ خطاب کرے تو یہ باعث کفر نہیں ہے،اور بعضوں نے کہا کہ یہ کفر ہے۔اسی طرح کوئی مرد اپنے بچہ کو ان الفاظ سے خطاب کرے تو وہ بھی کافر نہیں ہے۔

مسئلہ: اگرکسی نے کسی سے کہا کہ تو نے مجھے اتنا ستایا کہ میرا جی چاہا کہ کافر ہوجاؤں تو وہ کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: اگرکوئی مسلمان کہے کہ میں ملحد (دہریہ) ہوں تو وہ کافر ہوجائے گا۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص۸۱)

مسئلہ: ایک شخص نے کہا کہ میں فرعون ہوں یا یہ کہا کہ میں ابلیس ہوں تو اس سے وہ کافر ہوجائیگا۔

مسئلہ: ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ تمہارے ساتھ رہنے سے کافر ہونا بہتر ہے تو وہ کافرہ ہوجائے گی۔

مسئلہ: ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ تم اس کے بعد مجھ پر ظلم کروگے، یا یہ کہا کہ

اگر تم میرے لئے ایسی چیز نہ خریدوں گے تو میں کافر ہوجاؤنگی ،تو وہ فوراً یہ کہتے ہی کافرہ ہوگئی۔

مسئلہ: ایک شخص نے کسی مسلمان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تم سے تمہارا ایمان چھین لے،اس نے اس کے جواب میں آمین کہا تو وہ دونوں کافر ہوجائیں گے۔

مسئلہ: کسی شخص نے کسی کو تکلیف دی اس نے کہا کہ مجھے مت ستاؤ، میں مسلمان ہوں، ستانے والے نے جواب دیا، چاہے مسلمان رہو چاہے کافر،تو وہ ایذادینے والا کافر ہوجائے گا۔یا یہ کہا کہ تو کافر بھی ہوجائے تو میرا کیا نقصان،تو اس سے بھی کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: ایک شخص نے آرزو کی کہ اللہ تعالیٰ شراب کو حرام نہ کرتا تو اس سے وہ کافر نہ ہوگا۔

مسئلہ: اوراگر کسی نے یہ آرزو کی کہ اللہ تعالیٰ ظلم وزنا کو حرام نہ کرتا یا ناحق قتل وخون ریزی کو حرام نہ کرتا تو کافر ہوجائے گا،اس لئے کہ یہ وہ چیزیں ہیں کہ کبھی بھی حلال نہیں رہیں۔گویا پہلی صورت میں ایسی چیز کی آرزو کی جو محال نہیں اور دوسری میں ایسی چیز کی آرزو کی جو محال ہے۔ (کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۸۲، ۸۳)

مسئلہ: جو شخص کہے قسم ہے تیری زندگانی کی، یا میری زندگانی کی، یا اسی طرح کی کوئی اور قسم کھائے تو اس پر کفر کا خوف ہے۔

مسئلہ: ایک فقیر کالی کملی اوڑھے ہوئے تھا،کسی نے اس کو دیکھ کر ''مدثر'' کہا،تو یہ کفر ہے، کیونکہ اسنے اس فقیر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشابہت دی ہے، جو کھلا ہوا کفر ہے ۔البتہ اس کا نام ہی ''مدثر'' ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: جو ظالم بادشاہ کو عادل کہے وہ کافر ہے،اور بعضوں نے کہا کہ وہ کافر نہیں ہوتا ہے۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۸۴)

مسئلہ: کسی سے کوئی کہے کہ تم کیوں خیانت کرتے ہو؟ یا کیوں جھوٹ بولتے ہو؟ وہ جواب دے کہ اس کے علاوہ چارہ نہیں ہے تو ان الفاظ سے وہ کافر ہوجائیگا۔

مسئلہ: اگر کوئی خیانت کے متعلق کہے کہ جب تک خیانت نہ کروں گزارہ نہیں ہوتا تو یہ قول کفر ہے اور اسلامی احکامات کے خلاف بغاوت ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی کسی سے کہے کہ تم جھوٹ نہ بولا کرو، اور وہ اس کے جواب میں کہے کہ یہ بات تو کلمہ "لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ" سے زیادہ درست ہے تو وہ کافر ہوجائے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص بخوشی اپنی زبان پر کلمۂ کفر لایا مگر اس کا دل ایمان پر قائم ہے تو وہ کافر ہوجائے گا اور عنداللہ مومن باقی نہ رہے گا۔

مسئلہ: جو شخص ایسی بات کہے جس کے کفر ہونے میں اختلاف ہو تو کہنے والے کو چاہئے کہ توبہ کرے اور تجدید نکاح کرے، احتیاط کا تقاضہ یہی ہے۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص۸٦)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے کوئی ایسی بات کہی، یا کوئی ایسا عمل کیا جس میں کئی صورتیں کفر کی ہوں اور ایک صورت ایسی ہو کہ کفر لازم نہ آتا ہو تو مفتی پر لازم ہے کہ اُسی عدمِ کفر کی طرف رجحان رکھے۔ ہاں اگر وہ شخص صراحت کے ساتھ اس صورت کو اختیار کرے جو باعث کفر ہے، تو اس وقت کوئی تاویل مفید نہیں ہوگی۔ لیکن اگر کہنے والے کی نیت میں وہ صورت اختیار کرے جو باعثِ کفر ہے تو کسی مفتی کا فتوی اس کے لئے کارآمد نہ ہوگا، اور اسے حکم دیا جائے گا کہ وہ توبہ کرے، اور اس بات سے رجوع کرے، اور اپنی بیوی سے دوبارہ نکاح کرے۔ (کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص۸۷ ازمولانامفتی عبدالشکورصاحب قاسمی)

مرتد (یعنی دین سے پھر جانے والے) کا حکم

مسئلہ: اگر خدانخواستہ کوئی اپنے ایمان اور دین سے پھر گیا تو تین دن کی مہلت دی جائے گی، اور جو اس کو شبہ پڑا ہو اس شبہ کا جواب دیا جائے گا، اگر اتنی مدت میں مسلمان ہو گیا تو خیر، نہیں تو اس کو قتل کر دیا جائے گا، اور عورت دین سے پھر جائے تو اُسے ہمیشہ کے لئے قید کر دیا جائے گا جب تک توبہ نہ کرے۔

مسئلہ: جب کسی نے کفر کا کلمہ زبان سے نکالا تو ایمان جاتا رہا، اور جتنی نیکیاں اور عبادت اس نے کی تھی سب اکارت گئیں، نکاح ٹوٹ گیا، اگر فرض حج کر چکا ہے تو وہ بھی ٹوٹ گیا، اب اگر توبہ کر کے پھر مسلمان ہوا تو اپنا نکاح پھر سے پڑھوائے اور پھر دوسرا حج کرے۔

(درسی بہشتی زیور (مردوں کے لئے) ص ۴۲۸)

کفر وارتداد سے توبہ کا طریقہ

اگر کوئی کافر یا مرتد اپنے کفر وارتداد سے تائب ہو کر مسلمان ہونا چاہتا ہے تو اُسے اپنے سابقہ عقائد سے برأت کا اعلان کرنا ہوگا۔ اسلام کی وسیع اور عالمگیر رحمت کے دروازے اس کے لئے بند نہیں ہیں، وہ صاف وصریح توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو سکتا ہے اور اسلامی برادری کا معزز فرد بن سکتا ہے۔

''چشم ما روشن دلِ ما شاد''

جو شخص مرتد ہو جائے اس کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی جائے۔ اگر اس کو کوئی شک وشبہ ہو تو اسے دور کیا جائے، اور پھر جب وہ دوبارہ دائرۂ اسلام میں آنا چاہے تو کلمۂ شہادت پڑھے اور مذہب اسلام کے سوا اور تمام مذاہب سے بیزاری کا اعلان کرے، اور اگر اسی مذہب سے بیزاری کا اعلان کرے جس کے دائرے میں وہ اسلام چھوڑ کر گیا تھا

تو یہ بھی کافی ہوگا۔

نیز اگر وہ مرد یا عورت شادی شدہ ہے تو نکاح بھی دوبارہ کرنا ہوگا، کیونکہ ارتداد سے نکاح بھی ختم ہوجاتا ہے، ورنہ دونوں گنہگار ہونگے۔

(کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۸۸)

مسلمانوں کے لئے ایک اہم دعا

مسلمان کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ صبح وشام ذیل کی دعا پڑھتا رہے، ان شاء اللہ وہ کفر وشرک کی ہر صورت سے محفوظ رہے گا، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ دعا یہ ہے ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئاً وَ اَنَا اَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ۔ (ایضا)



{تیسرا باب}

(بدعات وخرافات اور بری باتوں کا بیان)

بدعت کی تعریف:

کفر وشرک اور ارتداد کے بعد سب سے بڑا گناہ بدعت ہے، بدعت ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو اور شرع کی چاروں دلیلوں یعنی کتاب اللہ، سنتِ رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، اجماع امت، قیاس مجتہدین سے ان کا ثبوت نہ ملے اور اس کو دین کا کام سمجھ کر کیا جائے یا چھوڑا جائے۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فتح الباری میں تحریر فرماتے ہیں ''**والبدع اصلھا ما احدث علی غیر مثال سابق وتطلق فی الشرع فی مقابل السنة فتکون مذمومة**''

(فتح الباری ص ۲۱۹ ج ۴، کتاب صلوۃ التراویح)

بدعت اصل میں اس چیز کو کہا جاتا ہے جو بغیر کسی سابق مثال کے اور نمونہ کے ایجاد کی گئی ہو اور شریعت میں بدعت کا اطلاق سنت کے مقابلہ میں ہوتا ہے، لہذا وہ مذموم ہی ہوگی۔

(فتاوی رحیمیہ ج ۲ ص ۱۶۵ دارالاشاعت کراچی)

بدعات وخرافات کے اہم اصول

یہاں کچھ علامات ذکر کی جاتی ہیں جو اصولی حیثیت کی حامل ہیں اور ان کے ذریعہ کسی چیز کے بارے میں صحیح رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ (کہ آیا وہ چیز سنت ہے یا بدعت ہے)

(۱) جو عبادتیں انفرادی طور پر ثابت ہوں ان کو اجتماعی طور پر انجام دینا جائز نہیں۔

(درالمختار ص ۲۳۵ ج ۲)

(۲) جوسنت ''خفا'' کے ساتھ ثابت ہو، اس کو آہستہ ہی پڑھنا چاہئے، زور سے پڑھنا بدعت ہے، اسی لئے فقہاء نے لکھا ہے: **رفع الصوت بالذکر بدعة**

(بزازیہ علی ہامش الہندیہ ج ۳ ص ۳۷۵)

(۳) شریعت میں کسی عمل کیلئے کوئی مخصوص وقت مقرر نہ ہو، اب اگر کسی وقت خاص ہی میں اس کو کیا جائے اور اس کو اہمیت دی جائے تو یہ بھی بدعت ہوگا چنانچہ شاطبیؒ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم پیدائش پر خصوصیت سے خوشیاں منانے کو بدعت قرار دیا ہے۔

(الاعتصام ج ۱ ص ۳۹)

(۴) کسی عمل کے لئے کوئی خاص کیفیت اور ہیئت ثابت نہ ہو اور اس کا التزام کیا جائے تو یہ بھی بدعت ہے امام مالکؒ کے زمانہ میں اسکندریہ کے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر قرآن مجید کی ایک سورت کی اجتماعی قرأت کیا کرتے تھے، امام مالکؒ نے اس کو بدعت قرار دیا۔

(الاعتصام ج ۲ ص ۳)

(۵) ایسا عمل جس سے دین کے کسی کام میں کمی یا اضافہ کا وہم ہوسکتا ہو یا نسبۃً کم اہم امر کے متعلق زیادہ اہمیت کا اظہار ہوتا ہو تو یہ بھی ممنوع ہے اور علماء نے اس کو بھی بدعت میں شمار کیا ہے تاکہ یہ عام لوگوں کے لئے غلط فہمی کا موجب نہ بن جائے۔

(الاعتصام ج ۲ ص ۳۲)

(۶) دین میں جو چیز واجب نہ ہو اس کا اس درجہ التزام کہ اگر اُسے نہ کیا جائے تو لوگ اسے مطعون کرنے لگیں اور اس کے ضروری ہونے کا وہم ہونے لگے، بدعت ہے۔

(۷) جو عملِ خیر کسی خاص کام کے لئے ثابت نہ ہو اس کا کرنا بھی بدعت سے خالی نہیں، چنانچہ ہشام بن عبدالملک نے عیدین کے لئے اذان واقامت کا سلسلہ جاری کیا تو علماء نے اس کو بدعت اور مکروہ قرار دیا، کہ اذان اس موقع خاص پر ثابت نہیں۔

(الاعتصام ۲/ ۱۸)

(۸) غیر مسلموں سے دینی امور میں تشبہ بھی بدعت ہے مثلاً غیر مسلموں کے مختلف طبقات مخصوص رنگ کے لباس استعمال کرتے ہیں، اب بعض صوفیاءزور نے بھی مخصوص رنگ جیسے سبز یا زرد لباس کے استعمال کا خود کو پابند کرلیا ہے علماء نے اس کو بھی بدعت قرار دیا ہے۔

(حلال وحرام ص ۵۳۔ ۵۴ الاعتصام ج ۲ ص ۱۸)

یہ چند اصول ذکر کر دیئے گئے جن سے بدعت کی شناخت میں سہولت ہو، آگے انہیں بدعات وخرافات کی تفصیل لکھی جاتی ہے جن کو پڑھ کر ہمیں پتہ چلے گا کہ وہ کون کونسی چیزیں ایسی ہیں جو بدعات وخرافات کے زمرے میں داخل ہیں تا کہ ان سے بچنا ہمارے لئے آسان ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

(مسلم: عن جابر بن عبداللہ)

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص کسی بدعت کو جنم دے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر خدا، ملائکہ اور تمام انسانیت کی لعنت ہو۔ (بخاری شریف، باب حرم المدینۃ)

صحابہ اور سلف صالحین نے بھی بدعت کے بارے میں ایسی ہی شدت برتی ہے، صوفیاء جن کے نام پر بدعت کی جاتی ہے بدعت کے سخت مخالف تھے اور اس کی مذمت کیا کرتے تھے، حسن بصریؒ فرمایا کرتے: بدعتی کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا نہ رکھو یہ دل کو بیمار کرتا ہے۔ فضیل بن عیاضؒ فرماتے جو بدعتی کے ساتھ بیٹھے وہ حکمتِ دین سے محروم رہے گا۔

(الاعتصام ۱/ ۸۹ تا ۹۹)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنے خطبات میں بدعات سے بطور خاص منع فرماتے تھے۔ (فیوض یزدانی ص ۵۰۷)

حضرت مجدد الف ثانیؒ بدعت سے پناہ مانگتے تھے۔ (دفتر اول مکتوب ۱۸۹)

فقہاء نے لکھا ہے کہ بدعتی کی اقتداء مکروہ ہے۔

(فتاوی عالمگیری ج ا ص ۸۴۳۔بحوالہ حلال وحرام ص ۵۲)

بدعات وخرافات جو ہمارے یہاں مروج اور ذہن نشین ہیں ان میں بعض تو اعتقادی بدعات ہیں جو درجۂ کفر کو پہنچی ہوئی ہیں اور بعض عملی بدعات ہیں اوران کا ارتکاب کبائر میں داخل ہے، آگے ان بدعات وخرافات کی تفصیلی فہرست رقم کی جاتی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(تفصیلات بدعات وخرافات)

(۱) قبروں پر دھوم دھام سے میلہ کرنا، چراغ جلانا، چادریں ڈالنا، اور غلاف ڈالنا، اور پھول چڑھانا، پختہ قبریں بنانا، قبروں پر گنبد بنانا، عورتوں کا وہاں جانا، اپنے خیال سے بزرگوں کو راضی کرنے کے لئے قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا، میت کے ساتھ عہد نامہ وغیرہ رکھنا۔

(۲) تعزیہ یا قبروں کو چومنا چاٹنا، خاک مَلنا، طواف کرنا، قبروں پر سجدہ کرنا، قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا، قبروں پر اذان دینا، مٹھائی چاول گلگلے چُوڑی وغیرہ چڑھانا۔

(۳) تعزیہ کو سلام کرنا، تعزیہ پر علم (جھنڈا) وغیرہ رکھنا، اس پر حلوہ مالیدہ چڑھانا۔

(۴) محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا، مہندی مسی نہ لگانا، مرد کے پاس نہ رہنا، لال کپڑا پہننا، یا محرم کے مہینہ میں شادی بیاہ نہ کرنا۔

(۵) کسی چیز کو اچھوتی (یعنی چھونہیں سکتے) سمجھنا۔

(۶) بی بی کی صحنک (رکابی، طباق) مردوں کو نہ کھانے دینا۔

(۷) غم کے موقع پر چلا کر رونا، منہ اور سینہ پیٹنا، بیان کر کے رونا، استعمالی گھڑے

توڑ ڈالنا، سال بھر تک یا کم وبیش اچار نہ پڑنا، کوئی خوشی کی تقریب نہ کرنا، مخصوص تاریخوں میں پھر غم تازہ کرنا۔

(۸) تیجہ، چالیسواں، برسی وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا۔

ہدایت: عام طور پر لوگ اس کو ضروری سمجھ کر ہی کرتے ہیں، اس لئے عبارتِ بالا میں ضروری کی قید لگائی ہے، ورنہ اگر کوئی غیر ضروری سمجھ کر بھی کرے گا تب بھی بدعت ہوگا۔

(۹) باوجود ضرورت کے عورت کے دوسرے نکاح کو معیوب سمجھنا۔

(۱۰) نکاح، ختنہ، بسم اللہ وغیرہ میں اگر چہ وسعت نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں کرنا خصوصاً قرض وغیرہ لیکر ناچ گانا وغیرہ کرنا، یہ تو اور ہی ڈبل گناہ ہے۔

(۱۱) ہولی، دیوالی کی رسمیں کرنا۔

(۱۲) سلام کی جگہ بندگی آداب وغیرہ کہنا یا صرف سر پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا، سلام کو بے ادبی سمجھنا، خط میں بعد اَدائے آداب وعبودیت لکھنا۔

(۱۳) کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا۔

(۱۴) دیور، جیٹھ، پھوپھی زاد، خالہ زاد بھائی کے سامنے بے حجاب (بے پردہ) آنا یا اور کسی نامحرم کے سامنے آنا۔

(۱۵) گگرا (گھڑا) دریا سے گاتے بجاتے لانا۔

(۱۶) راگ، باجا، گانا سننا خصوصاً اس کو عبادت سمجھنا جیسا کہ قوالی کے موقع پر ہوتا ہے۔

(۱۷) ڈومنیوں وغیرہ کو نچانا اور دیکھنا اور اس پر خوش ہو کر ان کو انعام دینا۔

(۱۸) نسب پر فخر کرنا۔

(۱۹) کسی بزرگ سے منسوب ہونے کو نجات کے لئے کافی سمجھنا۔

(۲۰) کسی کے نسب میں کسر ہو اس پر طعن کرنا۔

(۲۱) جائز پیشہ کو ذلیل سمجھنا۔

(۲۲) شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں کرنا۔

(۲۳) ہندوؤں کی رسمیں کرنا۔

(۲۴) دولہا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا۔

(۲۵) شیخی اور ریاء کے لئے مہر زیادہ مقرر کرنا۔

(۲۶) کنگنا، سہرا باندھنا، مہندی لگانا۔

(۲۷) آتش بازی، ٹیٹوں (بیاہ شادی کے موقع پر جو پھول وغیرہ سجا کر لے جاتے ہیں) وغیرہ کا سامان کرنا، بہت سی روشنی مشعلیں لے جانا، آتش بازی کرنا اس کے ساتھ آنا جانا، بالغ سالیوں وغیرہ کا سامنے آنا، اس سے ہنسی دل لگی کرنا، چوتھی کھیلنا۔

(۲۸) فضول آرائش کرنا۔

(۲۹) گھر کے اندر عورتوں کے درمیان دولہا کو بلانا اور سامنے آجانا۔

(۳۰) تانک جھانک کر اس کو دیکھ لینا۔

(۳۱) جس جگہ دولہا دلہن لیٹے ہوں اس کے گرد جمع ہو کر باتیں سننا، جھانکنا، تاکنا۔ اگر کوئی بات معلوم ہو جائے تو اس کو اوروں سے کہنا۔

(۳۲) مانجھے (مائیوں) بٹھانا۔

(۳۳) اور ایسی شرم کرنا جس سے نمازیں قضا ہو جائیں۔

(۳۴) جو جو کپڑے اس کے بدن سے لگے ہوں سب کو دھلوانا۔

(۳۵) حد سے زیادہ زیب وزینت میں مشغول ہونا۔

(۳۶) سادی وضع کو معیوب جاننا۔

(۳۷) مکان میں تصویریں لگانا۔

(۳۸) خاص دان، عطردان، سرمہ دانی، سلائی وغیرہ چاندی سونے کی استعمال کرنا۔

(۳۹) تعزیہ دیکھنے اور میلوں میں جانا۔

(۴۰) بدن گودانا۔

(۴۱) خدائی رات (کسی مراد کے پوری ہونے پر عورتیں رات بھر جاگتی ہیں اور نذر ونیاز کے لئے پکوان پکاتی ہیں) کرنا۔

(۴۲) ٹوٹکہ کرنا۔

(۴۳) محض زیب وزینت کے لئے دیوار گیری، چھت گیری (وہ کپڑا جو چھت کے نیچے لگاتے ہیں تاکہ خاک ودھول نہ گرے) لگانا۔

(۴۴) سفر کو جاتے یا لوٹتے وقت غیر محرم کے گلے لگنا یا گلے لگانا۔

(۴۵) جینے کے لئے لڑکے کا کان یا ناک چھیدنا۔

(۴۶) لڑکے کو بالا یا بلاق پہنانا۔

(۴۷) ریشمی یا کُسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا یا ہنسلی یا گھونگرو یا کوئی اور زیور پہنانا۔

(۴۸) کم رونے کے لئے (بچوں کو) افیون کھلانا۔

(۴۹) کسی بیماری میں شیرنی کا دودھ یا اس کا گوشت کھلانا۔

(۵۰) عقیقہ کے وقت رسوم کرنا مثلاً کٹوری یا چھاج میں اناج یا نقدی وغیرہ ڈالنا۔

(۵۱) ۲۲/رجب کو کونڈے کرنا۔

(۵۲) میت کے گھر کھانے کے لئے جمع ہونا۔

(۵۳) ختم فاتحہ وایصال ثواب کی رسمیں یعنی دن تاریخ وخوراک وطریقہ وغیرہ مختلف موقعوں کے لئے مخصوص کرنا۔

(۵۴) ڈاڑھی منڈانا یا کٹانا یا چڑھانا یا سفید بال کھینچنا، سیاہ خضاب لگانا، مونچھ بڑھانا۔

(۵۵) شراب کا حلوہ، محرم کا کھچڑا اور شربت وغیرہ۔

(بحوالہ کفریہ الفاظ اوران کے احکام ص ۸۹ / ۹۰۔ درسی بہشتی زیور ص ۱۹ / ۲۰)

(۵۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک پڑھ کر سُن کر انگوٹھے چومنا بدعتیوں کی ایجاد ہے۔ (خلاصۂ جواب از فتاوی رحیمیہ ج ۲ ص ۵۹)

(۵۷) گیارہویں ربیع الآخر کوشب میں چراغ اور مٹی کے دیئے جلانا اور دیوار کے طاقچہ میں دیہ رکھنے کی جو رسم ہے وہ بالکل ناجائز اور بدعت ہے اور دیوالی کی پوری نقل ہے۔

(۵۸) شب برات کوکوچوں (گلی) اور بازاروں میں چراغ جلانا بدعت ہے۔

(فتاوی رحیمیہ ج ۲ ص ۷۷)

(۵۹) ہر سال ماہِ ربیع الثانی میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی گیارہویں منانا بدعت ہے۔

(خلاصۂ سوال وجواب از فتاوی رحیمیہ ج ۲ ص ۷۶)

(۶۰) خاص راتوں (مثلاً ستائیسویں رمضان کی شب اور بارہ ربیع الاول کی شب) میں ضرورت سے زیادہ روشنی کے انتظام کوفقہاء نے بدعت اور اسراف (فضول خرچی) کہا ہے۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل ج ۱ ص ۴۵۵)

(۶۱) دفن کے بعد (اپنے عزیزوں کی قبر پر) آٹا ڈالنا مہمل بات ہے اور اگر بتی جلانا مکروہ وممنوع ہے۔

البتہ دفن کے بعد (قبر پر) پانی چھڑک دینا جائز ہے، جیسا کہ شامی میں ہے

''قوله ولا بأس برش الماء عليه بل ان يندب لانه صلى الله عليه وآله وسلم فعله بقبر سعد كما رواه

ابن ماجہ''الخ۔ (شامی ج ۲ ص ۲۳۳۔آپ کے مسائل اوران کاحل ج ا ص۴۵۹)

(۶۲) عیدمیلا دالنبی منانا،شہر میں جلوس نکالنا،میلاد پڑھتے ہوئے راستہ سے چلنا اور اس کے بعد عوام میں شیرینی تقسیم کرنا،ان امور کے متعلق مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ لکھتے ہیں کہ مذکورہ بالا اعمال شرک تونہیں مگران کولازم سمجھنااور جلوس وغیرہ کوشرعی امور قرار دینابدعت ہے۔''من احدث فی امرناھذامالیس منہ فھو رد''

(مشکوۃ المصابیح۔بحوالہ کفایۃ المفتی ج ا ص۱۴۹)

(۶۳) عیدمیلا دالنبی کے نام سے جلسہ کرنا بدعت ہے۔ (کفایۃ المفتی ج ا ص ۱۵۳)

(۶۴) میلاد کی مجالس میں مروجہ قیام ایک بے اصل چیز ہے جس کا ثبوت شریعت میں نہیں ہے اگرکوئی شخص قیام کوشرعی چیز سمجھ کر اور ثواب سمجھ کر کرے گا تو وہ ایک غلط چیز کا ارتکاب کرے گا(کیونکہ ایسی صورت میں یہ عمل بدعت کہلائے گااور بدعت کا غلط اور مذموم ہوناواضح ہے۔ (حاشیۂ کفایۃ المفتی ج ا ص۱۵۹)

(۶۵) گیارہویں شریف کی محفل کا انعقاد اور مخصوص طریقے پر فاتحہ دینا بے اصل اور بدعت ہے۔ (کفایۃ المفتی ج ا ص۲۱۹)

(۶۶) قبروں پر پھول یاپھولوں کی چادر یاشیرینی یااورکوئی چیز چڑھانا حرام ہے۔

(کفایۃ المفتی ج ا ص۲۱۶)

(۶۷) شب برات یعنی پندرہویں شعبان کی رات میں مروجہ نیازاوراس کی مروجہ رسوم بے اصل اور بے ثبوت ہیں۔ (خلاصۂ جواب کفایت المفتی ج ا ص ۲۲۳)

(۶۸) تیجہ،دسواں،چالیسواں بطوررسم کے کرنا(یابلارسم دونوں)بدعت ہے۔

(کفایۃ المفتی ج ا ص ۲۲۴)

(۶۹) کھاناسامنے رکھ کرفاتحہ دینے کی رسم بے اصل ہے۔

(کفایۃ المفتی ج ا ص۲۲۶)

(۷۰) چہلم اور کھانے پر فاتحہ دلانا بدعت ہے۔ (کفایۃ المفتی ج ا ص ۲۳۰)
(۷۱) عشرۂ محرم میں سبیل لگانا، فاتحہ دینا بدعت ہے۔ (کفایۃ المفتی ج ا ص ۲۳۵)
(۷۲) محرم کے ایام مخصوصہ میں خاص طور پر حلیم (ہلیم) پکانا اور تقسیم کرنا یہ بھی بدعت ہے۔
(کفایۃ المفتی ج ا ص ۲۳۷)
(۷۳) تعزیہ بنانا، اس کی تعظیم کرنا، اس سے منت مرادیں مانگنا، چومنا، علم نکالنا، دلدل بنانا، تخت اٹھانا، مہندی نکالنا، مرثیہ پڑھنا، ماتم اور نوحہ کرنا، چھاتیاں کوٹنا یہ سب کام ناجائز حرام اور مفضی الی الشرک ہیں، شریعت مقدسہ ایسے کاموں کی اجازت نہیں دیتی، یہ اسلامی توحید اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح اور سچی تعلیم کے خلاف ہیں۔ (کفایۃ المفتی ج ا ص ۲۳۸)
(۷۴) واقعۂ کربلا اور شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کی یاد سے طبعا رنج وصدمہ ہونا، ایمان کی علامت ہے لیکن آج کل طریقۂ مروجہ کے مطابق خاص دسویں محرم کو جو ماتم اور سوگ کا اظہار کیا جاتا ہے وہ بدعت اور حرام ہے۔ (لباب الفتاوی ج ا ص ۴۱۰)
(۷۵) ایصال ثواب کے کھانے کے لئے کسی تاریخ اور دن کو ضروری سمجھنا بدعت اور ناجائز ہے۔ (لباب الفتاوی ج ا ص ۴۱۹)
(۷۶) بزرگوں کے مزاروں پر جا کر بزرگان دین اور اولیاء اللہ کے نام پر منتیں ماننا ناجائز اور حرام ہے، درمختار، ردالمحتار ج ۲ وغیرہ متعدد کتب میں یہ بات صریح لفظوں میں موجود ہیں۔
(۷۷) اپنی کامیابی اور ناکامی معلوم کرنے کیلئے مزاروں پر ناریل رکھنا اور اس کے پھوٹنے کو اپنے کام میں کامیابی کی اور نہ پھوٹنے کو ناکامی کی نشانی اور دلیل سمجھنا بالکل خلاف شرع اور صریح گمراہی اور قبل از اسلام کافروں اور مشرکوں میں جاری غلط رسومات کے

مرادف ہے۔ (لباب الفتاوی ص۴۱۹)

(۷۸) کسی کی بھی قبر ہو اس کو بوسہ دینا جائز نہیں ہے یہ نصاری کا طریقہ ہے جو غیر اسلامی طریقہ ہے واجب الترک ہے ''ولا یمسح القبر ولا یقبله فان ذلک من عادة النصاری''۔ (عالمگیری ۵/۳۵۱۔لباب الفتاوی ج۱ص ۴۲۳)

(۷۹) لڑکے (یالڑکی) کی شفاء کے لئے کسی درگاہ (مثلا اجمیر شریف) وغیرہ پر جانا ناجائز اور بدعت ہے قرآن وسنت سے اور کتب فقہ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

(لباب الفتاوی ج۱ص ۴۴۰)

(۸۰) امام نووی ؒ کی شرح منہاج میں ہے ''واطعام الطعام فی الایام المخصوصات کالثالث والخامس والتاسع والعشرين والاربعين والشهر السادس والسنة بدعة''۔

(ترجمہ) مخصوص ایام میں کھانا کھلانے کا رواج مثلا تیسرے روز یا پانچویں روز اور دسویں روز ،بیسویں روز، چالیسویں روز، یا چھ مہینے بعد اور برسی پر یہ سب بدعت ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ج۲ص۹۰)

(۸۱) حضرت قاضی ثناء اللہ نقشبندی پانی پتی ؒ ''تفسیر مظہری'' میں فرماتے ہیں: ''لا یجوز ما یفعله الجهال بقبر الاولياء والشهداء من السجود والطواف حولها واتخاذ السروج اليها ومن اجتماع بعد الحول كالعياد ويسمونها عرسا'' یعنی جاہل لوگ اولیاء اور شہداء کی قبروں سے جو برتاؤ کرتے ہیں یعنی قبروں کو سجدہ کرنا اور اس کا طواف کرنا اس پر چراغاں کرنا اور ہر سال عید کی طرح وہاں پر جمع ہونا جسے عرس کا نام دیتے ہیں یہ سب امور ناجائز ہیں۔ (فتاوی رحیمیہ ج۲ص۹۵)

(۸۲) شادی کی مجالس میں خاص کر بزرگان دین کے مزارات پر طبلہ باجہ سمیت قوالی ہوتی ہے اور لوگ اس کو ثواب کا کام سمجھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوریؒ نے لکھا ہے کہ قوالی، طبلہ باجا وغیرہ حرام ہے، مسند ابن ابی الدینار میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اخیر زمانے میں اس امت میں سے ایک قوم بندر اور خنزیر بن جائے گی، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو نہیں مانتے ہونگے؟ فرمایا کیوں نہیں حضرات صحابہ نے عرض کیا پھر اس سزا کی کیا وجہ ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ بجانے اور گانے کا پیشہ اختیار کریں گے۔ مزید فرمایا: ''**استماع الملاهی معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ فيها كفر**'' (ترجمہ) باجے کی آواز سننا گناہ ہے وہاں بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لذت اندوزی کفر ہے۔

(نصاب الاحتساب ج ۵۲ ص ۱۰۳۔ درمختار مع الشامی ج ۵ ص ۳۰۶ کتاب الحظر والاباحۃ۔ فتاوی رحیمیہ ج ۲ ص ۹۵)

(۸۳) عید کی نماز کے بعد ملنا اور معانقہ ومصافحہ کرنا کوئی امر مسنون نہیں ہے لوگوں کی اختراعات (من گھڑت چیزیں) اور بدعات میں سے ہے۔

(۸۴) ماہِ محرم کو ماتم اور سوگ کا مہینہ قرار دینا جائز نہیں حرام ہے۔

(۸۵) جنازہ اٹھاتے وقت اور نماز جنازہ پڑھنے کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں اس وقت فاتحہ خوانی کا دستور مکروہ اور قابل ترک ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ج ۲ ص ۱۱۱، ۱۱۵، ۱۱۷)

(۸۶) ایک سوال کے جواب میں حضرت مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوریؒ لکھتے ہیں کہ دسویں محرم کو (عاشوراء کے دن) اعلان اور مظاہرہ کے ساتھ مسجد میں نوافل پڑھنے کا اہتمام والتزام (جس طرح سوال میں مذکور ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور فرمان سے

یا صحابۂ کرامؓ تابعین، تبع تابعین وائمہ دین رحمھم اللہ سے ثابت نہیں ہے یہ طریقہ ممنوع اور لائق ترک ہے کہ نو ایجاد اور خلاف سنت ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ج ۲ ص ۱۱۸ / ۱۱۹)

(۸۷) ماہ رجب میں نبی کا روٹ بنانا بدعت اور جہالت ہے۔(روٹ یعنی گندم کے آٹے کے ساتھ حسب استطاعت مصالحہ یعنی بیضۂ مرغ، گھی، شکر، بادام، پستہ، چلغوزہ، خشخاش، سونف، کشمش وغیرہ ملا کر روٹی پکانے کو کہتے ہیں) (کفایۃ المفتی ج ا ص ۲۴۱)

(۸۸) پانچ محرم الحرام کو ''سبز چوکی'' کا تعزیہ نکالنا بدعت ہے۔(کیونکہ شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں) (کفایۃ المفتی ج ا ص ۲۴۳)

(۸۹) شب برات کا حلوہ، محرم کا کھچڑا، کونڈے اور تبارک یہ کوئی شرعی چیز نہیں ہیں، ان کو شرعی سمجھ کر پکانا بنانا بدعت ہے۔ (کفایۃ المفتی ج ا ص ۲۵۳)

(۹۰) سنتوں کے بعد فاتحہ خوانی اور درود کا التزام بدعت ہے۔

(کفایۃ المفتی ج ا ص ۲۵۷)

(۹۱) جھنڈا نکالنا بدعت ہے یعنی اولیاء کے نام سے جھنڈا نکالنا بدعت ہے۔

(کفایۃ المفتی ج ا ص ۲۵۷)

(۹۲) محض نسب کی بنا پر کسی کو ذلیل سمجھنا اور ذلیل کہنا اسلامی تعلیم کی رو سے غلط اور ناجائز ہے۔

(۹۳) جائز پیشے کی بناء پر کسی کو ذلیل سمجھنا اسلامی احکام اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔

(کفایۃ المفتی ج ا ص ۲۶۵۔۲۷۱)

(۹۴) حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کو لوگوں کے گناہوں کا کفارہ کہنا باطل اور بیہودہ خیال ہے۔ (کفایۃ المفتی ج ا ص ۲۴۰)

(۹۵) اہل مقابر (قبر والوں) سے مدد مانگنا ناجائز ہے۔

ولیوں کی قبروں پر زیارت کے لئے جانا جائز ہے مگر زیارت کا مقصد یہ ہے کہ زیارت کرنے والے کو اپنی موت اور آخرت یاد آجائے اور میت کے لئے دعائے مغفرت کرے۔ مرادیں مانگنا، نذریں چڑھانا اور سفر میں فرض نمازوں کی ادائیگی سے غفلت برتنا یہ سب باتیں ناجائز ہیں۔ (کفایۃ المفتی ج ا ص ۳۵۰)

(۹۶) علمائے کرام اور محدثین عظام کی شان میں بے ادبی کرنا موجب فسق ہے اور اگر بے ادبی بحیثیت کسی شرعی مسئلے کے یا علم کی توہین پر ہو تو موجب کفر ہو سکتی ہے۔

(کفایۃ المفتی ج ا ص ۱۷۳)

(۹۷) یہ کہنا کہ فی زمانہ جتنے واعظین (علماء) ہیں سب شیطان اور بدمعاش اور ظالم اور چور ہیں غلط ہے اور کہنے والا ظالم اور فاسق ہے توبہ کرنی چاہئے (بسا اوقات ایمان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے سچی پکی توبہ کر کے ان علماء سے معافی بھی مانگ لینی چاہئے۔ ازمؤلف)۔ (کفایۃ المفتی ج ۲ ص ۷۸)

(۹۸) نماز کے بعد کلمہ طیبہ کو بلند آواز سے پڑھنے کی رسم بھی درست نہیں (ہاں) اتنی آواز سے کہ کسی نمازی کی نماز میں خلل نہ آئے سلام کے بعد کلمات ماثورہ کو پڑھنا جائز ہے۔

(کفایۃ المفتی جلد دوم ص ۷۸)

(۹۹) تبارک پڑھنے اور پڑھوانے کا طریقہ بھی شریعت سے ثابت نہیں، یہ بھی لوگوں کا خود گھڑا ہوا طریقہ (بدعت) ہے اسے بھی ترک کر دینا لازم ہے۔

(۱۰۰) (مجلس ذکر میں) تمام انبیاء اور اولیاء کی روحوں کا آنا بے دلیل ہے۔

''کفایۃ المفتی'' کے حاشیہ میں ہے (حتی کہ روحوں کے آنے کا اعتقاد رکھنے والے

کو فقہاء کرام نے کافر کہا ہے'' **وعن هذا قال علمائنا: من قال ارواح المشائخ حاضرة يكفر**''۔(فتاوی بزازیہ علی ہامش العالمگیری ۶ / ۳۲۶۔حاشیۂ کفایۃ المفتی ج ۲ ص ۸۱)

(۱۰۱) جس طرح اللہ تعالیٰ ہر شخص کی دعا اور درخواست کو سنتا ہے اور جانتا ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی سنتے اور جانتے ہیں اور جس طرح اللہ تعالیٰ ہر حاجت کو رفع اور ہر مصیبت کو دفع کرنے پر قادر ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر حاجت کو رفع اور ہر مصیبت کو دفع کرنے پر قادر ہیں ،اس قصد اور اس خیال سے (کوئی) اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں کو استمداد و استعانت کے وقت جمع کرتا ہے تو یہ کھلی ہوئی بدعقیدگی اور اسلامی تعلیم کی مخالفت ہے (خلاصہ یہ کہ مدد طلب کرتے وقت صرف اللہ ہی کا نام لینا چاہئے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام شریک کرنا جائز نہیں ،ازمؤلف)

(کفایۃ المفتی ج ۲ ص ۸۶)

(۱۰۲) نقشہ نعل مبارک مسجد میں لگا کر نماز کے بعد اُسے بوسہ دینا اور مصافحہ کرنا جائز نہیں۔

(۱۰۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی حاجت کے لئے دعا مانگنا جائز نہیں۔

(کفایۃ المفتی ج ۲ ص ۸۷)

(۱۰۴) جماعت بنا کر بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کے بارے میں مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ لکھتے ہیں کہ اس طرح جماعت بنا کر درود پڑھنا ثابت نہیں ، اسلئے اس ہیئت کا التزام نہ ہونا چاہئے ،اس پر بطور دلیل کے حاشیہ میں یہ عبارت ہے''**صح عن ابن مسعود انه اخرج جماعة من المسجد يهللون ويصلون على النبى** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **جهرا وقال لهم ما اراكم الا مبتدعين**''

(ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع ۶ / ۳۹۸۔کفایۃ المفتی ج ۲ ص ۱۰۰)

(۱۰۵) شجرہ کو قبر میں دفن کرنا جائز نہیں۔

(۱۰۶) نامحرم عورت کا مرشد کے ساتھ رہنا جائز نہیں۔

(۱۰۷) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج کے وقت حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی گردن پر قدم رکھ کر براق پر سوار ہونے کا واقعہ جہلاء کی طرف سے گھڑا ہوا ہے۔

(۱۰۸) قوالی اور مزامیر اور ڈھول، طبلہ، سارنگی وغیرہ سب شرعاً ممنوع اور بدعت ہیں کل بدعۃ ضلالۃ بدعت کو رواج دینے والا اور اسمیں شریک ہونے والا اور سننے والا سب فاسق ہیں۔ (کفایۃ المفتی ج ۲ ص ۱۱۶ تا ۱۲۰)

(۱۰۹) ڈاڑھی کے بالوں پر فرشتوں کا درود شریف پڑھنا بے دلیل اور بغیر ثبوت کی موضوع بات ہے۔ (خلاصۂ جواب از فتاوی عبد الغنی ص ۱۱۸)

(۱۱۰) مسلمان عورتوں کا مانگ میں سندور اور پیشانی پر بندی لگانا یہ غیر مسلم عورتوں کا شعار ہے اس سے بچنا لازم ہے ہرگز اس کو اختیار نہ کریں۔ (فتاوی محمودیہ ج ۱۷ ص ۲۹۴)

(۱۱۱) سالگرہ منانا اور قسم قسم کے خرافات کرنا سب شریعت کے خلاف ہے یہ اسلامی طریقہ نہیں ہے۔ (فتاوی رشیدیہ)

(۱۱۲) نئے عیسوی سال کی آمد پر خوشی منانا عیسائیوں کی رسم ہے اور مسلمان جہالت کی وجہ سے مناتے ہیں (جو کے جائز نہیں ہے)۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج ۸ ص ۱۲۹)

(۱۱۳) چالیس روزہ بچہ کو مسجد میں بھیج کر سجدہ کرانے کی رسم کی بھی شرعاً کوئی اصل نہیں ہے یہ قابل ترک ہے۔ (فتاوی محمودیہ ج ۱۰ ص ۲۸۳)

(۱۱۴) آج کل بسم اللہ کے لئے چار سال کی رسم بھی مسلمانوں میں بہت رائج ہے حدیث وقرآن میں اس (چار سال کی عمر) کی کوئی اصل نہیں ملتی۔ (اغلاط العوام ص ۸۱)

(۱۱۵) ختنہ کے وقت لوگوں کودعوت دینا یہ خود ہی بدعت ہے۔ (امداد المفتیین ج ۱ ص ۲۱)

(۱۱۶) نورنامہ، عہدنامہ، دعاءگنج العرش، درودتاج، درودِ لکھی کی کوئی سند صحیح ثابت نہیں، جوتعریفیں لکھیں ہیں (وہ سب) بے اصل ہیں۔ بجائے ان کے قرآن پاک کی تلاوت کی جائے، درودشریف کلمہ شریف، اوراستغفار پڑھا جائے۔

(مستفاداز فتاوی محمودیہ۔ کفایۃ المفتی ج ۲ ص ۹۹)

(۱۱۷) نیا مکان بناتے وقت بنیادوں میں بکرے کوکاٹ کرخون ڈالنااور گوشت غریبوں میں تقسیم کرنا یاسونا وچاندی بنیادوں میں ڈالناان سب کی کوئی شرعی اصل نہیں ہے۔

(آپ کے مسائل اوران کاحل ج ۸ ص ۱۲۸)

(۱۱۸) مشہور ہے کہ چانداورسورج کے گہن کے وقت کھانا پینا منع ہے اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے۔ (اغلاط العوام ص ۱۸۹)

(۱۱۹) بعض لوگوں کا اعتقاد ہے کہ اگر کوئی خودکشی کر کے مرجائے تواس کی روح بھٹکتی پھرتی ہے، اصل روحوں میں جا کرنہیں ملتی، سووہ بالکل غلط ہے بے اصل بات ہے شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے البتہ خودکشی کرنا بڑا گناہ ہے۔ (اغلاط العوام ص ۲۷)

(۱۲۰) جنازہ کے ساتھ جہراً (زورسے) کلمہ پڑھنا بدعت ہے۔

(احسن الفتاوی ج ۱ ص ۳۳۸)

(۱۲۱) بعض حضرات جہاں میت کوغسل دیتے ہیں وہاں تین دن تک چراغ جلاتے ہیں یہ بے اصل ہے۔ (اغلاط العوام ص ۲۱۶)

(۱۲۲) کفن میں یا قبر میں عہدنامہ یاکسی بزرگ کا شجرہ یا قرآنی آیات یا کوئی دعاء رکھنا درست نہیں ہے، نیز کفن یا سینہ پرکافوریا روشنائی وغیرہ سے کلمہ طیبہ وغیرہ یا کوئی دعا لکھنا بھی درست نہیں ہے۔ (اغلاط العوام ص ۲۰۸۔ بحوالہ مکمل ومدلل مسائل شرک وبدعت بصفحات مختلفہ)

(بدعاتِ مذکورہ بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں ان کے علاوہ اور بھی بہت سی بدعات و خرافات ہیں جن سے بچنا بہت ضروری ہے، کیونکہ یہ سنت کی ضد ہے، آدمی کو سنت سے ہٹادیتی ہے، نتیجۃً آدمی رفتہ رفتہ جہنم سے قریب ہوجاتا ہے، اللہ پاک ہم سب کے ایمان و اعمال کی حفاظت فرمائے۔آمین۔ازمؤلف)

☆بدعت سنت کو سخت نقصان پہنچاتی ہے☆

جس طرح شرک توحید کی ضد ہے اسی طرح بدعت سنت کے مدمقابل ہے، سنت کو سخت نقصان پہنچاتی ہے اور اُسے نیست ونابود کرکے اس کی جگہ لے لیتی ہے۔

☆بدعتی سنت سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوجاتا ہے☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی قوم نے بھی کوئی بدعت ایجاد کی تو اس کی وجہ سے اس جیسی سنت اس قوم سے اٹھالی جاتی ہے، لہذا سنت کو مضبوطی سے پکڑے رہنا بدعت ایجاد کرنے سے بہتر ہے۔(رواہ احمد۔مشکوۃ شریف ص ۳۱ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

دوسری روایت میں ہے ’’ثم لا یعیدہ الیھم الی یوم القیمۃ‘‘ پھر وہ سنت جو اٹھالی جاتی ہے، قیامت تک اس قوم کو نہیں دی جاتی (بالفاظ دیگر وہ قوم اس سنت سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوجاتی ہے۔ (ایضا مشکوۃ شریف ص ۳۱)

مطلب یہ ہے کہ بدعت سے سنت کو عظیم نقصان پہنچتا ہے، بدعت سنت کی جگہ لے لیتی ہے اور بالآخر سنت نیست ونابود ہوجاتی ہے، اس کو ایک مثال سے سمجھئے۔گیہوں، چاول باجرہ وغیرہ کے کھیت میں گھاس اُگ آتی ہے اور وہ جس قدر بڑھتی جاتی ہے فصل کو نقصان پہنچتا ہے، اس نقصان سے حفاظت کی خاطر کھیت کا مالک اس گھاس کو جڑ سے نکلوا

دیتا ہے تو گیہوں وغیرہ کے پودے پھلتے پھولتے ہیں اور فصل عمدہ ہوتی ہے، اگر وہ گھاس اکھاڑی نہ جائے تو کھیتی کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے، اسی طرح بدعت سنت کو پھلنے پھولنے نہیں دیتی اُسے دبائے رکھتی ہے، اگر ابتداء ہی سے بدعت کو روکا نہ جائے تو بالآخر بدعت غالب آجاتی ہے اور سنت کی جگہ لے کر نیست ونابود کر دیتی ہے۔

☆ بدعتی کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی ☆

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:۔ کہ اللہ تعالیٰ بدعتی کا نہ روزہ قبول فرماتے ہیں نہ نماز، نہ صدقہ، نہ حج، نہ جہاد نہ کوئی فرض عبادت، نہ نفلی عبادت، بدعتی اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

(ابن ماجہ ص ٦ باب اجتناب البدع والجدل)

اسی بنا پر احادیث میں بدعت کی بہت ہی مذمت کی گئی ہے (چنانچہ) حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہوجاتی آواز اونچی ہوجاتی، غصہ سخت ہوجاتا جیسے کسی لشکر سے ڈراتے ہوئے فرمارہے ہوں کہ تم پر صبح یا شام کو ٹوٹ پڑنے والا ہے اور اپنی شہادت والی اور درمیانی انگلی کو ملا کر اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں، میری بعثت اور قیامت اس طرح ہیں (جیسے یہ دونوں انگلیاں یعنی بغیر فاصلہ کے) اس کے بعد آپ ارشاد فرماتے سب سے بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے عمدہ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بری چیز بدعتیں (نوایجاد چیزیں) ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (مشکوۃ شریف ص ۲۷ باب الاعتصام)

☆ بدعتی کی تعظیم کرنا اسلام کو ڈھانے میں مدد کرنا ہے ☆

حدیث پاک میں ہے: من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علیٰ ھدم الاسلام یعنی جس

نے بدعتی کی توقیر (تعظیم) کی اس نے اسلام (کی بنیاد) ڈھانے میں مدد کی۔ (مشکوۃ ص ۳۱)

☆بدعت میں لگنا ہی اصل محرومیت ہے☆

غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اپنے آقا کی خوشنودی سے محروم ہے وہ شخص جو اس پر تو عمل نہ کرے جس کا اُسے حکم دیا گیا ہے اور جس کا آقا نے حکم نہیں دیا اس میں مشغول رہے یہی اصل محرومیت ہے، یہی اصل موت ہے یہی اصل مردودیت ہے۔ (الفتح الربانی ص ۴۴۰ مجلس نمبر ۶۰)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے: عنقریب میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہونگے جن میں خواہشات (بدعات) اس طرح سرایت کر جائیں گی جس طرح باولے کتے کا زہر آدمی میں سرایت کر جاتا ہے اور (بدن کے) رگ وریشہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

(مشکوۃ شریف ص ۳۰ باب الاعتصام۔ فتاوی رحیمیہ ج ۲ ص ۱۶۷ تا ۱۷۰)

☆بدعتی کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی☆

امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ''ان ابلیس قال اهلكتهم بالذنوب فاهلكونی بالاستغفار فلمارایت ذلک اهلكتهم بالاهواء فهم يحسبون انهم مهتدون فلا يستغفرون''۔ (الترغیب والترہیب ص ۶۵ ج ۱)

یعنی ابلیس کا مقولہ ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں میں مبتلا کر کے تباہ وبرباد کر دیا (جس کی وجہ سے وہ مستحق جہنم ہو گئے) تو لوگوں نے مجھے توبہ واستغفار سے ہلاک کر دیا (اس طرح انہوں نے میری محنت رائیگا کر دی) جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میں نے خواہشات نفسانی میں ان کو مبتلا کر کے ہلاک وبرباد کر دیا (یعنی سنت کے خلاف ایسے امور

ایجاد کئے جو ان کی خواہشات کے مطابق تھے) پس وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں پس توبہ و استغفار بھی نہیں کرتے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ بدعت ابلیس کو تمام گناہوں سے زیادہ محبوب ہے اسلئے کہ گناہوں سے تو توبہ ہو سکتی ہے اور بدعت سے توبہ نہیں کی جاتی اور اس کا سبب یہ ہے کہ گنہگار تو یہ سمجھتا ہے کہ میں طاعت و عبادت کر رہا ہوں تو وہ نہ تو توبہ کرے گا نہ استغفار۔ یہ مضمون خود ابلیس سے منقول ہے اسنے کہا: ''میں نے بنو آدم کی کمر معاصی اور گناہوں سے توڑ دی تو انہوں نے میری کمر توبہ اور استغفار سے توڑی تو میں نے ان کیلئے ایسے گناہ نکالے ہیں کہ جن سے وہ نہ استغفار کرتے ہیں اور نہ توبہ، اور وہ بدعتیں ہیں عبادت کی صورت میں۔ (مجالس الابرار ص ۱۳۰ مجلس نمبر ۱۸)

☆ بدعتی اور اس سے محبت کرنے والا نور ایمان سے محروم رہتا ہے ☆

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''عن فضیل بن عیاض یقول من احب صاحب بدعة احبط الله عمله و اخرج نور الاسلام من قلبه'' جو شخص کسی بدعتی سے محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نیک اعمال مٹا دیتا ہے اور اسلام کا نور اس کے دل سے نکال دیتا ہے۔

فائدہ: اس مقام سے خیال کرو کہ خود بدعتی کا کیا حال ہوگا۔ (تلبیس ابلیس ص ۱۵)

☆ بدعتی قیامت کے دن آب کوثر سے محروم رہے گا ☆

حضرت سہیل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا، جو شخص میرے پاس آئیگا وہ اس کا پانی پئے گا اور جو ایک بار پی لے گا پھر اُسے کبھی پیاس نہ ہوگی، کچھ لوگ میرے پاس وہاں آئیں گے جس

کو میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہونگے مگر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی ، میں کہونگا یہ تو میرے آدمی ہیں جواب ملے گا آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا ایجاد کیا یہ (سن کر) میں کہوں گا سُحقًا سُحقًا پھٹکار پھٹکار ان لوگوں پر جنہوں نے میرے بعد میرا طریقہ بدل ڈالا۔ (مشکوۃ شریف ص۔۴۸۷/۴۸۸، باب الحوض والشفاعۃ)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو چھوڑ کر دین میں نئی نئی بدعتیں ایجاد کر لی ہیں وہ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض کوثر سے محروم رہیں گے اس سے بڑی محرومی کیا ہوسکتی ہے؟ (اختلاف امت اور صراط مستقیم ص ۱۰۰، ۱۰۱)

خلاصہ یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو عمل جس طرح ثابت ہو اسی طرح عمل کرنا یہی اصل اتباع ہے اس کے خلاف طریقہ اختیار کرنا بظاہر وہ بڑا اعمدہ ہی (کیوں نہ) دکھائی دیتا ہو مگر وہ شریعت میں مذموم ہی ہوگا۔ (فتاوی رحیمیہ ج ۲ ص ۱۷۱، ۱۷۲)

(مذکورہ بدعات وخرافات کو یکجا کرنے کا واحد مقصد یہی ہے کہ ہم ان تمام چیزوں سے اپنے آپ کو خوب بچائے ،ساتھ ہی ساتھ جو لوگ اس میں ملوث ہیں ان کو بھی حکمۃ روکنے کی کوشش کریں، کیونکہ یہ چیزیں رفتہ رفتہ آدمی کو جہنم کی طرف لے جاتی ہیں ،اس لئے ان سے بچنا بہت ضروری ہے ،اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے اور ہمارے ایمان واعمال میں پختگی عطا فرمائے ۔ایمان واعمال کو کمزور کرنے میں گناہوں کا بڑا دخل ہے اس لئے آئندہ باب میں گناہِ صغیرہ وکبیرہ اور اس کے نقصانات کو بیان کیا گیا ہے اور گناہوں کی ایک لمبی فہرست رقم کردی ہے تا کہ ان کو پڑھ کر ہمیں یہ پتہ چلے کہ یہ چیز بھی گناہ میں داخل ہے اور اس سے بچنا ہمارے لئے آسان ہوجائے ۔(از مؤلف)



{چوتھا باب}

گناہوں کا بیان

باطنی گناہِ کبیرہ اوراس کے متعلقات کا بیان

کفروشرک اور بدعت کے علاوہ اور بہت سے بڑے گناہ ہیں جن کو کبیرہ گناہ کہتے ہیں، کبیرہ گناہ شرع میں اس گناہ کو کہتے ہیں جس کو شرع شریف میں حرام کہا گیا ہواور اس پر کوئی عذاب مقرر کیا ہو یا اور طرح سے اس کی مذمت کی ہواور یہ وعید وحرمت و مذمت قران مجید یا کسی حدیث سے ثابت ہو۔ یہاں پر چند باطنی گناہ کبیرہ لکھے جاتے ہیں ملاحظہ ہو۔

(۱) سب سے بڑا گناہ شرک اکبر اور کفر ہے۔

فائدہ: یہ گناہ ظاہری اور باطنی گناہوں میں تمام گناہوں سے بڑا ہے، اس کو اکبرالکبائر کہا جاتا ہے۔ (سابق میں کفروشرک کا بیان کے تحت اس کی تفصیل بیان ہوچکی ہے)

(۲) شرک اصغر یعنی ریاء اور دکھلاوا ہے۔ اس گناہ کے حرام ہونے پر قرآن کریم اور حدیث اور امت کا اجماع سب متفق ہیں۔

(۳) ناحق غصہ اور کینہ اور حسد کرنا۔

(رواہ البخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، زواجر ص ۸۸ ج ا ـ)

(۴) تکبر اور خود پسندی کرنا۔ (سورۂ نحل آیت نمبر ۲۳)

(۵) منافقت کرنا۔

(۶) تکبراً (تکبر کرتے ہوئے) لوگوں سے دور رہنا اور ان کو حقیر جاننا۔

(۷) بہت زیادہ فضول اور لایعنی کاموں میں گھسنا۔

(۸) خلاف شریعت (کوئی) کام پسند کرنا۔

(۹) غربت کا ڈر رکھنا۔

(۱۰) جو مقدر میں لکھا جا چکا ہے اس پر ناراض ہونا۔

(۱۱) امیروں (مالداروں) کو دیکھنا اور ان کی تعظیم ان کی امیری کی وجہ سے کرنا۔

(۱۲) غریبوں کے ساتھ مذاق کرنا ان کی غربت کی وجہ سے۔

(۱۳) لالچ یعنی مال جمع کرنے میں حرام طریقوں سے نہ بچنا۔

(۱۴) دنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا اور اس میں فخر کرنا۔

(۱۵) مخلوقات کو خوش کرنے کیلئے ناجائز زینت اختیار کرنا۔

(۱۶) اپنے دنیوی نفع کے لئے کسی کو گناہ میں دیکھ کر خاموش رہنا۔

(۱۷) ایسے کام کی تعریف پسند کرنا جو کرتا نہ ہو۔

(۱۸) اپنے عیوب کی جگہ دوسروں کے عیوب میں مشغول ہونا۔

(۱۹) دین کے تقاضوں کو پسِ پشت ڈال کر عصبیت اختیار کرنا۔

(۲۰) حق تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی نہ رہنا۔

(۲۱) اللہ تعالیٰ کے حقوق اور انسانوں کو دیئے ہوئے حکموں کو ہلکا سمجھنا۔

(۲۲) خواہشات کی پیروی کرنا اور حق کو ٹھکرانا۔

(۲۳) دنیا ہی کی زندگی چاہنا۔

(۲۴) حق کا مقابلہ کرنا۔

(۲۵) کسی مسلمان بھائی کے ساتھ بدگمانی کرنا۔

(۲۶) حق بات کو ازراہِ نفسانیت ٹھکرادینا یا حق بات اس لئے ٹھکرادینا کہ کہنے والا ہمارا دشمن ہے یا ہمیں پسند نہیں ہے۔

(۲۷) گناہ پر خوش ہونا۔

(۲۸) نیکی کر کے اس پر اپنی تعریف چاہنا۔

(۲۹) دنیوی زندگی پر مطمئن ہوکر اس پر راضی رہنا۔

(۳۰) اللہ جل شانہ اور آخرت کو بھولنا۔

(۳۱) نفس کے خاطر ناجائز غصہ کرنا یا ناجائز بدلہ لینا۔

(یہ سب گناہ کبائر میں داخل ہیں، یہ گناہ بہت سخت قسم کے ہیں جس میں نہ پائے جاتے ہوں وہ شکر کرے اور جس میں پائے جاتے ہوں وہ توبہ واستغفار کرے)

(۳۲) اللہ کی رحمت پر بھروسہ کر کے گناہوں میں پڑ کر اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیروں سے بے خوف ہونا۔ (سورۂ اعراف آیت ۹۹)

(۳۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا۔ (سورۂ یوسف آیت ۸۷)

(۳۴) اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی کرنا۔ (دیلمی، ابن ماجہ، زواجر ص ۱۵۰)

فائدہ: یعنی کبھی انسان اپنے ساتھ کفار جیسے عذاب کا تصور کرتا ہے، یہ بدگمانی اور سوءِ ظن بن جاتا ہے جو گناہِ کبیرہ ہے۔ (زواجر ص ۱۵۰)

(۳۵) دنیا کے لئے علم دین سیکھنا۔ (ابوداؤد، ابن حبان فی صحیحہ، زواجر ص ۱۵۱ ج ۱)

(۳۶) علم چھپانا۔ (سورۂ بقرہ آیت ۱۵۹)

تنبیہ: سائل کو ضرورت ہو جس مسئلہ کی اور جس سے سوال کیا جارہا ہے وہ بخوبی اس مسئلہ کو جانتا بھی ہو اور سائل اس بات کو سمجھ بھی سکتا ہو پھر نہ بتانا گناہ ہے، ورنہ نہیں، اس لئے کہ جو ضدی ہو اس کو دین کی بات بتانا بھی درست نہیں ہے۔

(۳۷) علم پر عمل نہ کرنا۔ (بخاری و مسلم، زواجر ص ۱۵۵ ج ا)

(۳۸) قرآن یا علم یا کسی عبادت میں فخراً (فخر کے طور پر) بلاضرورت دعوی کرنا۔

(طبرانی فی الاوسط، زواجر ص ۱۵۸ ج ا)

(۳۹) علماء کی بے قدری اور ان کو گھٹیا سمجھنا۔ (ترمذی عن ابی امامۃؓ ص ۱۵۹ ج ا)

(۴۰) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا۔ (سورۂ زمر آیت ۶۰)

(۴۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھنا (یعنی جو بات حدیث شریف میں نہ ہو اس کے متعلق یوں کہنا کہ یہ بات حدیث میں ہے۔ (بخاری، مسلم، زواجر ص ۱۶۱ ج ا)

(۴۲) دین میں برا طریقہ ایجاد کرنا۔ (مسلم، زواجر ص ۱۶۳ ج ا)

(۴۳) سنت کو بالکل چھوڑ دینا۔ (بخاری، مسلم، زواجر ص ۱۶۵)

(۴۴) تقدیر کا انکار کرنا۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ہم نے ہر چیز کو ایک خاص انداز سے پیدا کیا ہے۔ (سورۂ قمر آیت ۴۹۔ ابن حبان، زواجر ص ۱۶۷)

یعنی کائنات کی تخلیق سے قبل اللہ تعالیٰ نے ان تمام حالات کو جو پیش آنے والے تھے لوحِ محفوظ میں لکھ لیا تھا، لہذا اس کائنات میں جو کچھ بھی پیش آرہا ہے وہ اسی علم ازلی کے مطابق پیش آرہا ہے، نیز اسی کی قدرت اور اسی کی مشیت سے پیش آرہا ہے۔

(۴۵) وعدہ پورا نہ کرنا۔ (خصوصا وعدہ کرتے وقت ہی نیت خراب ہو) اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ عہد اور وعدہ کو پورا کیا کرو، بیشک اس کے متعلق قیامت کے دن پوچھ گچھ ہوگی۔

(سورۂ الاسراء آیت ۳۴)

(۴۶) گنہگاروں سے محبت اور نیک لوگوں سے بغض رکھنا۔

(اخرجہ الحاکم وصحہ زواجر ص ۱۸۳ ج ۱ ۔)

(۴۷) اللہ کے نیک بندوں کو تکلیف دینا اور ان سے دشمنی رکھنا (یا ان کے ساتھ مذاق کرنا یا ان کو فقیر جاننا)۔ (سورۂ احزاب آیت ۵۸۔ بخاری، زواجر ص ۱۵۸)

(۴۸) زمانے کو برا کہنا۔ (بخاری شریف، زواجر ص ۱۸)

فائدہ: حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آدمی زمانے کو برا کہتا ہے حالانکہ زمانہ تو میں ہوں یعنی اس میں سب تصرفات میں ہی کرتا ہوں (بخاری) لہذا اگر زمانہ سے اللہ تعالیٰ کو مراد لیکر برا کہا جائے تو کفر ہے اور اگر زمانہ کو صرف زمانہ ہی کی حیثیت سے برا کہا تو مکروہ ہے اور اگر مطلقاً زمانے کو برا کہا تو گناہِ کبیرہ ہے۔

(۴۹) ایسی بات کرنا جس سے فساد اور نقصان پھیلتا ہو۔ (بخاری ومسلم، زواجر ص ۱۸۹)

(۵۰) (اللہ تعالیٰ یا اس کے بندوں کی) احسان فراموشی کرنا۔

(سورۂ بقرہ آیت ۱۵۲۔ ترمذی، زواجر ص ۱۸۹)

(۵۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ سن کر بھی درود نہ پڑھنا۔

(رواہ الحاکم وصحہ وزواجر ص ۱۹۰)

(۵۲) دل کی سختی اختیار کرنا (یعنی دل اتنا سخت ہو جائے کہ مثلاً مجبور شخص کو کھلانے پر بھی آمادہ نہ ہو یہ کبیرہ گناہ بن جاتا ہے کیونکہ احادیث میں لعنت اور سخط (ناراضگی) کے الفاظ آئے ہیں۔ (رواہ الحاکم ص ۱۹۴)

(۵۳) کسی کے بڑے گناہ کرنے پر راضی رہنا اور کسی قسم کے گناہ کی مدد کرنا۔

(سورۂ مائدہ آیت ۲۔ زواجر ص ۱۹۵)

(۵۴) شرارت اور فحش گوئی کی عادت بنا لینا جس کی وجہ سے لوگ خوفزدہ ہوں۔

(بخاری ومسلم، زواجر ص ۱۹۵)

(۵۵) دراہم ودنانیر کوتوڑنا۔ (ابوداؤد، زواجر ص۱۹۶)

فائدہ: درہم ساڑھے تین ماشے چاندی کا سکہ ہے اور دینار اور اشرفی ساڑھے چار ماشے سونے کا سکہ ہوتا ہے۔

یہ کبیرہ گناہ اس وقت ہوگا جبکہ درہم یا دینار کا کچھ حصہ توڑ کر اپنے پاس رکھ لینا جس سے اس کی قیمت کم ہوجائے گی لیکن دھوکہ دیکر اس کو پوری قیمت پر بیچنا۔

(زواجر ص۱۹۶)

(۵۶) دراہم ودنانیر میں کھوٹ ڈالنا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے تو وہ قبول نہ کریں۔

(زواجر ص۱۹۶ بحوالہ کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۹۳ تا ۹۷)

نوٹ: (یہاں تک باطنی گناہ کبیرہ اور اس کے متعلقات کا بیان مکمل ہوا اب آگے ظاہری گناہ کبیرہ کو ترتیب وار بیان کیا جارہا ہے چنانچہ آگے ملاحظہ فرمائیں، ازمؤلف)

ظاہری کبیرہ گناہوں کا بیان

(۱) سونے یا چاندی کے برتن میں کھانا یا پینا۔ (صحیح مسلم، زواجر ص۱۹۷)

(۲) قرآن کریم یا اس کی آیات پڑھ کر بھول جانا۔ (ابوداؤد، زواجر ص۱۹۹)

(۳) قرآن یا دین میں جھگڑا کرنا۔ (زواجر ص۲۰۲)

(۴) لوگوں کے راستہ میں یا نہر کے کنارہ پر جہاں لوگ وضو کرتے ہوں یا پانی پیتے ہوں، پیشاب پاخانہ کرنا۔ (زواجر ص۲۰۶)

(۵) بدن یا کپڑوں میں پیشاب سے احتیاط نہ کرنا۔ (بخاری ومسلم، زواجر ص۲۰۷)

(۶) وضو کے کسی فرض کو چھوڑنا۔ (بخاری ومسلم، زواجر ص۲۱۰)

(۷) غسل کے کسی فرض کو چھوڑنا۔ (ابوداؤد، زواجر ص۲۱۱)

(۸) بغیر ضرورت کے ستر کھول کر (کسی کے سامنے) ننگا ہونا۔ (زواجر ص ۲۱۴)

(۹) حائضہ عورت سے مجامعت (ہمبستری) کرنا۔ (ابوداؤد، ترمذی، زواجر ص ۲۱۶)

(۱۰) قصداً ایک فرض نماز چھوڑنا۔ (سورۂ مدثر آیت ۴۲ تا ۴۴)

(۱۱) بلا عذر نماز کو وقت سے پہلے یا قضاء کر کے پڑھنا۔ (زواجر ص ۲۲۱)

(۱۲) بغیر رکاوٹ والی چھت کے اوپر سونا۔ (ابوداؤد، زواجر ص ۲۳۰)

فائدہ: چھت کے اوپر کوئی رکاوٹ نہ ہو بالکل صاف سیدھی ہو چاروں طرف کوئی پردہ یا دیوار یا رکاوٹ نہ ہو تو ایسی چھت پر سونا چونکہ اپنے آپ کو ہلاکت کے قریب کرنا ہے، اس لئے بعض علماء کے نزدیک کبیرہ گناہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ ہے اور اگر بے پردگی یا کوئی اور گناہ ہو یا گرنے کا عادۃً غالب گمان ہو تو پھر کبیرہ گناہ ہے۔

(۱۳) نماز کے کسی واجب کو جان بوجھ کر چھوڑنا۔ (زواجر ص ۲۳۳)

(۱۴) کسی عورت کے بالوں کو دوسری عورت سے ملانا اور اپنے بالوں میں دوسری (عورت) کے بال لگانا۔ (بخاری و مسلم، زواجر ۲۳۴)

(۱۵) گودنے کا نشان دوسرے کو لگانا اور اپنے لئے دوسروں سے لگوانا۔ (ایضاً)

(۱۶) دوسرے کے دانتوں کو تیز اور باریک کرنا اور وہی عمل اپنے لئے کرانا۔ (ایضاً)

(۱۷) دوسروں کے ابروں کے بال اکھیڑنا اور یہی عمل اپنے لئے کرانا۔ (ایضاً)

فائدہ: آج کل عورتیں عموما چہرے یا ابروں کے بالوں کو اکھیڑتی ہیں یہ ناجائز ہے ، اگرچہ شوہر حکم دے یا پسند کرے، البتہ چہرے کو سفید کرنے کا مروجہ طریقہ کہ چہرے کو بلیچ کر کے یعنی کریم وغیرہ چہرے پر لگاتی ہیں تا کہ چہرے کے بال براؤن ہو جائیں اور منہ سفید ہو جائے یہ شوہر کو خوش کرنے کے لئے کیا جائے تو صحیح ہے۔ نیز عورتوں کا دوسری عورتوں کے بالوں کو ملانا تا کہ بال لمبے معلوم ہوں تو یہ ناجائز ہے۔ البتہ اگر انسانوں کے بالوں کے

علاوہ دوسرے بال ہوں یا سیاہ قسم کے دھاگے ہوں پراگندہ کی طرح تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۸) نمازی کے سامنے سے گذرنا۔ (بخاری ومسلم، زواجر ۲۳۵)

(۱۹) کسی فرض نماز کی جماعت کو بستی والے یا شہر والے چھوڑیں جبکہ وہاں جماعت واجب ہونیکی شرائط موجود ہوں۔ (بخاری ومسلم، زواجر ص ۲۳۶)

(۲۰) ایسے شخص کی امامت جس کو لوگ (کسی شرعی عذر کی بناء پر) ناپسند سمجھتے ہوں۔ (زواجر ص ۲۳۹)

فائدہ: اگر کوئی امام واقعۃً حدود شرعیہ سے تجاوز کرتا ہے اور قوم کے سارے لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھنا نہ چاہتے ہوں تو ایسے امام کے لئے وعید ہے ورنہ نہیں۔

(۲۱) قبروں کو مساجد بنانا، قبروں پر چراغ جلانا، قبروں کو بُت بنانا یعنی ان کی پوجا کرنا، ان کا طواف کرنا، ان کو چومنا، اور قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔ (زواجر ص ۲۴۴ تا ۲۴۶ تلخیصاً)

(۲۲) اکیلی عورت کا سفر کرنا جبکہ زنا کا خطرہ ہو۔ (بخاری، مسلم، زواجر ص ۲۴۶)

(۲۳) بغیر عذر نماز جمعہ چھوڑنا۔ (مسلم وغیرہ، زواجر ص ۲۴۸)

(۲۴) عاقل بالغ مرد یا خنثیٰ کا خالص ریشم پہننا۔ (بخاری، مسلم، زواجر ص ۲۵۲)

فائدہ: اگر کپڑے کا تانا ریشم کا اور بانا سوت کا ہو تو اس کپڑے کو پہننا جائز ہے اور عورتوں کو خالص ریشم پہننا جائز ہے۔

(۲۵) عاقل بالغ مرد کا سونا یا چاندی سے تزیّن کرنا (زینت اختیار کرنا)۔ (مسند احمد، زواجر ص ۲۵۴)

(۲۶) مردوں کا عورتوں (کی عرفاً مخصوصات) سے مشابہت کرنا مثلاً لباس یا گفتگو یا حرکت میں اور عورتوں کا مردوں (کی عرفاً مخصوصات) سے مشابہت کرنا۔

(بخاری ومسلم، زواجر ص ۲۵۶)

(۲۷) عورت کا باریک (یا چست) کپڑے پہننا (جس سے بدن نظر آئے)۔

(مسلم، زواجر ص ۲۵۸)

(۲۸) تہبند یا کپڑا یا آستین یا پگڑی کا شملہ تکبراً لمبا کرنا۔ (زواجر ص ۲۶۱)

(۲۹) چلنے میں اکڑنا۔ (سورۂ اسراء آیت ۳۷)

(۳۰) جہاد جیسے مقصد کے بغیر ڈاڑھی کو خضاب لگا کر کالا کرنا۔

(ابوداؤد، نسائی، زواجر ص ۲۶۱)

فائدہ: زیب وزینت کے لئے کالا خضاب ناجائز اور گناہ ہے البتہ جہاد جیسا کوئی عذر ہو (یعنی دشمنوں پر رعب جمانے کے لئے لگائے) تو درست ہے۔

(۳۱) انسان کا یہ کہنا کہ بارش ستارہ طلوع ہونے سے ہوتی ہے اور ستارہ کی تاثیر کا اعتقاد کرنا۔ (بخاری ومسلم، زواجر ص ۲۶۱)

(۳۲) اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند سمجھنا۔ (بخاری ومسلم، زواجر ص ۲۷۵)

(۳۳) زکوۃ نہ دینا۔ (سورۂ حٰم سجدہ آیت ۶۔۷)

(۳۴) بغیر عذر کے دیر سے زکوۃ دینا۔ (زواجر ص ۲۸۷)

(۳۵) اپنے واقعی تنگ دست مقروض کے ساتھ قرض خواہ کا چمٹے رہنا یا مقروض کو (بلا وجہ) قید کرنا۔ (زواجر ص ۲۵۰)

تنبیہ: قرض خواہ اگر واقعی تنگ دست مقروض کو تنگ کرتا ہے تو یہ مسلمان کو ایذاء شدید پہنچانے کی وجہ سے کبیرہ گناہ ہے، اگر نرمی سے کہتا ہے تو ٹھیک ہے۔ (زواجر ص ۲۹۷)

(۳۶) زکوۃ میں خیانت کرنا۔ (مسند احمد، زواجر ص ۲۹۷)

(۳۷) لوگوں کے حقوق کی عدم حفاظت کی صورت میں ٹیکس وصول کرنا اور اس کے

لوازمات مثلاً لکھنا وغیرہ میں حصہ لینا۔ (سورۂ شوریٰ آیت ۴۲۔ زواجر ص ۲۹۹)

(۳۸) مال یا کسب کی استطاعت کی وجہ سے امیر ہونے والے شخص کا لالچ اور کثرت مال حاصل کرنے کی بنیاد پر دوسرے سے صدقہ مانگنا۔ (زواجر ص ۳۰۴)

(۳۹) مانگنے میں اتنا اصرار کرنا کہ جس سے مانگا جارہا ہے اس کو سخت تکلیف ہو۔

(ابن حبان، زواجر ص ۳۰۷)

(۴۰) انسان کا اپنے قریبی رشتہ دار یا اپنے غلام یا آزاد کردہ غلام کے مجبور ہوتے ہوئے بھی ان کے مانگنے پر دینے کی قدرت کے باوجود نہ دینا۔ (زاوجر ص ۳۰۹)

(۴۱) صدقہ کر کے احسان جتلانا۔ (سورۂ بقرہ آیت ۲۶۴)

(۴۲) ضرورت یا مجبوری کے باوجود موجود پانی نہ دینا۔ (ابوداؤد، زواجر ص ۳۱۴)

(۴۳) مخلوق کی ناشکری کرنا جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے۔

(ترمذی، زواجر ص ۳۱۵)

(۴۴) رمضان کا ایک روزہ بغیر عذر کے چھوڑنا۔

(۴۵) بغیر عذر کے رمضان کا روزہ توڑنا جماع وغیرہ کے ساتھ۔

(ابوداؤد، زواجر ص ۳۲۳)

(۴۶) بلا وجہ حد سے تجاوز کئے ہوئے رمضان کے روزے کی قضا کرنے میں دیر کرنا۔

(زواجر ص ۳۲۴)

(۴۷) خاوند کی موجودگی میں بغیر اس کی رضا کے عورت کا غیر ضروری روزہ رکھنا۔

(بخاری ومسلم، زواجر ص ۳۲۵)

فائدہ: معلوم ہوا کہ واجب روزے کے علاوہ اگر کسی عورت کو (نفلی) روزہ رکھنا ہو تو اگر خاوند ہے تو اس کی اجازت کے بغیر رکھنا گناہ ہے۔

(۴۸) ایام تشریق اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں روزہ رکھنا۔

(ابوداؤد، ترمذی، زواجر ص ۳۲۵)

(۴۹) معین وقت میں نذر مانے ہوئے اعتکاف کو توڑنا۔

(۵۰) جماع وغیرہ کے ذریعہ اعتکاف کو توڑنا۔

(۵۱) مسجد میں جماع کرنا اگرچہ غیر معتکف ہی کرے۔ (زواجر ص ۳۲۹)

(۵۲) باوجود قدرت کے موت سے پہلے حج نہ کرنا۔ (سورۂ آل عمران آیت ۹۷)

(۵۳) حج یا عمرہ میں احرام کھولنے سے پہلے قصداً جماع کرنا۔ (زواجر ص ۳۳۱)

(۵۴) حج یا عمرہ کے احرام میں باوجود علم واختیار کے قصداً خشکی کے حلال شکار کو قتل کرنا۔

(سورۂ مائدہ آیت ۹۵)

(۵۵) عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی حج وعمرہ کا احرام باندھنا اگرچہ وہ گھر سے (ابھی) نہ نکلی ہو۔ (زواجر ص ۳۳۲)

(۵۶) بیت اللہ کی بے حرمتی کرنا۔ (زواجر ص ۳۳۳)

(۵۷) حرم مکہ میں گناہ کرنا۔ (سورۂ حج آیت نمبر ۲۵)

(۵۸) اہل مدینہ منورہ کو ڈرانا، اور ان کے ساتھ برائی کا ارادہ کرنا۔

(۵۹) مدینہ منورہ میں کوئی گناہ کرنا، وہاں کسی گناہ کرنے والے کو جگہ دینا۔

(زواجر ص ۳۴۲، ۳۴۳)

(۶۰) قدرت کے باوجود قربانی نہ کرنا۔ (زواجر ص ۳۴۵)

(۶۱) جانور کے کسی عضو کو کاٹ کر مثلہ کرنا، جانور کے چہرے کو داغنا، اور اس کا نشانہ باندھنا، اور اس کو کھانے کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے قتل کرنا، اچھی طرح قتل یا ذبح نہ کرنا۔

(زواجر ص ۳۴۷، ۳۴۸)

(۶۲) غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا جبکہ غیر اللہ کو معبود نہ سمجھے (کیونکہ ایسی صورت میں کافر ہو جائے گا۔ (سورۂ انعام آیت ۱۲۱)

(۶۳) ملک الاملاک (شہنشاہ) کسی کا نام رکھنا۔ (بخاری ومسلم، زواجر ص ۳۵۳)

(۶۴) گھاس یا افیون یا بھنگ یا عنبر یا زعفران جیسی پاک نشہ آور چیز کھانا۔
(ابوداؤد، مسند احمد، زواجر ص ۳۵۴)

(۶۵) بہنے والا خون پینا بغیر شدید مجبوری کے، خنزیر کا گوشت کھانا بغیر شدید مجبوری کے، مردار وغیرہ کھانا بغیر شدید مجبوری کے۔ (سورۂ مائدہ آیت نمبر ۳)

(۶۶) کسی جاندار کو آگ میں جلانا۔ (زواجر ص ۳۶۴)

(۶۷) نجاست کھانا، گندگی کھانا، تکلیف دہ یا نقصان دہ چیز کھانا۔ (زواجر ص ۳۶۵)

(۶۸) آزاد آدمی کو فروخت کرنا۔ (بخاری شریف، زواجر ص ۳۶۷)

(۶۹) سود کھانا، سود کھلانا، سود لکھنا، سود کی گواہی دینا، سود میں کوشش کرنا، سود پر مدد و تعاون کرنا۔ (سورۂ بقرہ، زواجر ص ۷۸)

(۷۰) سود میں (ناجائز) حیلہ کرنا۔ (زواجر ص ۳۷۱)

(۷۱) ناجائز خرید وفروخت اور حرام کمائی کے ذریعہ کھانا۔
(سورۂ نساء آیت ۲۹۔ زواجر ص ۳۸۳)

(۷۲) کسی شخص کا انگور اور کشمش وغیرہ ایسے شخص کو بیچنا جو اس کو نچوڑ کر شراب بنائے۔

(۷۳) بے ریش غلام کو ایسے شخص کے ہاتھ بیچنا جس کے بارے میں پتہ ہو کہ اس سے گناہ کرے گا۔

(۷۴) باندی کا ایسے شخص کے ہاں فروخت کرنا جو اس کو زنا پر آمادہ کرے۔

(۷۵) لکڑی وغیرہ ایسی جگہ بیچنا جہاں وہ فضول کھیل کود کا آلہ بنا لیتے ہوں۔

(۷۶) کافروں کو ہتھیار فروخت کرنا تاکہ وہ ہمارے خلاف مدد کریں جہاد میں۔

(۷۷) اس شخص کو شراب بیچنا جو اس کو پی لے گا۔

(۷۸) نشہ آور نباتات وغیرہ فروخت کرنا ایسے شخص کو جو اُسے ناجائز استعمال کرے گا۔

(زواجر ص ۳۹۲)

(۷۹) بغیر ارادہ خریداری چیز کا بھاؤ بڑھانا۔

(۸۰) بیع پر بیع کرنا یعنی مشتری کو سودا پکا کرنے سے پہلے یہ کہنا کہ تم یہ نہ خریدو میں اس سے بہتر سودا تمہیں بیچوں گا۔

(۸۱) شراء پر شراء کرنا یعنی بائع کو سودا پکا کرنے سے پہلے یہ کہنا کہ تم سودا ختم کردو میں زیادہ قیمت دونگا۔ (زواجر ص ۳۹۲)

(۸۲) خرید وفروخت میں دھوکہ دینا جیسا کہ دودھ بڑھانے کی غرض سے نہ دوہنا یا دودھ میں پانی ملانا۔ (مسلم شریف، زواجر ص ۳۹۴)

(۸۳) جھوٹی قسم کھا کر سامان تجارت بیچنا۔ (صحیح مسلم، زواجر ص ۴۰۴)

(۸۴) مکر (خفیہ بری تدبیر) کرنا۔ (زواجر ص ۴۰۶)

(۸۵) ناپ تول میں کمی کرنا۔ (سورۂ مطففین آیت ۱)

(۸۶) ایسا قرض جو قرضہ دینے والے کو نفع دے چونکہ یہ سود ہے، لہذا سود کی وعیدیں سب ایسا کرنے والے کو شامل ہوگی۔

(۸۷) قرض واپس نہ کرنے کی نیت سے لینا۔ (بخاری شریف، زواجر ص ۴۱۰)

(۸۸) قرض واپس ہونے کی امید ہی نہیں ہے اور خود مجبور بھی نہیں ہے اور کوئی ظاہری

سبب بھی قرض اترنے کا نہیں ہے اور قرض دینے والا اس بات سے ناواقف ہے ایسی حالت میں قرضہ مانگنا۔ (نسائی، حاکم، زواجر ۴۱۱)

(۸۹) قرض خواہ کے مطالبے کے بعد امیر آدمی کا بغیر عذر کے ٹال مٹول کرنا۔ (بخاری و مسلم)

(۹۰) یتیم کا مال (ناحق) کھانا۔ (سورۃ النساء آیت ۱۰)

(۹۱) گناہ میں مال خرچ کرنا اگرچہ ایک پیسہ ہو اور اگرچہ چھوٹے گناہ میں ہی کیوں نہ خرچ کیا جائے۔ (زواجر ص ۴۲۱)

(۹۲) پڑوسی کو تکلیف دینا اگرچہ پڑوسی ذمی ہو اس کے گھر جھانک کر یا تکلیف دہ عمارت بنا کر وغیرہ۔ (بخاری و مسلم)

(۹۳) تکبراً ضرورت سے بڑھ کر عمارت بنانا۔ (بخاری و مسلم)

(۹۴) زمین کے نشان کو بدلنا (کہ جس سے دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہو۔ (مسلم و نسائی)

(۹۵) نابینا کو راستہ سے بھٹکانا۔ (زواجر ص ۴۲۹)

(۹۶) جو سڑک اور گلی عام نہ ہو وہاں کے مکینوں کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا۔

(۹۷) عام راستہ میں سخت نقصان دہ ناجائز تصرف کرنا۔

(۹۸) مشترک دیوار میں اپنے شریک کی اجازت کے بغیر ناقابل برداشت تصرف کرنا، ان ائمہ کے نزدیک جوان کی حرمت کے قائل ہیں۔ (زواجر ص ۴۳۰)

(۹۹) اپنے عقیدہ اور خیال میں صحیح ضمان ہو اور دینے پر قدرت بھی ہو پھر بھی ضامن کا ضمان نہ دینا۔ (زواجر ص ۴۳۰)

(۱۰۰) ایک شریک کا دوسرے سے خیانت کرنا۔

(۱۰۱) وکیل کا مؤکل سے خیانت کرنا۔ (ابوداؤد، زواجر ص ۴۳۱)

(۱۰۲) کسی وارث یا اجنبی کے لئے قرضے یا کسی چیز کا جھوٹا اقرار کرنا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

(۱۰۳) مریض کا اپنے ذمہ قرضے یا کسی چیز کا اقرار چھوڑ دینا جبکہ ورثاء کے علاوہ اس کی بات کوئی اور نہ جانتا ہو جو ثابت کر سکے۔ (زواجر ص ۴۳۲)

(۱۰۴) جھوٹے نسب کا اقرار کرنا، اپنے نسب سے انکار کرنا۔ (زواجر ص ۴۳۲)

(۱۰۵) جس مقصد کے لئے چیز ادھار لی تھی اس کو اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے استعمال کرنا۔

(۱۰۶) مالک کی اجازت کے بغیر ادھار لی ہوئی چیز آگے ادھار دینا۔

(۱۰۷) اگر مالک نے کہا ہو کہ مقررہ وقت کے بعد یہ چیز آپ اپنے پاس نہ رکھے یا استعمال نہ کرے پھر بھی اس کی مخالفت کرنا (یعنی استعمال کرنا وغیرہ)۔ (زواجر ص ۴۳۳)

فائدہ: چونکہ یہ تینوں گناہوں کا مرجع و مآل ظلم اور غصب ہے لہذا یہ تینوں بھی کبیرہ گناہ شمار ہونگے۔ (ایضاً)

(۱۰۸) کسی کے مال پر جبراً وظلماً غلبہ پانا۔ (بخاری شریف)

(۱۰۹) مزدور سے کام کروا کر اس کی مزدوری نہ دینا یا دیر سے دینا۔ (بخاری شریف)

(۱۱۰) عرفہ یا مزدلفہ یا منیٰ میں عمارت بنانا جبکہ اس کی تحریم کا قائل ہو۔
(زواجر ص ۴۳۸)

(۱۱۱) عام یا خاص جائز چیزوں میں لوگوں کو روکنا مثلاً بنجر زمین جس کا آباد کرنا، ہر شخص کے لئے جائز ہے اور مثلاً عام سڑکیں اور مسجدیں اور معادن وغیرہ۔ (زواجر ص ۴۳۸)

(۱۱۲) جائز پانی پر غلبہ پا کر مسافر کو نہ دینا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۱۳) وقف کرنے والے کی شرط کے مخالف کرنا۔ (زواجر ص ۴۳۹)

(۱۱۴) گم شدہ چیز کی شرع کے موافق تشہیر کئے بغیر اس میں تصرف کرنا اور اس کا مالک

ہی بن جانا۔

(۱۱۵) گم شدہ چیز کے مالک کا علم ہوجانے کے باوجود اس سے چھپانا۔

(زواجر ص۴۳۹)

فائدہ: یہ دونوں گناہ بھی لوگوں کے ناحق مال کھانے کے مترادف کبیرہ ہے۔ (ایضاً)

(۱۱۶) گرے پڑے بچہ کو لیتے وقت کسی کو گواہ نہ بنانا۔ (زواجر ص۴۳۹)

(۱۱۷) غلط وصیت کر کے کسی وارث کا حق مارنا۔ (زواجر ص۴۴۰)

(۱۱۸) امانتوں میں خیانت کرنا مثلاً رہن یا اجرت پر رکھی ہوئی چیز میں خیانت کرنا۔

(بخاری ومسلم، زواجر ص۴۴۴)

نوٹ: کتاب الزواجر کی پہلی جلد کا خلاصہ ختم ہوا اب آگے دوسری جلد کا خلاصہ تحریر کیا جارہاہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۱۹) باوجود قدرت وضرورت کے شادی نہ کرنا۔ (بخاری ومشکوۃ شریف ۲۷)

(۱۲۰) اجنبی عورت کو شہوت کے ساتھ دیکھنا جبکہ فتنہ کا ڈر ہو۔

(بخاری ومسلم، زواجر ص۳ ج۲)

(۱۲۱) اسی طرح اس (اجنبی عورت) کو چھونا۔ (زواجر ج۲ ص۴)

(۱۲۲) اسی طرح کی عورت سے تنہائی کرنا، اس طرح کہ مرد یا عورت کے ساتھ ان کا ایسا محرم نہ ہو جن کی وجہ سے وہ باز آجائیں۔ اسی طرح عورت کا کسی مرد سے خلوت کرنا جبکہ اس کا خاوند وہاں نہ ہو۔ (بخاری ومسلم، زواجر ج۲ ص۵)

(۱۲۳) بے ریش لڑکے کو شہوت سے دیکھنا، اسی طرح اس کو شہوت سے چھونا، اسی طرح اس کے ساتھ تنہائی کرنا جبکہ کوئی اور ایسا شخص اس کے پاس نہ ہو جس کے ہوتے ہوئے یہ

حرکت نہ کرسکتا ہو۔ (زواجر ج ۲۔ص ۵ تا ۷)

(۱۲۴) غیبت کرنا، غیبت سننے پر راضی ہوکر اور اس کو درست مان کر خاموش ہونا۔

(سورۂ حجرات آیت ۱۲، زواجر ج ۲۔ص ۱۰)

(۱۲۵) کسی کو برے القاب سے پکارنا۔ (سورۂ حجرات آیت ۱۱)

(۱۲۶) کسی مسلمان کا مذاق اڑانا۔ (سورۂ حجرات آیت ۱۱)

(۱۲۷) (طعنہ دینا) اور چغل خوری کرنا۔ (سورۃ القلم آیت ۱۱)

(۱۲۸) دوزبانوں والے (دورخا) کا گفتگو کرنا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۲۹) کسی پر بہتان لگانا۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

(۱۳۰) کسی نے ایک جگہ پیغام نکاح پہلے بھیجا ہوا ہے اور وہ صحیح اور جائز بھی ہے اور ایسے شخص نے قبول بھی کرلیا ہے جس کی بات مانی جاتی ہے اور لڑکا اور لڑکی والوں میں سے کسی نے انکار نہیں کیا تو ایسی جگہ پیغام نکاح بھیجنا۔ (زواجر ج ۲۔ص ۴۲)

(۱۳۱) عورت کو اس کے خاوند کے خلاف برانگیختہ کرنا۔

(۱۳۲) مرد کو اس کی بیوی کے خلاف خراب کرنا۔ (ابوداؤد، نسائی)

(۱۳۳) نسب یا رضاعت یا مصاہرت کی وجہ سے حرمت ثابت ہو پھر اس کے ساتھ نکاح کرنا اگرچہ وطی نہ کرے۔ (زواجر ج ۲۔ص ۴۳)

(۱۳۴) خاوند کا بیوی (کے جماع وغیرہ) کے راز کو فاش کرنا۔

(۱۳۵) بیوی کا خاوند کے راز کو کھولنا۔ (مسند احمد، زواجر ج ۲۔ص ۴۵)

(۱۳۶) بیوی یا باندی کے ساتھ دبر میں وطی کرنا۔ (مسند احمد، ابوداؤد، زواجر ج ۲۔ ص ۴۶)

(۱۳۷) کسی اجنبی مرد یا عورت کی موجودگی میں اپنی بیوی سے جماع کرنا۔

(زواجرج ۲ ص ۴۷)

(۱۳۸) ایسی شادی کرنا کہ مرد کا عورت کو اس کے مطالبہ پر بھی مہر ادا نہ کرنے کا پختہ ارادہ ہو۔

(زواجر ج ۲ ص ۴۸)

(۱۳۹) کسی محترم یا گھٹیا چیز پر زمین ہو یا دیوار وغیرہ پر کسی جاندار کی تصویر لگانا اگرچہ ایسی تصویر ہو جس کی دنیا میں مثل نہیں ملتی، مثلاً پروں والے گھوڑے کی تصویر۔ بخاری ومسلم)

(۱۴۰) طفیلی بن کر دوسرے کا کھانا کھانے کے لئے بغیر اس کی اجازت اور خوشی کے جانا۔

(ابوداؤد، زواجر ج ۲ ص ۵۳)

(۱۴۱) مہمان کا پیٹ بھرنے کے بعد میزبان سے معلوم کئے بغیر ضرورت سے زائد کھانا کھانا۔

(زواجر ج ۲ ص ۵۴)

۱۴۲) انسان کا اپنے مال سے اتنا زیادہ کھانا کھانا کہ اس کو واضح طور پر معلوم ہو کہ اس سے واضح نقصان ہوگا۔ (ایضاً)

(۱۴۳) حرص اور تکبر کی وجہ سے کھانے پینے میں بے حد توسع کرنا، (زواجرج ۲ ص ۲۵۵)

(۱۴۴) ایک سے زیادہ بیویوں کی صورت میں کسی ایک بیوی کو ظلماً ترجیح دینا۔

(سنن ابی داؤد)

تنبیہ: مائل ہونے سے قلبی غیر اختیاری میلان نہیں ہے کیونکہ وہ جائز ہے، یہاں مراد وہ میلان ہے کہ ظاہری ان کاموں میں ایک بیوی کو ترجیح دیتا ہو جن کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے، یعنی جہاں برابری رکھنی ضروری ہو وہاں وہ نہ رکھتا ہو تو گنہگار رہو گا۔

(زواجرج ۲ ص ۶۰)

(۱۴۵) اپنی بیوی کا وجوبی حق ادا نہ کرنا جیسے مہر اور نفقہ وغیرہ۔ (البقرہ آیت ۲۲۸)

تنبیہ: ایک حدیث میں ہے کہ جس نے بغیر مہر کے شادی کر کے ساری عمر مہر ادا نہ کیا اور

مر گیا تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو زانی (یعنی زانیوں میں شمار ہوکر) ملے گا۔

(طبرانی فی الصغیر والاوسط مرفوعاً، زواجر ج ۲ ص ۶۲)

(۱۴۶) اپنے خاوند کا ضروری حق ادا نہ کرنا جیسے خاوند کو نفع نہ اٹھانے دینا جبکہ شرعی عذر بھی نہیں ہے۔ (بخاری ومسلم، زواجر ج ۲ ص ۶۶)

(۱۴۷) بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ مسلمان بھائی سے قطع تعلق کرنا۔ (بخاری)

(۱۴۸) مسلمان بھائی سے ایسا اعراض کرنا کہ جب وہ اسے ملے تو یہ اس سے چہرہ موڑ لے۔ (ایضاً)

(۱۴۹) دل میں ایسا کینہ رکھنا جو اوپر والے دو گناہوں کا سبب بنے۔

(بخاری، زواجر ج ۲ ص ۶۷)

(۱۵۰) عورت کا گھر سے باہر نکلنا خوشبو لگا کر اور زینت کر کے اگرچہ خاوند کی اجازت سے ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی، زواجر ج ۲ ص ۷۱)

(۱۵۱) عورت کا نافرمانی کرنا مثلاً خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلنا جبکہ شرعی ضرورت بھی نہ ہو جیسے ضروری استفتاء یا گناہ کے خطرے سے یا گھر گرنے کے خطرہ سے باہر نکل گئی۔ (سورۂ نساء آیت ۳۴، زواجر ج ۲ ص ۷۲)

(۱۵۲) حرج وتکلیف کے بغیر خاوند سے طلاق مانگنا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

(۱۵۳) اپنی بیوی اور لڑکے کے بارے میں بے غیرت بننا۔

(۱۵۴) کسی اجنبی عورت اور اجنبی لڑکے کے بارے میں بے غیرت بننا۔

(زواجر ج ۲ ص ۸۱)

(۱۵۵) چار ماہ یا اس سے زائد وطی نہ کرنے کی قسم کھانا۔ (زواجر ج ۲ ص ۸۴)

(۱۵۶) اپنی منکوحہ کو کسی ایسی عورت کے ساتھ تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو،

مثلا یوں کہنا کہ تو مجھ پر مثل میری ماں کی پشت کے ہے۔ (زواجر ج ۲ ص ۸۵)

(۱۵۷) پاک دامن مرد یا عورت پر زنا یا لواطت کی تہمت لگانا۔ (سورۂ نور آیت ۴،۵)

(۱۵۸) مذکور گناہ کی تہمت پر خاموش رہنا۔ (زواجر ج ۲ ص ۹۰)

(۱۵۹) کسی مسلمان کو گالی دینا اور اس کی بے عزتی کرنا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۶۰) اپنے والدین کو گالی یا گالی دینے میں سبب بننا اگرچہ خود والدین کو گالی وغیرہ نہیں دی۔
(بخاری شریف)

(۱۶۱) انسان کا کسی مسلمان پر لعنت بھیجنا۔ (ابوداؤد)

(۱۶۲) اپنے نسب یا والد سے براءت ظاہر کرنا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۶۳) جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی کی طرف منسوب کرنا۔
(زواجر ج ۲ ص ۱۰۰)

(۱۶۴) شرعی طور پر ثابت شدہ نسب میں طعن کرنا۔ (مسلم، زواجر ج ۲ ص ۱۰۰)

(۱۶۵) عورت کا زنا یا شبہ کے طور پر وطی کی وجہ سے غیر ثابت النسب بچے کو کسی خاندان کی طرف منسوب کرنا۔ (ابوداؤد، نسائی)

(۱۶۶) عدت پوری کرنے میں خیانت کرنا۔ (زواجر ج ۲ ص ۱۰۱)

(۱۶۷) عدت گذارنے والی عورت کا عدت پوری ہونے سے پہلے ہی بغیر شرعی عذر کے گھر سے باہر نکلنا۔ (زواجر ج ۲ ص ۱۰۱)

(۱۶۸) خاوند کی وفات پر غم میں سوگ نہ منانا۔ (زواجر ج ۲ ص ۱۰۱)

فائدہ: عورت کے سوگ منانے کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ نہ ہنسے اور نہ بن سنور کر رہے اور بلا مجبوری عدت مکمل ہونے تک گھر سے باہر قدم تک نہ رکھے۔ (ایضاً)

(۱۶۹) جو اپنے اہل وعیال میں داخل ہو اس کو ضائع کرنا جیسے چھوٹے بچے۔
(ابوداؤد، نسائی، زواجر ج ۲ ص ۱۰۲)

(۱۷۰) والدین دونوں یا کسی ایک کی نافرمانی کرنا (اگرچہ اوپر تک ہو یعنی دادا وغیرہ نیز باپ وغیرہ کے ہوتے ہوئے دادا وغیرہ کی نافرمانی نہیں کی جاسکتی۔ (سورۂ نساء آیت ۳۶)

(۱۷۱) قطع رحمی کرنا (یعنی قریبی رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلقی کرنا)

(سورۂ محمد آیت ۲۲، بخاری ومسلم)

(۱۷۲) غلام کو اس کے آقا کے خلاف نفرت دلانا۔ (ابوداؤد، نسائی)

(۱۷۳) غلام کا اپنے آقا سے بھاگ جانا۔ (زواجر ج ۲ ص ۱۳۴)

(۱۷۴) آزاد شخص کو غلام بنا کر اس سے خدمت لینا۔ (ابوداؤد)

(۱۷۵) اپنے آقا کی ضروری خدمت نہ کرنا۔ (زواجر ج ۲ ص ۱۳۹)

(۱۷۶) اپنے غلام پر ضروری خرچ نہ کرنا۔ (مسند احمد، ترمذی)

(۱۷۷) اپنے غلام کو برداشت سے زیادہ تکلیف دینا اور ہمیشہ مارتے رہنا۔

(طبرانی، زواجر ج ۲ ص ۱۳۸)

(۱۷۸) بغیر کسی شرعی سبب کے اپنے جانور کو خصی وغیرہ کرنے کے ساتھ تکلیف دینا۔

(زواجر ج ۲ ص ۱۴۱)

(۱۷۹) جانوروں کو ایک دوسرے کے خلاف لڑانا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

(۱۸۰) کسی مسلمان کو ناحق (یا محفوظ ذمی کو قصداً یا شبہ عمد کی صورت میں) قتل کرنا۔

(سورۂ فرقان آیت ۶۸)

(۱۸۱) خودکشی کرنا۔ (سورۂ نساء آیت ۲۹، ۳۰۔ زواجر ج ۲ ص ۱۵۴)

(۱۸۲) حرام قتل یا اس کے مقدمات پر مدد کرنا۔ (بیہقی، زواجر ج ۲ ص ۱۵۱)

(۱۸۳) (مذکورہ گناہ کے وقت) روکنے پر قادر ہوتے ہوئے وہاں موجود ہونا اور نہ روکنا۔

(زواجر ج ۲ ص ۱۵۷)

(۱۸۴) کسی مسلمان یا ذمی کی ناحق پٹائی کرنا۔ (مسلم شریف)

(۱۸۵) کسی مسلمان کوڈرانا۔ (مسلم شریف)

(۱۸۶) کسی مسلمان کی طرف ڈرانے کے لئے ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرنا۔

(ابوداؤد، زواجر ج ۲ ص ۱۶۰)

(۱۸۷) ایسا جادو کرنا جو کفر کی حد تک نہ ہو۔ جادو سیکھنا۔ جادو آگے سکھانا۔ جادو کرانا۔

(زواجر ج ۲ ص ۱۷۵)

فائدہ: قرآن کریم کی سورۂ بقرہ کی آیت ۱۰۲ میں جادو کی برائی ظاہر کردی گئی ہے، جادو یا کفر ہے یا کبیرہ گناہ۔ اگر جادو میں کفریہ کلمات ہیں یا جادو حلال سمجھ کر کرتا یا سیکھتا یا سکھاتا ہے تو وہ کافر ہے، اگر ایسا نہیں ہے تو بہت بڑا گناہ ہے (ایضاً)

(۱۸۸) **الکھانت:** یعنی کاہن کا پیشہ اختیار کرنا۔ **العرافت:** یعنی نجوم کا پیشہ اختیار کرنا۔ **الطیرہ:** یعنی بدفالی لینا۔ **الطرق:** یعنی پرندوں کے ذریعہ فال نکالنا۔ **النجیم:** یعنی احوالِ عالم معلوم کرنے کے لئے ستاروں کو دیکھنا (اور اس پر یقین رکھنا)۔ **العیافة:** یعنی خط (لکیروں) کے ذریعہ معلوم کرنا۔ **کاھن:** یعنی جو اسرارِ الٰہی اور غیبی باتوں کے علم کا مدعی ہو اس کے پاس جانا۔ پیشہ نجوم رکھنے والے کے پاس جانا۔ فال نکالنے والے کے پاس جانا۔ ستاروں کو دیکھ کر احوالِ عالم معلوم کرنے والے کے پاس جانا۔ بدفالی لینے والے کے پاس جانا بدفالی نکالنے کیلئے۔ خط ولکیروں کے ذریعہ معلوم کرنے والے کے پاس خط لگوانے کے لئے جانا۔ (زواجر ج ۲ ص ۱۷۷)

(۱۸۹) امام یعنی بادشاہِ وقت اگرچہ وہ ظالم ہو اس کے خلاف بغیر کسی وجہ کے یا ایسی وجہ کے ساتھ جس کا باطل ہونا یقینی ہو بغاوت کرنا۔ (سورۂ شوریٰ آیت ۴۲۔ زواجر ج ۲ ص ۱۷۹)

(۱۹۰) کسی دنیوی مقصد کے فوت ہونے کی وجہ سے امام یعنی امیر المؤمنین بادشاہِ وقت

سے بیعت توڑنا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۹۱) بادشاہت یاوزارت کوقبول کرنا جبکہ یہ معلوم ہو کہ وہ خیانت کا مرتکب ہوگا۔

(بخاری ونسائی)

(۱۹۲) بادشاہت یاوزارت مانگنا اپنی خیانت یا عزم خیانت کو جانتے ہوئے۔

(زواجر ج ۲ ص ۱۸۱)

(۱۹۳) اوراس پر مال خرچ کرنا اپنی خیانت یا عزم خیانت جانتے ہوئے یعنی بادشاہت یاوزارت حاصل کرنے کے لئے مال خرچ کرنا۔ (بخاری،نسائی)

(۱۹۴) کسی ظالم یا فاسق کو مسلمانوں کے کسی معاملہ میں حاکم مقرر کرنا۔

(زواجر ج ۲ ص ۱۸۴)

(۱۹۵) نیک شخص کو ہٹا کر اس سے کم درجہ والے کو حاکم مقرر کرنا۔

(زواجر ج ۲ ص ۱۸۴)

(۱۹۶) بادشاہ،امیر، یا قاضی کا اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ کرنا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۹۷) اوران کا ضرورت مندوں کی اہم ضروریات کو خود یا نائب کے ذریعہ پورا نہ کرنا۔

(زواجر ج ۲ ص ۱۸۷)

(۱۹۸) بادشاہوں اور وزیروں اور قاضیوں (ججوں) وغیرہ کا کسی مسلمان یا ذمی پر مال کھا کر یا مار کر یا گالی وغیرہ دے کر (یا کسی طرح بھی) ظلم کرنا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۹۹) مظلوم کی مدد پر قادر ہونے کے باوجود مدد نہ کرنا۔ (زواجر ج ۲ ص ۱۹۴)

(۲۰۰) ظالموں کے پاس جانا ان کے ظلم سے رضامند ہو کر۔ (زواجر ج ۲ ص ۱۹۰)

(۲۰۱) ظلم پر ظالموں کی مدد کرنا۔ (زواجر ج ۲ ص ۱۹۵)

(۲۰۲) ظالموں کی طرف جھوٹی شکایت لے جانا۔ (ایضاً)

(۲۰۳) کسی بدعتی یا فسادی آدمی کو پناہ دینا (یعنی ان کی اتنی حفاظت کرنا کہ کوئی ان سے

حق لینے آئے تو روکنا)۔ (مسلم،زواجرج ۲ ص ۲۰۴)

(۲۰۴) کسی مسلمان کو اے کافر" کہنا جبکہ مقصود صرف گالی کے طور پر ہو۔

(۲۰۵) کسی مسلمان کو اے اللہ کے دشمن کہنا۔ (بخاری ومسلم،زواجرج ۲ ص ۲۰۵)

(۲۰۶) اللہ تعالیٰ کی کسی حد میں سفارش کرنا۔ (ابوداؤد)

(۲۰۷) کسی مسلمان کی بے عزتی کرنا اور اس کے عیب تلاش کرنا یہاں تک کہ اس کو لوگوں کے سامنے ذلیل اور رسواہی کر دینا۔ (زواجر ج ۲ ص ۲۰۷)

(۲۰۸) مجمع میں نیکیوں کی شکل ظاہر کرنا اور تنہائی میں حرام کاموں کا اگرچہ وہ گناہِ صغیرہ ہی ہوں ارتکاب کرنا۔ (زواجر ج ۲ ص ۲۰۹)

(۲۰۹) حد قائم کرنے میں مداہنت کرنا (یعنی ایک قسم کی بزدلی کرنا)۔ (بخاری ومسلم)

(۲۱۰) زنا کرنا۔ (سورۃ الاسراء آیت ۳۲)

(۲۱۱) لواطت کرنا ،یہی کام کسی جانور سے کرنا ،اپنی یا کسی (دوسری) عورت سے لواطت کرنا۔ (زواجرج ۲ ص ۲۱۵)

(۲۱۲) عورت کا عورت کے ساتھ (مرد کا عورت کے ساتھ کرنے کی طرح) کرنا۔

(زواجرج ۲ ص ۲۳۵)

(۲۱۳) مشترک باندی سے شریک ساتھی کا وطی کرنا۔اپنی مردہ بیوی سے وطی کرنا۔بغیر ولی اور گواہوں کے کی ہوئی شادی میں وطی کرنا۔نکاح متعہ میں وطی کرنا۔اجرت پر لی ہوئی عورت سے وطی کرنا۔ (زواجر ج ۲ ص ۲۳۶)

ایک حدیث میں ہے کہ" زنا سے بچو کیونکہ اس میں چھ چیزیں (نقصانات) ہیں۔تین دنیا میں،تین آخرت میں۔دنیا کے تین نقصانات یہ ہیں۔

(۱) زانی مرد وعورت کے چہرہ کی رونق ختم ہوجاتی ہے۔

(۲) غربت پیدا ہوتی ہے۔

(۳) عمر کم (یعنی عمر میں برکت ختم) ہوتی ہے۔

آخرت میں پیش آنے والے نقصانات یہ ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی ناراضگی۔

(۲) سختی سے حساب۔

(۳) دوزخ کا عذاب۔ (زواجر ج ۲ ص ۲۱۸)

زبان اور نفس کی حفاظت کی فضیلت: صحیح بخاری میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(زواجر ج ۲ ص ۲۲۷)

(۲۱۴) چوری کرنا۔ (سورۂ مائدہ آیت ۳۸)

تنبیہ: کبیرہ گناہ ہونے کے لئے اتنی چوری کرنا ضروری نہیں ہے جس سے ہاتھ کاٹنا ضروری ہو بلکہ معمولی چوری کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ (زواجر ج ۲ ص ۲۳۷)

(۲۱۵) راستہ میں ڈاکہ ڈالنا اگرچہ کسی کو قتل نہ کیا ہو یا مال بھی نہ لیا ہو۔

(سورۂ مائدہ آیت ۳۳۔ ترمذی، مشکوۃ ص ۲۵۵)

(۲۱۶) شراب پینا اگرچہ اس سے نشہ نہ آئے، کوئی نشہ آور چیز استعمال کرنا، اسکو نچوڑنا، نچوڑنے کو طلب کرنا (پینے کی نیت سے) اور اس کو اٹھانا اور اس کو پینے وغیرہ کے لئے اٹھوانا، اور وہ پلانا، اور وہ پلانے کے لئے مانگنا اور شراب کا خریدنا بیچنا، خریدنے یا بیچنے کے لئے مانگنا اور اس کی قیمت کھانا، شراب یا ہر نشہ آور چیز کو روکے رکھنا۔ (زواجر ج ۲ ص ۲۵۹)

فائدہ: اللہ جل شانہ نے قرآن کریم میں شراب کا نجس ہونا گندہ ہونا اور شیطانی کام ہونے کا ذکر فرما کر اس سے بچنے کا قطعی حکم دے دیا ہے۔ (سورۂ مائدہ آیت ۹۰ کی تفسیر)

(۲۱۷) بے گناہ پر قتل کے ارادے سے حملہ کرنا، یا مال چھیننے کے لئے حملہ کرنا، زنا کرنے کے لئے حملہ کرنا، یا ڈرانے دھمکانے کے لئے حملہ کرنا۔ (زواجر ج ۲ ص ۲۶۴)

(۲۱۸) کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر تنگ سوراخ وغیرہ سے دیکھنا یا جھانکنا۔

(بخاری ومسلم، زواجر ج ۲ ص ۲۶۶)

(۲۱۹) جو لوگ بات نہ بتانا چاہتے ہوں ان کی بات سننے کے لئے کان دھرنا۔

(بخاری ومسلم، زواجر ج ۲ ص ۲۶۸)

(۲۲۰) بالغ ہونے کے بعد (مرد کا) ختنہ چھوڑے رکھنا۔ (زواجر ج ۲ ص ۲۶۸)

(۲۲۱) نیکی کا حکم نہ کرنا (جبکہ جان یا مال کا خطرہ نہ ہو)

(۲۲۲) قدرت کے باوجود برائی سے نہ روکنا (یعنی جبکہ جان یا مال کا خطرہ نہ ہو)۔

(سورۂ مائدہ آیت ۷۸، ۷۹)

(۲۲۳) اپنے قول وفعل میں مخالفت کرنا (یعنی جو کہنا اس پر عمل نہ کرنا)۔

(سورۂ بقرہ آیت ۴۴)

(۲۲۴) انسان کا یہ چاہنا کہ میری تعظیم کے لئے لوگ کھڑے ہوں۔ (ابوداؤد)

تنبیہ: تعظیم وفخر کے لئے لوگوں کے کھڑے ہونے کو پسند کرے تو یہ گناہ کبیرہ ہے اور مستحق وعید ہے ورنہ یعنی احتراما اگر لوگ خود کھڑے ہوں تو جائز ہے۔ (زواجر ج ۲ ص ۲۸۲)

(۲۲۵) طاعون سے بھاگنا۔ (مسند احمد۔ زواجر ج ۲ ۲۸۷)

(۲۲۶) مالِ غنیمت میں خیانت کرنا (مسلم) اور خیانت کرنے والے کو چھپانا یعنی پناہ دینا۔

(ابوداؤد)

(۲۲۷) کسی امن والے کو یا ذمی کو یا جس سے صلح کر رکھی ہو ان میں سے کسی ایک کو صفحۂ ہستی سے مٹانا۔ (ابن حبان فی صحیحہ۔ زواجر ج ۲ ص ۹۵)

یا ان میں سے کسی کے ساتھ دھوکہ کرنا۔ یا ان میں سے کسی پر ظلم کرنا۔
(صحیح مسلم۔ زواجر ج ۲ ص ۲۹۵)

(۲۲۸) غیر مؤمنوں کو (راز دینے کے لئے) مسلمانوں کے اندرونی حالات بتانا۔
(زواجر ج ۲ ص ۲۹۶)

(۲۲۹) گھوڑے تکبر وغیرہ کے لئے رکھنا یا شرط یا جوئے کے ساتھ ان کا گھوڑ دوڑ کرانے کے لئے رکھنا۔ (بخاری ومسلم)

(۲۳۰) شرط یا جُوا لگا کر تیروں کے ساتھ تیر اندازی کا مقابلہ کرنا۔
(زواجر ج ۲ ص ۲۹۷)

(۲۳۱) تیر اندازی سیکھ کر اس سے ایسا اعراض کرتے ہوئے چھوڑنا جس سے دشمن کا غلبہ یا مسلمانوں کی بے عزتی ہوتی ہو۔ (مسلم)

(۲۳۲) جانتے ہوئے قصداً کسی کا حق مارنے کے لئے (یمین غموس جھوٹی) قسم کھانا۔
(بخاری ومسلم)

(۲۳۳) عام جھوٹی قسم کھانا۔ بہت زیادہ قسمیں کھانا اگر چہ سچا ہو۔
(ابن حبان۔ زواجر ج ۲ ص ۳۰۲)

امانت کی قسم کھانا۔ (ابوداؤد)

بتوں کی قسم کھانا۔ (مسلم)

(۲۳۴) بے اصولی کی باتیں کرنے والے کا یہ کہنا کہ اگر میں یہ کروں تو میں کافر یا میں اسلام یا نبی سے بری (نعوذ باللہ من ذلک)۔ (مسلم، زواجر ج ۲ ص ۳۰۴)

(۲۳۵) اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری ومسلم)

(۲۳۶) نذر پوری نہ کرنا چاہے وہ نذر ثواب کی ہو یا وہ شرط پائے جانے کی وجہ سے لازم ہو۔

(زواجرج ۲ ص ۳۰۶)

فائدہ: یعنی کسی نے یوں نذر مانی کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو میں اللہ کے لئے اتنی رکعت نفل پڑھوں گا یا نفلی روزے رکھوں گا یا کچھ خیرات کروں گا، اب اگر اس کا کام ہوگیا تو جس قدر نذر مانی تھی اس کا پورا کرنا واجب ہے ورنہ گناہِ کبیرہ ہوگا۔

(۲۳۷) عہدۂ قضا سپرد کرنا (یعنی جج بنانا) ایسے شخص کو جو خیانت یا ظلم وغیرہ کرے۔

(سورۂ مائدہ آیت ۴۷ کی تفسیر)

(۲۳۸) (نااہل ہوتے ہوئے) عہدۂ قضا کی ذمہ داری لینا ایسے شخص کا جو جانتا ہو کہ خیانت یا ظلم وغیرہ کروں گا۔ (بخاری ومسلم)

(۲۳۹) اس شخص کا عہدۂ قضا مانگنا جو اپنے متعلق خیانت یا ظلم وغیرہ کو جانتا ہو۔

(بخاری ومسلم)

(۲۴۰) جہالت سے فیصلہ کرنا۔ ظالمانہ فیصلہ کرنا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

(۲۴۱) ناحق اور باطل شخص کی مدد کرنا۔ (ابوداؤد)

تنبیہ: ایک حدیث میں ہے کہ جس نے کسی جھگڑے میں ناحق کسی کی مدد کی تو وہ مستحق ہوا اللہ کے غضب کا۔ (ایضاً)

(۲۴۲) قاضی اور حاکم کا حق تعالیٰ کو ناراض کر کے رعایا کو راضی کرنا۔

(ابن حبان۔ زواجرج ۲ ص ۳۱۲)

(۲۴۳) رشوت لینا اگرچہ صحیح فیصلہ پر ہو، ناحق رشوت دینا، رشوت لینے والے اور دینے والے کے درمیان کوشش کرنا، کسی کے حاکم یا حکم بنانے پر رشورت لینا۔

(سورۂ بقرہ ۱۸۸۔ زواجر ص ۳۱۴)

(۲۴۴) ناحق یا بغیر علم کے جھگڑا کرنا جیسے ججوں کے وکیل۔ حق مانگنے کے لئے جھگڑنا مگر

ساتھ سخت جھگڑا ظاہر کرنا اور مد مقابل کو تکلیف پہنچانا اور اس پر مسلط ہی ہو جانا۔ محض ضد کے طور پر جھگڑا کرنا مقابل پر غلبہ پانے کے لئے اور اس کو کمزور کرنے کے لئے۔ بغیر کسی مقصد کے گفتگو میں خلل ڈالنے کے لئے طعنہ مارنا۔ مختلف مذاہب کے متعلق (بلاوجہ) بری گفتگو کرنا۔ (بخاری، زواجر ج ۲ ص ۳۱۶)

(۲۴۵) تقسیم کرنے والے کا اپنی تقسیم میں ظلم کرنا۔ قیمت لگانے والے کا قیمت لگانے میں ظلم کرنا۔ (زواجر ج ۲ ص ۳۱۹)

(۲۴۶) جھوٹی گواہی دینا۔ جھوٹی گواہی قبول کرنا۔

(بخاری و مسلم۔ زواجر ج ۲ ص ۳۲۰)

(۲۴۷) بلا عذر گواہی چھپانا۔ (سورۂ بقرہ آیت ۲۸۳)

(۲۴۸) وہ جھوٹ جس میں حد یا کوئی نقصان ہو۔ (سورۂ مائدہ آیت ۱۸)

(۲۴۹) شرابیوں وغیرہ فاسقوں کے ساتھ بطور محبت بیٹھنا اٹھنا۔ (زواجر ج ۲ ص ۳۲۷)

(۲۵۰) جوا کھیلنا (خواہ اکیلا ہو یا کسی بازی کے ساتھ ہو)۔ (سورۂ مائدہ آیت ۹۰،۹۱)

(۲۵۱) نرد (چوسر) کھیلنا۔ (مسلم، ابوداؤد۔ زواجر ج ۲ ص ۳۲۹)

(۲۵۲) شطرنج کھیلنا (یہ حنفیہ کے نزدیک گناہ ہے) امام شافعیؒ کے ہاں جوئے کے ساتھ شطرنج کھیلنا گناہ ہے یا اگر نماز کا وقت جاتا ہو تو بغیر جوئے کے کھیلنا بھی اسوقت امام شافعیؒ کے ہاں ناجائز ہے۔ (زواجر ج ۲ ص ۳۳۲)

(۲۵۳) باجا بجانا، اور اس کو سننا، بانسری بجانا اور سننا، طبلہ بجانا اور سننا۔

(زواجر ج ۲ ص ۳۳۶۔ معارف القرآن حضرت مفتی شفیع صاحبؒ ص ۲۱ ج ۸)

(۲۵۴) کسی معین یا غیر معین لڑکے کے حسن و جمال کو اس طرح یاد کرنا کہ میرا اس کے ساتھ عشق ہے۔ یا کسی خاص اجنبی عورت کے حسن و جمال کا تذکرہ کرنا اگرچہ فحش حرکتوں والا

نہ ہو۔ یا عورت کو متعین کئے بغیر فحش حرکتوں کا تذکرہ کرنا۔ عشق و محبت والے اشعار پڑھنا۔
(زواجر ج ۲ ص ۳۴۹)

(۲۵۵) اسی طرح ایسے شعر کرنا جن میں فحش (بے حیائی) ہو۔ ایسے شعر کہنا جن میں بہت گندہ جھوٹ ہو۔ اس قسم کے اشعار پڑھنا اور ان کو عام کرنا۔ (زواجر ج ۲ ص ۳۵۱)

(۲۵۶) شعر میں حد سے بڑھ کر کسی کی تعریف کرنا جیسے جاہل کو عالم اور فاسق کو عادل بنا دینا۔ ایسے اشعار سے کمائی کرنا جن میں اکثر وقت لگتا ہو اور برائی و فحش میں مبالغہ کرتا ہو جب اس کو کوئی مال وغیرہ نہ دے تو اس کی برائی شروع کر دے۔ (زواجر ج ۲ ص ۳۵۵)

(۲۵۷) ایک صغیرہ گناہ کو بار بار کرنا یا کئی صغیرہ گناہ کرنا۔ (زواجر ج ۲ ص ۳۵۸)

(۲۵۸) کبیرہ گناہ سے توبہ نہ کرنا۔ (سورۂ نور آیت ۲۱)

(۲۵۹) کسی انصاری کے ساتھ بغض رکھنا۔ (بخاری۔ زواجر ج ۲ ص ۳۷۹)

(۲۶۰) کسی ایک صحابی کو بھی گالی دینا۔ (زواجر ج ۲ ص ۳۸۰)

(۲۶۱) کسی پر دعوی کرنا کہ وہ چیز میری ہے یہ جانتے ہوئے کہ یہ میری نہیں ہے۔
(زواجر ج ۲ ص ۳۸۷)

(۲۶۲) شرعی اجازت کے بغیر آزاد شدہ غلام سے خدمت لینا، جیسا کہ چھپ کر اس کو آزاد کر دے اور مسلسل اس سے خدمت لیتا رہے۔
(زواجراج ۲ ص ۳۸۷) (بحوالہ کفریہ الفاظ اور ان کے احکامات ص ۹۸ تا ۱۲۷)

بفضل اللہ تعالی یہاں تک ظاہری اور باطنی گناہِ کبیرہ کی ایک لمبی فہرست بیان کر دی گئی ہے۔ اب آگے چند صغائر کو علامہ ابن نجیم مصری کے حوالہ سے نقل کیا جا رہا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

صغیرہ گناہوں کا بیان

☆ علامہ ابن نجیم مصری حنفیؒ نے ۱۲۵ صغیرہ گناہ لکھے ہیں یہاں بطور مثال چند گناہ لکھے جاتے ہیں اور یاد رہے کہ باقی گناہ میں سے اکثر وہ ہیں جن کو ابن حجر مکیؒ نے زواجر میں کبیرہ شمار کیا ہے، لیکن ساتھ ابن حجر مکیؒ نے قیدیں وغیرہ بھی لگائی ہیں کہ یہ گناہ اگر اس طرح ہو تو کبیرہ بنے گا ورنہ نہیں، نہ یہ کہ مطلقا ہر صغیرہ کو ابن حجر مکیؒ نے کبیرہ شمار کر لیا ہو (ایسا نہیں ہے) یہی وجہ ہے کہ آگے لکھے جانے والے چند صغیرہ گناہ ابن حجرؒ نے نہیں لئے اور یہ بات بھی یاد رہے کہ چھوٹا گناہ بار بار کرنے سے کبیرہ ہی بن جاتا ہے۔

(۱) وہ جھوٹ جس میں کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

(۲) نماز میں با اختیار خود ہنسنا یا کسی مصیبت کی وجہ سے رونا۔

(۳) صوم وصال یعنی نفل روزہ پر روزہ رکھنا کہ درمیان میں بالکل افطار نہ کرے۔

(۴) جمعہ (کی پہلی) اذان کے بعد خرید وفروخت کرنا (جبکہ دوسری اذان کے بعد حرام ہے)

(۵) شوقیہ کتا پالنا۔ (شکار کے لئے یا کھیت باغ گھر کی حفاظت کے لئے پالا جائے تو جائز ہے)

(۶) شراب کو اپنے گھر میں رکھنا۔

(۷) کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔

(۸) نماز میں سدل کرنا یعنی کپڑے کو اس کی وضع طبع کے خلاف لٹکانا۔

(۹) بحالت جنابت اذان دینا۔

(۱۰) بحالت جنابت مسجد میں بلا عذر داخل ہونا۔

(۱۱) کسی نماز پڑھنے والے کے آگے اس کی طرف رخ کرکے بیٹھنا یا کھڑا ہونا۔

(۱۲) مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا۔

(۱۳) مسجد میں ایسے کام کرنا جو عبادت نہیں۔

(۱۴) زکوۃ ردی مال سے ادا کرنا۔

(۱۵) سڑی ہوئی مچھلی یا جو مرکر پانی کے اوپر آجائے اس کو کھانا۔

(۱۶) حلال اور مذبوح (جو ذبح ہو چکا ہو) جانور کے اعضاء مخصوصہ اور مثانہ اور غدود کا کھانا۔

(۱۷) نکاحِ شغار یعنی ایک لڑکی کے مہر میں بجائے روپے پیسے کے لڑکی دینا۔
اور وہ صورت جس کو ہمارے عرف میں وٹہ سٹہ کہتے ہیں جس میں دونوں لڑکیوں کا علیحدہ علیحدہ مقرر ہو وہ اس میں داخل نہیں یعنی جائز ہے۔

(۱۸) بیوی کو ایک وقت میں ایک سے زائد طلاق دینا۔

(۱۹) بیوی کو بلا وجہ اور بلا ضرورت بائن طلاق دینا (بلکہ ضرورت کے وقت ایک رجعی طلاق دینی چاہیئے)

(۲۰) بحالت حیض طلاق دینا۔

(۲۱) جس طہر میں جماع کر چکا ہے اس میں طلاق دینا۔

(۲۲) مطلقہ بی بی سے بذریعہ فعل (جماع وغیرہ کے) رجعت کرنا (بلکہ اول رجعت قول سے ہونی چاہیئے) اس گناہ کے متعلق علامہ ابن حجر مکیؒ نے یہ قید لگائی ہے کہ یہ گناہ اس وقت کبیرہ ہے جبکہ رجوع کرنے سے پہلے وطی کی حرمت کا قائل ہو (یا ان کا مقلد ہو)

(۲۳) اپنی اولاد کو چیز دینے میں برابری نہ کرنا (ہاں کسی لڑکے لڑکی میں علم وصلاحیت

زیادہ ہونے کے سبب اس کو کچھ زیادہ دے دے تو مضائقہ نہیں)

(۲۴) جس شخص کے پاس مالِ حرام زیادہ حلال کم ہو اس کا ہدیہ یا دعوت بغیر عذر کے بلا تحقیق قبول کرنا۔

(۲۵) مغصوبہ (یعنی غصب کی ہوئی) زمین کی پیداوار سے کھانا۔

(۲۶) مغصوبہ (یعنی غصب کی ہوئی) زمین میں داخل ہونا اگرچہ نماز ہی کے لئے ہو۔

(۲۷) غیر کی زمین میں بغیر اس کی اجازت سے چلنا (جبکہ اس کو اپنی زمین میں کسی کے چلنے پر اعتراض نہ ہو)

(۲۸) نماز میں سجدۂ تلاوت واجب ہو اس کو مؤخر کرنا یا چھوڑ دینا۔

(۲۹) نماز کے لئے کسی خاص سورۃ کی تلاوت کو مقرر کرنا۔

(۳۰) جنازہ کی چارپائی کو چوڑائی کے رخ پر ڈولی کی طرح بانس باندھ کر اٹھانا۔

(۳۱) بغیر ضرورت کے دو آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کر دینا۔

(۳۲) دانتوں کو سونے کے تاروں سے (بلاضرورت) باندھنا۔

(۳۳) مردہ کے چہرہ کو (شہوت سے) بوسہ دینا۔

(۳۴) خصی غلام سے خدمت لینا یا اس کے کسب سے کھانا۔

(۳۵) بچوں کو ایسا لباس پہنانا جو بالغ کے لئے ممنوع ہو۔

(۳۶) اپنا دل بہلانے کے لئے گانا۔

(۳۷) کسی عبادت کو شروع کر کے باطل کرنا۔

(۳۸) اذان سننے کے بعد گھر میں بیٹھ کر اقامت کا انتظار کرتے رہنا۔

(۳۹) عالم، بزرگ، باپ کے سوا کسی کا ہاتھ چومنا۔

(۴۰) تلاوت قران کرنے والے کو اپنے باپ یا استاذ کے سوا کسی کے لئے تعظیما کھڑا کرنا۔

(۴۱) خطبہ کے وقت کلام کرنا۔

(۴۲) اپنا لڑکا جس کی عمر سات سال سے زائد ہو اس کے ساتھ ایک بستر میں سونا۔

(۴۳) جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں تلاوت قرآن پاک کرنا۔

(۴۴) بے فائدہ کلام کرنا۔

(۴۵) ہنسی دل لگی میں افراط وزیادتی کرنا۔

(بحوالہ کفریہ الفاظ اوران کے احکامات ص ۱۲۸ تا ۱۳۱ از مفتی عبدالشکور صاحب قاسمی)

{زبانی آفتیں}

اعضائے انسانی میں زبان ایک ایسا عضو ہے جس کے نقصانات بھی بے شمار ہے اور فوائد بھی بے شمار ہے، یہی وہ زبان ہے جس کے باعث آدمی جنت تک پہونچ جاتا ہے اور اس کے معمولی کرتوت کی وجہ سے آدمی جہنم رسید ہو جاتا ہے، اگر کوئی آدمی جو پہلے کافر تھا اپنی زبان سے (دل کے اقرار کے ساتھ) کلمۂ توحید پڑھ لے تو وہ کفر وضلالت کی گھٹاٹوپ اندھیریوں سے نکل کر نور ایمان میں داخل ہو جاتا ہے، نارِ ابدی سے بچکر جنت کا مستحق ہو جاتا ہے، خدا کی رضامندی وخوشنودی اس کو حاصل ہوتی ہے وغیرہ کئی فوائد سے بہرہ ور ہو جاتا ہے، اس کے بالمقابل اگر اس نے اپنی زبان سے کوئی مبغوض کلمہ جو اللہ کو ناراض کرنے والا تھا، زبان سے نکال دیا تو اس کی وجہ سے جہنم میں پھینک دیا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت

ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک انسان سوچے سمجھے بغیر جب کوئی کلمہ زبان سے کہہ دیتا ہے تو وہ کلمہ اس شخص کو جہنم کے اندر اتنی گہرائی تک گرادیتا ہے جتنا مشرق ومغرب کے درمیان فاصلہ اور بعد ہے۔ **اعاذنا اللہ منھا**

(بخاری شریف کتاب الرقاق باب حفظ اللسان)

کبیرہ گناہ کی فہرست میں زبان سے متعلق کئی گناہ ذکر کردئے گئے ہیں، لیکن چونکہ زبان کی آفات ونقصانات بے شمار ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ لگے ہاتھ زبان کی آفتوں کو یکجا کر کے بعنوان ''زبان کی آفتیں'' کے تحت جمع کردیا جائے، اسمیں قارئین کے لئے سہولت بھی ہے بایں طور کہ ان کو ایک ہی جگہ پر یہ ساری چیزیں مل جائے گی، دیگر کتابوں کو کھنگالنے کی نوبت بہت کم آئے گی، اور ساتھ ہی جب ان کو بار بار پڑھا جائے گا تو ان سے بچنا بھی آسان ہوجائے گا۔

چونکہ بندہ کے پاس زبان کی آفتوں کے تعلق سے کچھ ہی باتیں موجود تھی اس لئے مزید باتوں کا متلاشی تھا، حسن اتفاق کہ میرے رفیق درس حضرت مولانا مفتی عقیل صاحب دامت برکاتہم کے پاس ۱۵۰ کے قریب زبان کی آفتیں مسودہ کی شکل میں موجود تھیں تو بندہ نے بڑی لجاجت سے مفتی صاحت کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر آپ بخوشی مجھے یہ مسودہ عنایت فرمائیں تو میں اسے اپنی کتاب میں شامل کردوں کیونکہ آپ کا یہ مسودہ بالکل میری کتاب کے موضوع کے مطابق ہے تو مفتی صاحب نے وہ مسودہ مجھے اپنی کتاب کا حصہ بنانے لئے بخوشی مرحمت فرمادیا، چنانچہ بندے نے اس میں سے ۱۲۶ باتوں کو مِن وعَن یہاں پر نقل کیا ہے۔ میں شکر گزار ہوں مفتی صاحب کا کہ انہوں نے کئی سالوں کی عرق ریزی کے بعد تیار کیا ہوا زبان کی آفتوں والا مسودہ عنایت فرما کر بندے کی علمی معاونت

فرمائی ،اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو دارین میں بہترین بدلہ عطا فرمائے اور ان کے علوم سے پورے عالم کو فیضیاب فرمائے۔آمین

اب ذیل میں انہیں آفتوں کو نمبروار بیان کیا جارہا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مذاق اور مستی کا لیبل لگا کر لوگوں کو تکلیف دینا،استہزاء کرنا، گناہ پر عار دلانا،عیب فاش کرنا،رسوا کرنا۔

(۲) پچھلی بری باتوں کا ذکر کرنا۔

(۳) گالی گلوچ کرنا۔

(۴) لڑائی جھگڑا کرنا۔

(۵) فاسقوں کی باتیں کرنا (مثلاً فلم وغیرہ)

(۶) لعن طعن کرنا۔

(۷) فلمی گانا گانا۔

(۸) سینما اور کرکٹ کی باتیں کرنا۔

(۹) اپنا راز فاش کرنا۔

(۱۰) دوسرے کے راز کو فاش کرنا۔

(۱۱) جھوٹ بولنا۔

(۱۲) غیبت کرنا۔

(۱۳) چغلخوری کرنا۔

(۱۴) جھوٹی قسم کھانا

(۱۵) جھوٹا وعدہ کرنا،وعدہ خلافی کرنا۔

(۱۶) کسی کا عیب ظاہر کرنا، خود کا عیب ظاہر کرنا۔

(۱۷) حد سے زیادہ خوش طبعی کرنا۔

(۱۸) تہمت لگانا۔

(۱۹) کسی کی بات کو کاٹنا اور رد کرنا۔

(۲۰) بات کرتے ہوئے بیچ میں طعن وتشنیع کرنا۔

(۲۱) کسی کے منہ پر ایسی تعریف کرنا کہ اس سے مخاطب کے دل میں عجب، خود بینی، تکبر وگھمنڈ پیدا ہوجائے۔

(۲۲) غیر مستحق کی تعریف کرنا۔

(۲۳) دورخا پن کرنا۔

(۲۴) عوام میں ایسی باتیں کرنا جو ان کی سمجھ سے باہر ہو (مثلاً تقدیر اور ذات وصفات کے متعلق باتیں کرنا)

(۲۵) جھوٹی گواہی دینا۔

(۲۶) تکبر کے بول بولنا، حسد کے بول بولنا، حرص کے بول بولنا، ریاکاری کے بول بولنا، کینہ کے بول بولنا، حقارت کے بول بولنا، عصبیت کے بول بولنا۔

(۲۷) کسی کا دل دکھانا۔

(۲۸) ایسے بول بولنا جس سے حب جاہ یا حب مال کی بو آئے۔

(۲۹) کسی عالم دین کی توہین کرنا، بالخصوص اہل اللہ کی شان میں گستاخی کرنا۔

(۳۰) لگائی بجھائی کرنا، کان بھرنا، کسی دو فریق یا دوستوں کے بیچ میں دشمنی ڈالنا۔

(۳۱) مخلوق کو راضی کرنے کے لئے خدا کی ناراضگی کے بول بولنا۔

(۳۲) بے فائدہ کلام کرنا۔

(۳۳) ناشکری کے الفاظ زبان سے نکالنا۔

(۳۴) بےصبری کرنا۔

(۳۵) جس میں دین ودنیا کا کوئی فائدہ نہ ہواس میں بحث ومباحثہ کرنا۔

(۳۶) بددعا کرنا۔

(۳۷) کلام میں تکلف وتصنع کرنا۔

(۳۸) لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹی باتیں کرنا۔

(۳۹) نامحرم کے ساتھ بغیر ضرورت کے بات کرنا اگرچہ اپنے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، جیسے چچازاد، ماموزاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد بہن، مامی، چچی وغیرہ۔

(۴۰) نوحہ کرنا۔

(۴۱) بلاوجہ شرعی تنقید کرنا۔

(۴۲) اپنے مشائخ، والدین، اساتذہ اور بڑوں کے سامنے اونچی آواز سے گفتگو کرنا۔

(۴۳) قبرستان میں ہنسنا اور قہقہہ لگانا۔

(۴۴) مسجد میں بلاضرورت دنیا کی باتیں کرنا۔

(۴۵) سُنی سنائی بات بغیر تحقیق کے دوسروں سے نقل کرنا۔

(۴۶) قرآن کو بغیر تجوید کے پڑھنا۔

(۴۷) کسی کو غلط راستہ بتانا اور غلط مشورہ دینا۔

(۴۸) کسی کو ایسے نام سے پکارنا جس سے اس کو تکلیف پہنچے۔

(۴۹) برے لقب لگانا۔

(۵۰) کسی سے بلا وجہ شرعی راز اُگلوانا۔

(۵۱) کسی کے عیب کی پردہ پوشی نہ کرنا۔

(۵۲) کسی کی کوئی اچھی صفت وخوبی کو غلط انداز سے پیش کرنا۔

(۵۳) کسی کے گناہ عیب ونجی معاملہ میں تحقیق وتجسس کرنا، ٹوہ میں پڑنا، دوسرے کے عیب کی چھان بین کرنا۔

(۵۴) فحش اور شہوت بھری باتیں کرنا۔

(۵۵) کسی کی تعریف اس لئے کرنا کہ اس کے مدمقابل کو گرانا مقصود ہو۔

(۵۶) غلط مسئلہ بتانا، نہ جاننے کے باوجود لاعلمی کا اظہار نہ کرنا۔

(۵۷) نامحرم عورتوں کا تذکرہ کر کے عشقیہ باتیں کر کے لذت حاصل کرنا۔

(۵۸) کسی کا تقرب حاصل کرنے کیلئے چاہے وہ دوست ہو یا پرنسپل یا کسی مالدار یا بادشاہ یا کسی بڑے عہدے دار کے سامنے دوسرے کی چغلخوری کرنا اس کے کان بھرنا تاکہ وہ اس دوسرے سے متنفر ہو جائے اور میں اس کا مقرب بن جاؤں۔

(۵۹) اپنی تعریف کرنا، اپنی خوبیاں بیان کرنا، اپنی بڑائی بیان کرنا۔

(۶۰) غصہ کی حالت میں شریعت کے خلاف بول بولنا۔

(۶۱) نکتہ چینی کرنا۔

(۶۲) قدرت کے باوجود امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنا۔

(۶۳) احسان جتلانا۔

(۶۴) سخت کلامی کرنا۔

(۶۵) کسی کے نسب پر طعن کرنا۔

(۶۶) قرآن کی تلاوت وذکر وغیرہ کو اتنا آواز سے کرنا کہ جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچے، جیسے سونے والے، مطالعہ کرنے والے۔

(۶۷) کسی کی ایسی تعریف کرنا جس سے دوسرے کی تنقیص لازم آوے۔

(۶۸) جھوٹے دعوے کرنا۔

(۶۹) کسی کو بدنام کرنا۔

(۷۰) سمعہ وشہرت کے بول بولنا، یعنی کوئی ایسے بول بولنا جس سے لوگوں میں شہرت ہوجائے۔

(۷۱) بات بات میں گالی دینا۔

(۷۲) اپنے مدرسہ، استاذ، شیخ، اپنے دارالافتاء یا اپنے سلسلہ کی تعریف میں اتنا غلو کرنا کہ دوسرا اپنے مدرسہ، استاذ، شیخ، اپنے دارالافتاء یا اپنے سلسلہ سے بدظن ہوجائے، یا احساس کمتری میں مبتلا ہوجائے۔

(۷۳) کسی کو کمینہ، بےوقوف، اُلّو، لنگڑا، پاگل وغیرہ کہہ کر بلانا، کہ اس سے دل کو صدمہ ہوتا ہے۔

(۷۴) بےکار باتوں میں پڑنا۔

(۷۵) ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا ہمیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کس کا کیا مقام ہے۔

(۷۶) بیان، تقریر یا کسی کو دعوت دیتے وقت یا کسی سے دینی بات کرتے وقت یا عام گفتگو کے وقت اتنا طول کرنا کہ مخاطب اکتاہٹ محسوس کرے۔

(۷۷) کسی کی برائی یا عیب کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا اور اچھالنا۔

(۷۸) اتنی زور سے بات کرنا کہ پڑھنے والے یا دوسرے کام میں مشغول مثلاً سونے والوں، مطالعہ کرنے والوں، نماز پڑھنے والوں تلاوت کرنے والوں کو تکلیف ہو، اسی طرح اتنی زور سے تقریر و بیان کرنا جس سے سونے والوں کی نیند خراب ہو۔(بشرطیکہ سونے کا وقت بھی ہو)

(۷۹) یک طرفہ بات سنکر فیصلہ کردینا۔غلط فیصلہ کرنا۔

(۸۰) جب تین آدمی جمع ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دو آدمیوں کا سرگوشی کرنا۔

(۸۱) کوئی ایسی بات زبان سے نکالنا جس سے متکلم یا مخاطب کا دل متنفر ہوجائے، دل ودماغ خراب ہوجائے، نیکی کا حوصلہ ورغبت ختم ہوجائے، عالی ہمت پست ہوجائے، گناہ کی طرف دل کا میلان ہوجائے۔

(۸۲) میاں بیوی کا راز کی باتوں کو اپنے دوستوں اور سہیلیوں میں کرنا۔

(۸۳) اچھی بات کی شکل میں زہریلی بات کرنا۔

(۸۴) بغیر مجبوری کے کسی سے سوال کرنا۔

(۸۵) سائل کو جھڑ کنا۔

(۸۶) ایسے اشعار پڑھنا جو خلاف شرع ہو۔

(۸۷) دوسرے کی حقارت کی غرض سے شور مچانا، سیٹی بجانا، تالیاں بجانا۔

(۸۸) زبان و دیگر اعضاء سے بری نیت سے کسی کی نقل اتارنا۔

(۸۹) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب یا دوسرے کسی کی جانب جھوٹی بات منسوب کرنا، خصوصا حدیث پاک بیان کرنے میں احتیاط نہ کرنا خواہ عبارت پڑھنے کے اعتبار سے ہو یا حدیث روایت کرنے کے اعتبار سے ہو۔

(۹۰) طالب علم کا استاذ سے اچھی نیت مثلاً علمی پیاس بجھانے اور معلومات میں اضافہ کے بجائے استاذ کا امتحان لینے کے لئے، پریشان کرنے کے لئے یا اپنی بڑائی جتانے کے لئے، یا اپنے کونمایاں کرنے کیلئے اشکال کرنا۔

(۹۱) تجسس کرنا کہ (کوئی) پوچھے تو کہاں جا رہا ہے، کہاں گیا تھا، کس کا فون آیا تھا، اس سے بعض مرتبہ وہ آدمی جھوٹ بولنے پر مجبور ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ بات کبھی راز کی ہوتی ہے اور اس کو وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔

(۹۲) علماء سے ایسے سوالات کرنا جس سے اپنی کوئی دینی ضرورت متعلق نہ ہو۔

(۹۳) بھید و راز کی بات لوگوں کو بول دینا، پھر ان سے چھپانے کی امید رکھنا، یہ بہت بڑی بے وقوفی ہے۔ اَلسِّرُّ اِذَا جَاوَزَ اِثْنَیْنِ (بدائع) المراد باثنین شفتان

(زندگی سے لطف اٹھایئے ۴۰۱)

راز کی بات اگرچہ فی نفسہ اچھی اور نیک ہو لیکن جب صاحب واقعہ نے اس کو فاش کرنے سے صراحۃً منع کیا ہو یا اس کے زبان حال سے لگے کہ اُسے یہ راز (اگرچہ اچھا ہے) اس کا اظہار پسند نہیں تو اس صورت میں اس کو فاش کرنا بھی جائز نہیں۔

(اصلاحی خطبات)

(۹۴) بناوٹی تواضع کرنا مثلاً خود کو حقیر، فقیر، احقر، گنہگار کہنا، اِلّا یہ کہ واقع میں دل کی گہرائیوں سے ایسے الفاظ بولے کہ اگر انہی الفاظ سے اس سے گفتگو کی جائے تو اس کو برا نہ لگے۔

(۹۵) اچھی بات کرتے ہوئے دل میں نفسانیت کا آجانا۔

(۹۶) گناہوں پر خوشی کا اظہار کرنا، خوش ہونا۔

(۹۷) وضو کرتے وقت بلاضرورت دنیوی باتیں کرنا۔

(۹۸) بڑے انسان جیسے (ماں باپ، استاذ، شیخ، علماء کرام یا جو آدمی عمر، علم وعمل، تقوی و طہارت میں اپنے سے بڑا ہو) کے غصہ کے وقت سامنے ہو جانا، ان کی بات کا دوٹوک جواب دے دینا وغیرہ۔

(۹۹) کسی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار کرنا۔

(۱۰۰) کھانے کے دوران یا کھانے کے بعد کھانے کی برائی کرنا۔

(۱۰۱) چاپلوسی کرنا۔

(۱۰۲) باتوں میں مبالغہ آرائی کرنا۔

(۱۰۳) خواب کی باتیں ہر کس وناکس کو کہہ دینا۔

(۱۰۴) پوچھا جائے کسی اور سے اور جواب دینے لگو تم۔

(۱۰۵) دوسرے شخص کی گفتگو ختم ہو اس سے پہلے ہی بول پڑنا۔

(۱۰۶) ایسی بات کہنا جس کی سچائی میں تم کو خود شک ہو۔

(۱۰۷) ایسی بات کہنا جس کو کوئی سمجھ نہ سکے یا جس کے سننے کی اُسے رغبت ہی نہ ہو۔

(۱۰۸) بے موقع کوئی بات کہنا۔

(۱۰۹) ایک ہی بات کو بار بار دہرانا جس سے سامع اکتاہٹ محسوس کرنے لگے۔

(۱۱۰) بلاضرورت باتیں کرنا۔

(۱۱۱) کسی کے منہ پر ایسی تعریف کرنا کہ جس سے عجب پیدا ہونے کا خوف ہو، ورنہ حوصلہ افزائی کے لئے حد میں رہ کر تعریف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۱۲) غیر مہذب طریقے سے کسی کو ٹوکنا۔ لوگوں کو دعوت دیتے وقت، ٹوکتے وقت،

نصیحت کرتے وقت، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے وقت ان شرائط کا لحاظ رکھنا بہت مفید ہے۔

- سب سے پہلے اپنی محبت وعظمت مخاطب کے دل میں اتاریں (اور یہ چیز تقوی اور اتباع سنت سے حاصل ہوتی ہے)
- بات حق ہو غلط فہمی نہ ہوئی ہو۔
- نیت حق ہو، کینہ، بغض، حقارت، حسد، عداوت ونفرت کی وجہ سے کوئی بات نہ کہے۔
- طریق حق ہو، انداز اچھا ہو، مسکراتے ہوئے کہے، پہلے تمہید باندھے، پھر دعوت دیوے ،لٹھ کی طرح ایک ہی جھٹکے سے نہ مارے یہ دعوت کوئی پتھر نہیں کہ اٹھا کر دے مارا۔
- کسی کے سامنے نہ ٹوکے، نہ شرمندہ کرے۔
- خیر خواہی کا جذبہ ہو، دل کی بھڑاس نکالنا مقصود نہ ہو۔
- حقیر نہ سمجھے، اس طرح دعوت دے کہ مخاطب یہ نہ سمجھے کہ متکلم مجھے حقیر سمجھ رہا ہے۔
- پہلے اس کی تعریف کرے پھر اپنی بات پیش کرے۔
- وقت شناسی، مردم شناسی، مزاج شناسی کو ملحوظ رکھے۔

(۱۱۳) منگنی کے بعد نکاح سے پہلے منگیتر سے بغیر ضرورت کے باتیں کرنا۔

(۱۱۴) منافقانہ باتیں کرنا۔

(۱۱۵) کسی کے ہاتھ میں تسبیح دیکھ کر اس کو چڑھانا، فقرے کسنا، حقارت سے دیکھنا، طعنہ مارنا۔

(۱۱۶) کسی کو ذلیل، کمبخت، بے وقوف، اُلّو، کمینہ اور پاگل وغیرہ کہنا پھر بولنا کہ اصلاح کی غرض سے بولا تھا۔

(۱۱۷) ناشکری کے الفاظ زبان پر لانا۔

(۱۱۸) دوسرے کی نیکی اور اچھائی کو اپنی طرف اور اپنی برائی کو دوسرے کی طرف منسوب کرنا۔

(۱۱۹) کسی سے امور خانہ داری اور پرسنل زندگی کے بارے میں ایسا سوال کرنا کہ وہ شرمندہ ہوجائے۔

(۱۲۰) پوچھے بغیر بڑے بڑے مشورے دینا۔

(۱۲۱) کسی اچھے کام کے کرتے وقت بڑائی کی نیت سے قرآن وحدیث وسنت کو پیش کرنا کہ اس سے خود کی تعریف کی بو آتی ہے۔

(۱۲۲) عوام میں ایسی باتیں کرنا جو ان کی سمجھ سے باہر ہو یا غلط مطلب کے سمجھ لینے کا اندیشہ ہو۔

(۱۲۳) بات کرتے ہوئے مخاطب کا کسی اور کام میں مشغول ہونا مثلاً سر کھجلانا، ادھر اُدھر بار بار دیکھنا، مسلسل نیچے دیکھتے رہنا، فون جیب میں سے نکال کر اس میں مشغول ہوجانا، واٹس ایپ پر پیغامات کے تبادلہ میں مشغول ہونا، یہ مجلس اور گفتگو کے آداب کے خلاف ضرور ہے، البتہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ متکلم کی بات کی طوالت سے اکتا گئے ہوں چاہے دینی گفتگو ہو یا متکلم کی بات میں دلچسپی نہ ہو، ایک ہی بات کو بار بار دہراتا ہو، یا مجمل بات کو طویل کرتا ہو، پس بولتا ہی چلا جاتا ہو، یا یہ بھی ہو کہ مخاطب کو بولنے کا موقع ہی نہ دیتا ہو، یا بات کی تردید کرتا ہو یا بات کو کاٹ دیتا ہو، کاٹ کر اپنی بات شروع کردیتا ہو، اپنی علمی، عملی صلاحیت اجاگر کرنے کی عادت ہو ایسی بات سن کر متحمل مزاج آدمی صبر کرلے گا اور غصہ کو قابو میں کرلے گا اور اسے احساس نہیں ہونے دے گا کہ اُسے تکلیف ہو رہی ہے اور اکتاہٹ محسوس ہو رہی ہے، دوسرا آدمی ہوگا تو برداشت نہ کرتے ہوئے فوراً ٹوک دے گا

یا اٹھ کر چلا جائے گا، ایسے آدمی کو دور سے دیکھتے ہی لوگ پناہ مانگتے ہیں اور راہِ فرار اختیار کر لیتے ہیں اور کسی بھی بہانہ سے بھاگ جاتے ہیں۔

(۱۲۴) مسجد میں دنیوی باتیں کرنا۔ (فتاوی رحیمیہ)

(۱۲۵) اذان کے وقت باتیں کرنا۔ (ایضاً)

(۱۲۶) دل خراش باتیں کسی کو سنانا (بغیر ضرورت کسی سے گفتگو ہرگز مت کرو) ہمارے بزرگوں کی یہ بات بڑی اچھی لگتی ہے کہ کم بات کرو، لوگوں سے کم اختلاط کرو اسی میں سلامتی ہے، دلوں کا سکون ہے۔

نوٹ: اوپر کی باتوں کو پڑھ کر ضرور یہ محسوس ہوا ہوگا کہ آجکل ہماری زبانوں کے بول بھی کچھ اس طرح ہی ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے معاشرہ میں نفرتوں کی آگ لگی ہوئی ہے اس لئے ضرورت ہے کہ ہم اپنی زبان کے بول کو درست کریں بجائے نفرت کے محبت کا ماحول پیدا کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کی ذکر کردہ زبان کی آفتوں سے حفاظت فرمائیں، آمین۔ (از مؤلف)

گناہوں کے دنیوی نقصانات

کسی بھی مضرت رساں چیز سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی مضرت کا علم بھی ہو ورنہ اس سے بچنا بہت مشکل ہے، جیسے زہر ہے کہ جو شخص اس کی مضرت ونقصان کو جانتا ہے وہ ضرور اس سے بچے گا، اور جس کو کوئی علم ہی نہیں ہے کہ زہر کیا چیز ہوتی ہے اس کا کیا نقصان ہے؟ تو وہ بلا تردد اس کو پی کر اپنا نقصان کر دے گا، ٹھیک اسی طرح گناہ بھی ایک باطنی زہر ہے جو انسان کے ایمان واعمال کو نقصان پہنچاتا ہے جب تک کہ اس سے توبہ نہ کر لی جائے، اور اس سے وہی شخص بچتا ہے جو اس کے نقصانات سے واقف ہو کیونکہ فطرت انسانی یہی ہے کہ وہ مضرت رساں اور تکلیف دہ چیز سے بہت دور رہتا ہے اور جو

آدمی گناہوں کے نقصانات سے واقف نہیں ہوتا وہ عموماً اس کا ارتکاب کر کے دنیوی اور اخروی نقصان کو خرید لیتا ہے کیونکہ گناہ کے بعض دنیوی نقصانات بھی ہے اور بعض اخروی نقصانات بھی ہے۔

اس لئے ذیل میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کی کتاب ''جزاء الاعمال'' سے گناہوں کے دنیوی نقصانات تلخیصاً لکھے جاتے ہیں تا کہ انہیں پڑھ کر ہمارے لئے گناہوں سے بچنا آسان ہوجائے۔

(۱) علم اور نور باطنی سے محرومی:۔ ایک اثر معاصی کا یہ ہے کہ آدمی علم سے محروم رہتا ہے کیونکہ علم ایک باطنی نور ہے اور معصیت سے نورِ باطن بجھ جاتا ہے۔

(۲) رزق کی کمی:۔ ایک نقصان گناہ کا دنیا میں یہ ہے کہ رزق کم ہوجاتا ہے۔
(جزاء الاعمال ص ۴۴)

(۳) خدا سے وحشت:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ عاصی کو خدا تعالیٰ سے ایک وحشت (گھبراہٹ) سی رہتی ہے اور وہ ایسی بات ہے کہ ذرا بھی ذوق ہو تو سمجھ سکتا ہے۔

(۴) نیک لوگوں سے وحشت:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ معصیت کرنے سے آدمیوں سے بھی وحشت ہونے لگتی ہے خصوصاً نیک لوگوں سے کہ ان کے پاس بیٹھ کر دل نہیں لگتا اور جس قدر وحشت بڑھتی جاتی ہے ان سے دور اور ان کی برکت سے محروم ہوجاتا ہے۔ایک بزرگ کا قول ہے کہ مجھ سے کبھی معصیت سرزد ہوجاتی ہے تو اس کا اثر اپنی بیوی اور جانور کے اخلاق میں پاتا ہوں کہ وہ میرے پوری طرح مطیع (فرماں بردار) نہیں رہتے۔

(۵) مقاصد کے حصول میں دشواری:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ عاصی کو اکثر کارروائیوں میں دشواری پیش آتی ہے جیسے تقوی اختیار کرنے سے کامیابی کی راہیں نکل آتی ہیں، ایسے ہی

ترکِ تقوی سے کامیابی کی راہیں بند ہو جاتی ہیں۔

(۶) دل، چہرہ اور آنکھوں کا تاریک و بے رونق ہونا:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ قلب میں ایک تاریکی سی معلوم ہوتی ہے، ذرا بھی دل میں غور کیا جائے تو یہ ظلمت صاف محسوس ہوتی ہے اس ظلمت کی قوت سے ایک حیرت پیدا ہوتی ہے اس سے بدعت و ضلالت و جہالت میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے اور اس ظلمت کا اثر قلب سے آنکھ میں آتا ہے اور پھر چہرہ پر ہر شخص کو یہ سیاہی نظر آنے لگتی ہے، فاسق کیسا ہی حسین و جمیل ہو مگر اس کے چہرہ پر ایک بے رونقی کی کیفیت ضرور ہوتی ہے، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نیکی کرنے سے چہرہ پر رونق، قلب میں نور، رزق میں وسعت، بدن میں قوت، لوگوں کے قلوب میں محبت پیدا ہوتی ہے اور بدی کرنے سے چہرہ پر بے رونقی، قبر اور قلب میں ظلمت، بدن میں سستی، رزق میں تنگی، لوگوں کے دلوں میں بغض (کینہ) ہوتا ہے۔ (جزاء الاعمال ص ۴۵، ۴۶)

(۷) دل و جسم کا کمزور ہونا:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ معصیت سے دل اور جسم میں کمزوری پیدا ہوتی ہے۔

(۸) طاعات سے محرومی:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ آدمی طاعت سے محروم ہو جاتا ہے، آج ایک طاعت گئی کل دوسری چھوٹ گئی، پرسوں تیسری رہ گئی، یوں ہی سلسلہ وار تمام نیک کام بدولتِ گناہ کے اس کے ہاتھ سے نکل جاتے ہیں۔

(۹) عمر میں بے برکتی:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ معصیت سے عمر گھٹتی ہے اور اس کی برکت ٹلتی ہے۔

(۱۰) معاصی کا خوگر ہونا:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ ایک معصیت دوسری معصیت کا سبب ہو جاتی ہے، وہ تیسری کا اسی طرح شدہ شدہ (آہستہ آہستہ) معاصی کی کثرت ہوتی جاتی

ہے، یہاں تک کے عاصی (گنہ گار) گناہوں میں گھر جاتا ہے، دوسرا یہ کہ گناہ کرتے کرتے اس کی عادت ہو جاتی ہے کہ چھوڑنا دشوار ہوتا ہے۔

(۱۱) توبہ کی توفیق نہ ملنا:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے ارادہ توبہ کا کمزور ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ بالکل توبہ کی توفیق نہیں ہوتی، اسی حالت میں موت آجاتی ہے۔

(ایضاً ۴۶، ۴۷)

(۱۲) گناہ کو گناہ نہ سمجھنا:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ چند روز میں اس معصیت کی برائی دل سے نکل جاتی ہے اس کو برا نہیں سمجھتا۔

(۱۳) خدا کے دشمنوں سے مشابہت:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ ہر معصیت دشمنان خدا میں سے کسی کی میراث ہے تو گویا یہ شخص ان ملعونوں کا وارث بنتا ہے، مثلاً کم ناپنا، کم تولنا، قوم شعیب علیہ السلام کی میراث ہے عُلُوّ (بڑائی) فساد فرعون اور اس کی قوم کی میراث ہے، تکبر وتجبر قوم ہود علیہ السلام کی، تو یہ عاصی ان لوگوں کی وضع وہیئت بنائے ہوئے ہے۔

(۱۴) دربار الٰہی میں بے قدرو قیمت ہونا:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ شخص بے قدر وخوار ہو جاتا ہے اور جب خالق کے نزدیک خوار وذلیل ہو گیا تو مخلوق میں بھی اس کی عزت نہیں رہتی۔

(۱۵) گناہ کا اثر دوسری مخلوقات پر:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کی نحوست (برا اثر) جیسے اس شخص کو پہنچتی ہے اسی طرح کا ضرر دوسری مخلوقات کو بھی پہنچتا ہے وہ سب اس پر لعنت کرتے ہیں، گناہ کی سزا تو الگ ہوگی، یہ لعنت اس پر طُرّہ (اضافہ) ہے۔

(جزاء الاعمال ص ۴۸، ۴۹)

(۱۶) عقل میں فتور وفساد کا پیدا ہونا:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے عقل میں فتور و

فساد آجاتا ہے کیونکہ عقل ایک نورانی چیز ہے، کدورت ومعصیت سے اسمیں کمی آجاتی ہے۔

(۱۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لعنت کا مستحق ہونا:۔ ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لعنت میں داخل ہوجاتا ہے کیونکہ آپ نے بہت سے گناہوں پر لعنت فرمائی ہےاور جو گناہ ان گناہوں سے بڑھ کر ہیں، ان پر تو بدرجۂ اولی استحقاقِ لعنت ہے (جزاء الاعمال ص ۵۰)

(۱۸) فرشتوں کی دعاؤں سے محروم ہونا:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے فرشتوں کی دعاء سے محروم ہوجاتا ہے۔ (جزاء الاعمال ص ۵۸)

(۱۹) خشکی اور تری میں فساد برپا ہونا:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے طرح طرح کی خرابیاں زمین میں پیدا ہوتی ہیں۔ پانی، ہوا، غلہ، پھل ناقص ہوجاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''ظَهَرَ الفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ'' (سورۂ روم آیت ۴۱)

یعنی ظاہر ہوگیا بگاڑ خشکی اور تری میں بسبب ان اعمال کے جن کو لوگوں کے ہاتھ کر رہے ہیں اور امام احمد بن حنبلؒ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا ہے کہ میں نے بنی امیہ کے کسی خزانے میں گیہوں (گندم) کا دانہ کھجور کی گٹھلی کے برابر دیکھا یہ ایک تھیلی میں تھا اور اس پر یہ لکھا تھا کہ یہ زمانۂ عدل میں پیدا ہوتا تھا اور بعض صحرائی لوگوں کا بیان ہے کہ پہلے زمانے کے پھل اس وقت کے پھلوں سے بڑے ہوتے تھے۔ (جزاء الاعمال ص ۵۹)

(۲۰) حیاوغیرت سے محروم ہونا:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے حیاء وغیرت جاتی رہتی ہے۔

(۲۱) اللہ تعالیٰ کی عظمت کا دل سے نکل جانا:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے اللہ

تعالیٰ کی عظمت (بڑائی) اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔

(۲۲) نعمتوں کا چھن جانا اور بلاؤں کا ہجوم:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے نعمتیں سلب ہو جاتی ہیں اور بلاؤں اور مصیبتوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ (جزاء الاعمال ص ۶۰)

(۲۳) القاب مدح وشرف کا سلب ہونا اور القاب مذمت کا مستحق ہونا:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے مدح وشرف (تعریف وعزت) کے القاب سلب ہو کر مذمت (برائی) اور ذلت کے خطاب ملتے ہیں مثلاً نیک کام کرنے سے یہ القاب عطا ہوئے تھے۔ مومن، مطیع، منیب، ولی، مصلح وغیرہ۔ جب برا کام کیا تو یہ خطابات ملے۔ فاسق، فاجر، عاصی، مخالف، مسیئ، مفسد، خبیث وغیرہ۔

(۲۴) شیاطین کا تسلط:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے شیاطین اس پر مسلط ہو جاتے ہیں۔

(۲۵) اطمینانِ قلب سے محرومی:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے اطمینان جاتا رہتا ہے، کچھ پریشان سا ہو جاتا ہے۔ (جزاء الاعمال ص ۶۱، ۶۲، ۶۳)

(۲۶) مرتے وقت کلمۂ طیبہ سے محرومی:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کرتے کرتے وہی دل میں بس جاتا ہے یہاں تک کہ مرتے وقت کلمہ تک منہ سے نہیں نکلتا، بلکہ جو افعال حالتِ حیات میں غالب تھے وہی اس وقت بھی سرزد (واقع) ہوتے ہیں۔

(۲۷) رحمتِ الٰہیہ سے ناامید ہونا:۔ ایک نقصان یہ ہے کہ گناہ کرنے سے رحمتِ الٰہیہ سے ناامیدی ہو جاتی ہے اس وجہ سے توبہ نہیں کرتا اور بے توبہ مرتا ہے۔

کسی شخص سے مرتے وقت کہا گیا کہ "لا الہ الا اللہ" کہہ اس نے گانا شروع کیا "تاتا تن تنا" اور کہنے لگا جو کلمہ مجھ سے پڑھواتے ہو اس سے مجھ کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ کوئی گناہ تو میں

نے چھوڑا نہیں، آخر کلمہ نہ پڑھا اور رخصت ہو گیا۔ **اللھم احفظنامنه** ۔

(جزاء الاعمال ص ۶۳، ۶۴)

سطور بالا میں کل ۲۷ دنیوی نقصانات بیان ہوئے جو گناہوں سے صادر ہوتے ہیں ، ان نقصانات کو سامنے رکھ کر ہر فرد مومن کو گناہوں سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے ، مبادا کہیں وہ وقت نہ آجائے کہ گناہ کرتے کرتے آدمی رحمتِ الہیہ سے ناامید ہو کر بغیر توبہ کے دنیا سے رخصت ہو جائے ، اللہ ایسے وقت سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین



{پانچواں باب}

توبہ کا بیان

توبہ کی حقیقت:

گناہوں کے سلسلہ میں امام نوویؒ نے ارشاد فرمایا: **قال العلماء التوبة واجبة من کل ذنب** ہر گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے۔

توبہ: یہ عربی زبان کا لفظ ہے تاب، یتوب، توبۃ اس کا معنی ہے رجوع کرنا اور لوٹنا۔

توبہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ بندہ اب تک اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا تھا اس نافرمانی کو چھوڑ کر وہ فرمانبرداری کی طرف لوٹ رہا ہے، اس لئے توبہ کو توبہ کہتے ہیں۔ اور بندہ جب توبہ کرتا ہے اور اپنے گناہوں پر پچھتاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے گناہوں کی وجہ سے اب تک اس کو اپنی رحمت سے محروم کر دیا تھا، اب دوبارہ رحمت کا سلسلہ شروع کر دیتا ہے "**ان اللہ ھو التواب الرحیم**" اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے، بہر حال توبہ کا مطلب ہے رجوع کرنا لہذا ہر گناہ سے توبہ واجب ہے۔

(حدیث کے اصلاحی مضامین ج ا۔ ص ۱۱۵ بطریق تلخیص)

گناہوں کا تریاق استغفار اور توبہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی مدظلہ العالی رقم طراز ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے نفس اور شیطان دو زہریلی چیزیں پیدا فرمائیں ہیں جو انسان کو پریشان اور خراب کرتی ہیں اور جہنم کے عذاب کی طرف انسان کو لے جانا چاہتی ہیں اسی طرح ان دونوں کا تریاق بھی بڑا زبردست پیدا فرمایا، وہ تریاق ہے استغفار اور توبہ، لہذا جب بھی نفس کا یہ

سانپ تمہیں ڈسے یا اس کے ڈسنے کا اندیشہ ہو تو تم فوراً یہ تریاق استعمال کرتے ہوئے کہو: استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ یہ تریاق اس زہر کا سارا اثر ختم کر دے گا، بہر حال جو بیماری یا زہر اللہ نے پیدا فرمایا اس کا تریاق بھی پیدا فرمایا۔

(اصلاحی خطبات ج ۶ ص ۲۴)

توبہ تین چیزوں کا مجموعہ

عام طور پر دو لفظ استعمال ہوتے ہیں، ایک استغفار اور ایک توبہ۔ اصل ان میں سے توبہ ہے اور استغفار اس توبہ کی طرف جانے والا راستہ ہے اور یہ توبہ تین چیزوں کا مجموعہ ہوتی ہے، جب تک یہ تین چیزیں جمع نہ ہوں اس وقت تک توبہ کامل نہیں ہوتی۔ (۱) ایک یہ کہ جو غلطی اور گناہ سرزد ہوا ہے اس پر ندامت اور شرمندگی ہو، پشیمانی اور دل شکستگی ہو۔ (۲) دوسرے یہ کہ جو گناہ ہوا اس کو فی الفور چھوڑ دے اور (۳) تیسرے یہ کہ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کامل ہو جب تین چیزیں جمع ہو جائیں تب توبہ مکمل ہوتی ہے۔

(اصلاحی خطبات ج ۶ ص ۲۶، ۲۷)

علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ (توبہ کی مذکورہ) تین شرطیں ہیں ان میں سے اگر ایک بھی مفقود ہو گئی اور نہیں پائی گئی تو اس کی توبہ درست نہیں ہوئی، تینوں باتیں پائی جائے گی تب ہی توبہ توبہ کہلائے گی۔ (حدیث کے اصلاحی مضامین ج ۱ ص ۱۲۶)

استغفار کا مطلب

دوسری چیز ہے استغفار۔ یہ استغفار توبہ کے مقابلے میں عام ہے، استغفار کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگنا، اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنا۔ حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ استغفار کے اندر یہ تین چیزیں (جو توبہ میں ہیں) شرط نہیں، بلکہ

استغفار ہر انسان ہر حالت میں کرسکتا ہے جب کوئی غلطی ہوجائے یا دل میں کوئی وسوسہ پیدا ہوجائے یا عبادت میں کوتاہی ہوجائے یا کسی بھی طرح کی کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو فوراً استغفار کرے اور کہے کہ '' استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ '' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ما اصر من استغفر۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب نمبر ۱۱۹ حدیث نمبر ۳۵۵۴)

یعنی جو شخص استغفار کرے وہ اصرار کرنے والوں میں شمار نہیں ہوتا اسی بات کو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا کہ: وَالَّذِیۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَۃً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِہِمۡ وَمَنۡ یَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَمۡ یُصِرُّوۡا عَلٰی مَا فَعَلُوۡا وَھُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ (آل عمران ۱۳۵) یعنی اللہ کے نیک بندے وہ ہیں کہ اگر کبھی ان سے غلطی ہوجائے یا اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو اس وقت وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں پر استغفار کرتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کی مغفرت کرے اور جو گناہ انہوں نے کیا ہے اس پر اصرار نہیں کرتے۔

اس لئے استغفار تو ہر حال میں کرتے رہنا چاہئے، اگر کسی گناہ کے چھوڑنے پر قدرت نہیں ہو رہی ہے تب بھی استغفار نہ چھوڑے، بعض بزرگوں نے یہاں تک فرمایا کہ جس زمین پر گناہ اور غلطی سرزد ہوئی ہے اسی زمین پر استغفار کرلے تا کہ جس وقت وہ زمین تمہارے گناہ کی گواہی دے اس کے ساتھ وہ تمہارے استغفار کی بھی گواہی دے کہ اس بندہ نے ہمارے سامنے استغفار بھی کرلیا تھا۔ (اصلاحی خطبات ج ۶ ص ۳۲، ۳۴)

توبہ کا فائدہ

جب آدمی سچے پکے دل سے اپنے گناہوں سے توبہ کرلیتا ہے تو وہ شخص گناہوں

سے پاک صاف ہوجاتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ **التائب من الذنب کمن لا ذنب له** (ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر التوبۃ حدیث نمبر ۴۲۵۰) یعنی جس نے گناہ سے توبہ کرلی وہ ایسا ہوگیا جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں، صرف یہ نہیں کہ اس کی توبہ قبول کرلی اور نامۂ اعمال کے اندر یہ لکھ دیا کہ اس نے فلاں گناہ کیا تھا وہ گناہ معاف کردیا گیا، بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم دیکھئے کہ توبہ کرنے والے کے نامۂ اعمال ہی سے وہ گناہ مٹا دیتے ہیں اور آخرت میں اس گناہ کا ذکر فکر بھی نہیں ہوگا کہ اس بندہ نے فلاں وقت میں فلاں گناہ کیا تھا۔ (اصلاحی خطبات ج۶ ص۲۷)

بندہ کی توبہ پر اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی کا اونٹ سفر کے اندر گم ہوگیا حالانکہ اس کے اوپر سفر کا توشہ کھانے پینے کا سامان بھی موجود تھا تلاش کیا لیکن نہیں ملا، پھر اچانک وہ اونٹ اس کو مل گیا تو اس کے ملنے پر اس کو جتنی خوشی ہو سکتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔

دیکھئے! اللہ تعالیٰ کی شفقت ورحمت کا کیا ٹھکانہ ہے حالانکہ اللہ تو مالک الملک ہے اور غنی ہیں ان کو بندوں کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود بندہ جب توبہ کرکے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کتنے خوش ہوتے ہیں، اب بندے کو خود (توبہ کا) کتنا زیادہ اہتمام کرنا چاہئے اس کا اندازہ (خود ہی) لگا لیجئے۔

(حدیث کے اصلاحی مضامین ج۱ ص۱۳۵/۱۳۶۔ حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ العالی)

توبہ کے ذریعہ درجات کی بلندی

اپنی پوری کوشش اور اہتمام کے باوجود بتقاضائے بشریت انسان کسی جگہ پھسل گیا اور گناہ کرلیا تو جب وہ گناہ پر استغفار کرے گا اور ندامت اور شرمندگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگا اور یہ کہے گا ''استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ'' یا اللہ مجھ سے غلطی ہوگئی مجھے معاف فرما تو اب اس ندامت اور توبہ کے نتیجے میں اس کے درجات اور زیادہ بلند ہوجائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی غفاری اور ستاری کا مظہر بنے گا۔

یادرکھو! گناہ پر کبھی جرأت نہیں کرنی چاہئے لیکن اگر گناہ ہوجائے تو پھر مایوس بھی نہ ہونا چاہئے، اللہ تعالیٰ نے توبہ اور استغفار کے راستے اسی لئے رکھے ہیں تاکہ انسان مایوس نہ ہو۔ بعض اوقات (گناہ پر توبہ کرنے کی وجہ سے) اس کو وہ مقام حاصل ہوتا ہے کہ اگر وہ گناہ نہ کرتا تو اس مقام تک نہ پہنچ سکتا۔ (اصلاحی خطبات ج ۶ ص ۱۴۱ نعیمیہ دیوبند)

توبہ واستغفار کی تین قسمیں ہیں

پھر توبہ و استغفار کی تین قسمیں ہیں (۱) ایک گناہوں سے توبہ و استغفار (۲) دوسرے طاعات اور عبادات میں ہونے والی کوتاہیوں سے استغفار (۳) خود استغفار سے استغفار یعنی استغفار کا بھی حق ادا نہیں کرسکے اس سے بھی ہم استغفار کرتے ہیں۔

تکمیل توبہ:۔ پہلی قسم یعنی گناہوں سے استغفار کرنا، ہر انسان پر فرضِ عین ہے کوئی انسان اس سے مستثنیٰ نہیں، ہر انسان اپنے سابقہ گناہوں سے استغفار کرے یہی وجہ ہے کہ تصوف اور طریقت میں سب سے پہلا قدم تکمیل توبہ ہے۔ اگلے تمام درجات تکمیل توبہ پر موقوف ہیں، جب تک توبہ کی تکمیل نہیں ہوگی آگے کچھ نہیں ہوگا، چنانچہ جب کوئی شخص اپنی اصلاح کے لئے کسی بزرگ کے پاس جاتا ہے تو ہر بزرگ سب سے پہلے توبہ کی تکمیل کراتے ہیں۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں: **هو اول اقدام المريدين** یعنی جو شخص کسی شیخ کے پاس مرید ہونے کے لئے جائے تو اس کا سب سے پہلا کام تکمیل توبہ ہے اور شیخ کے ہاتھ پر جو بیعت کی جاتی ہے وہ بھی درحقیقت توبہ ہی کی بیعت ہوتی ہے، بیعت کے وقت مرید اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم اور عہد کرتا ہے اسکے بعد شیخ اس کی توبہ کی تکمیل کراتا ہے۔

حضرات مشائخ فرماتے ہیں کہ تکمیل توبہ کے دو درجے ہیں۔

(۱) توبہ اجمالی (۲) توبہ تفصیلی۔

توبہ اجمالی:۔ یہ ہے کہ انسان ایک مرتبہ اطمینان سے بیٹھ کر اپنی پچھلی زندگی کے تمام گناہوں کو اجمالی طور پر یاد کر کے دھیان میں لا کر ان سب سے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرے۔ توبہ اجمالی کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے صلوٰۃ التوبہ کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی، انکساری، ندامت اور شرمندگی اور الحاح وزاری کے ساتھ ایک ایک گناہ کو یاد کر کے یہ دعاء کرے کہ یا اللہ اب تک میری پچھلی زندگی میں مجھ سے جو کچھ گناہ ہوئے ہیں چاہے وہ ظاہری گناہ ہوں یا باطنی، حقوق اللہ سے متعلق ہوئے ہوں یا حقوق العباد سے متعلق ہوئے ہوں، چھوٹے گناہ ہوئے ہوں یا بڑے گناہ ہوئے ہوں یا اللہ میں ان سب سے توبہ کرتا ہوں، یہ توبہ اجمالی ہوئی۔

(اصلاحی خطبات ج۶ ص ۴۴، ۴۵)

توبہ تفصیلی:۔ لیکن توبہ اجمالی کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ اب بالکل پاک صاف ہو گئے، اب کچھ نہیں کرنا بلکہ اس کے بعد توبہ تفصیلی ضروری ہے۔ وہ اس طرح کہ جن گناہوں کی تلافی ممکن ہے ان کی تلافی کرنا شروع کر دے جب تک انسان ان کی تلافی نہیں کرے گا اس

وقت تک اس کی توبہ کامل نہیں ہوگی ،مثلاً فرض نمازیں چھوٹ گئی تھی اب جب نمازیں چھوٹ جانے کا خیال آیا تو اب توبہ کرلی لیکن زندگی کے اندر موت سے پہلے ان نمازوں کی قضا کرنا واجب ہے اور اگر توبہ کرکے اطمینان سے بیٹھ گیا اور نمازوں کی قضا نہیں کی تو اس صورت میں توبہ کامل نہیں ہوئی، اس لئے کہ جن گناہوں کی تلافی ممکن تھی ان کی تلافی نہیں کی۔

(ایضاً ص۴۶)

نمازتوبہ کا بیان

عن علی رضی اللہ عنہ قال حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْبَکْر قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُولُ مَامِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْباً ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَھَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوْبِھِمْ رَواہ التِرمِذی وابن ماجہ اِلَّا اَنَّ ابن ماجۃ لَمْ یَذْکُرِ الْاٰیۃَ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوْبِھِمْ

ترجمہ: امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ امیرالمؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا اور حضرت ابوبکر نے بالکل سچ فرمایا کہ میں نے سرتاج دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ارشاد گرامی سنا ہے کہ: جو شخص گناہ کرتا ہے اور گناہ پر ندامت ہونے کی وجہ سے اٹھ کر وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور پروردگار سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا گناہ معاف فرمادیتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ’’اور ایسے لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کرگزرتے ہیں جس میں زیادتی ہو یا اپنی ذات پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو (یعنی اس کے عذاب کو) یاد کرلیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں، اس روایت کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے مگر ابن ماجہ نے آیت

ذکر نہیں کی ہے''۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ اہل ایمان خدا سے ڈرنے والے اور اس کے ثواب و عذاب پر یقین رکھنے والے جب بتقاضائے بشریت کسی خطا ولغزش اور گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو ایمان ویقین سے بھر پور ان کا ضمیر انہیں فوراً متنبہ کرتا ہے وہ ایسے موقع پر اپنے خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں اس کی عبادت و بندگی کر کے اس سے اپنی لغزش کی معافی چاہتے ہیں، اپنی خطا و گناہ پر شرمندگی و ندامت کا اظہار کر کے توبہ مانگتے ہیں، نہ صرف یہ کہ وہ کسی گناہ پر ڈھٹائی کے ساتھ عمل پیرا نہیں رہتے بلکہ آئندہ کے لئے کسی گناہ میں مبتلا نہ ہونے کا عزم کرتے ہیں اور اپنے پختہ عزم پر قائم رہتے ہیں۔ (سورۂ آل عمران ۳، ۱۳۵، ۱۳۶ میں ایسے لوگوں کی جزاء بیان کی گئی ہے) کہ خداوند کریم اپنی رحمت کے صدقہ میں ان لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے ان کی غلطی سے درگزر کرتا ہے اور چونکہ یہ گناہوں سے صدقِ دل کے ساتھ معافی کے خواستگار ہوتے ہیں اس لئے ان کی بخشش فرماتا ہے، جس کے نتیجہ میں جنت اور جنت کی نعمتوں کے حقدار ہوتے ہیں۔

حدیث میں **فَيَتَطَهَّرُ** کا مطلب تو یہی ہے کہ گناہ کرنے والا وضوء کر کے نماز پڑھے لیکن افضل غسل کرنا ہے نہ صرف یہ بلکہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا سب سے زیادہ افضل ہے،

يُصَلِّى کا مطلب یہ ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے جس میں سے ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ قل یا ایھا الکفرون پڑھی جائے اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ کی قرأت کی جائے، اس نماز کو نماز توبہ کہا جاتا ہے (پھر اس کے بعد اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی جائے، ان شاء اللہ اللہ ضرور توبہ کو قبول کرے گا، اور اس پر بڑے بڑے انعامات سے نوازیگا جیسا کہ آیتِ بالا میں ذکر کر دیا گیا۔ از مؤلف)

(مظاہر حق جدید ج ۱ ص ۸۳۵، ۸۳۶ بتغیر یسیر)

شیطانی چال میں نہ آوے

لیکن بات دراصل یہ ہے کہ شیطان کی جو چالیں ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ گنہگار بندہ جب توبہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس وقت شیطان اس کے دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اتنے سارے گناہ تو تو نے کئے ہیں کیا منہ لے کے جائے گا؟ تو جواب دو کہ یہی گنہگار منہ لے کر جاؤں گا اور اپنے گناہوں کو بخشواؤں گا، ضرورت اسی کی ہے کہ شیطانی چال میں نہ آوے اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے کہ جب آدمی نیکوں کی صحبت اختیار کرلے، نیک لوگوں کی صحبت کا کم سے کم اور ادنی فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی کے دل میں اپنے گناہوں کا احساس پیدا ہوتا ہے اور اس کے بعد پھر توبہ کی توفیق ہوتی ہے اور جب توبہ کرلیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کو بھی نیک لوگوں میں شمار کرلیتا ہے، اللہ ہم کو توفیق عطاء فرمادے۔آمین

(حدیث کے اصلاحی مضامین ج ا ص ۱۴۷ باب توبہ)

بفضلہٖ تعالیٰ یہ کتاب بخیر وعافیت **۲؍محرم الحرام ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۴؍ستمبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار بعد نماز عصر مکمل ہوئی۔ فللہ الحمد و المنۃ**

اللہ تعالیٰ اس کتاب سے مجھ سیاہ کار اور حضرات قارئین کو متمتع فرمائے اور اس کو ہمارے ایمان واعمال کی عصمت وحفاظت کا ذریعہ ووسیلہ بنائے اور اپنی بارگاہِ عالی میں اس کو قبولیت سے نواز دے۔آمین یارب العالمین

بجاہ سید المرسلین

مراجع ومصادر

شمار	کتاب	مصنف/مؤلف
۱	قرآن کریم	
۲	تفسیر کبیر	امام ابوعبداللہ محمد فخر الدین رازیؒ
۳	تفسیر بیان القرآن	حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
۴	تفسیر عزیزی	حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ
۵	تفسیر نیشاپوری	مفسر نظام الدیم حسن بن محمد نیشاپوریؒ
۶	تفسیر مظہری	قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتیؒ
۷	تفسیر بحر المحیط	ابوحیان اثیر الدین الاندلسی الغرناطیؒ
۸	معارف القرآن	مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ
۹	ترجمۂ شیخ الہندؒ	شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ
۱۰	بخاری شریف	محمد بن اسماعیل البخاریؒ
۱۱	مسلم شریف	مسلم بن حجاج القشیریؒ
۱۲	ترمذی شریف	محمد بن عیسی بن سورہ الترمذیؒ
۱۳	ابوداؤد شریف	سلیمان بن الاشعث ابی داؤد السجستانیؒ
۱۴	نسائی شریف	احمد بن شعیب بن علی ابوعبدالرحمن النسائیؒ
۱۵	ابن ماجہ شریف	محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ الرّبعی
۱۶	مشکوٰۃ المصابیح	الامام المحدث محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزیؒ

۱۷	مسند احمد	امام احمد بن محمد بن حنبلؒ
۱۸	مسند الفردوس للدیلمی	امام ابومنصور الہمذانی الدیلمیؒ
۱۹	الترغیب والترہیب	امام حافظ زکی الدین عبدالعظیم المنذریؒ
۲۰	المعجم الاوسط للطبرانی	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانیؒ
۲۱	المعجم الصغیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی
۲۲	مستدرک حاکم	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری
۲۳	شعب الایمان للبیہقی	امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقیؒ
۲۴	صحیح ابن حبان	امام ابوحاتم محمد بن حبان التمیمی الدارمی البُستیؒ
۲۵	فتح الباری	حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانیؒ
۲۶	عمدۃ القاری	علامہ بدرالدین محمود بن احمد العینی الحنفیؒ
۲۷	نبراس الساری فی ریاض البخاری	شیخ محمد یونس صاحب جونپوریؒ
۲۸	نووی شرح مسلم	علامہ محیی الدین یحییٰ بن شرف النوویؒ
۲۹	فتح الملہم	علامہ شبیر احمد عثمانی دیوبندیؒ
۳۰	مظاہر حق	علامہ محمد قطب الدین خان دہلویؒ
۳۱	نشر الطیب	حکیم الامت حضرت تھانویؒ
۳۲	فتاویٰ رشیدیہ	قطب الاقطاب مولانا رشید احمد گنگوہیؒ
۳۳	باقیات فتاویٰ رشیدیہ	قطب الاقطاب مولانا رشید احمد گنگوہیؒ
۳۴	فتاویٰ عالمگیر	اورنگ زیب عالمگیرؒ

۳۵	فتاویٰ شامی	علامہ ابن عابدین شامیؒ
۳۶	فتاویٰ محمودیہ	فقیہ الامت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ
۳۷	فتاویٰ دینیہ	مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی
۳۸	فتاویٰ رحیمیہ	فقیہ گجرات مفتی سید عبدالرحیم لاجپوریؒ
۳۹	فتاویٰ بسم اللہ	مفتی گجرات وبرما مفتی اسماعیل صاحب بسم اللہؒ
۴۰	فتاویٰ عبدالغنی	مفتی عبدالغنی صاحب کاویؒ
۴۱	فتاویٰ ریاض العلوم	مفتیان کرام مدرسہ ریاض العلوم گورینی جونپور
۴۲	فتاویٰ سراجیہ	علامہ سراج الدین علی بن عثمان الحنفیؒ
۴۳	فتاویٰ بزازیہ	علامہ محمد بن محمد الکردی البزازی الحنفیؒ
۴۴	لباب الفتاویٰ	مفتی اسماعیل صاحب بھڑکودرویؒ
۴۵	امدادالفتاویٰ	حکیم الامت حضرت تھانویؒ
۴۶	امدادالمفتیین	مفسر قرآن مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ
۴۷	احسن الفتاویٰ	فقیہ العصر مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ
۴۸	نظام الفتاویٰ	مفتی نظام الدین صاحب اعظمیؒ
۴۹	عزیز الفتاویٰ	مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانیؒ
۵۰	خیر الفتاویٰ	مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ
۵۱	خلاصۃ الفتاویٰ	علامہ طاہر بن احمد بن عبدالرشید البخاریؒ
۵۲	مجموعۃ الفتاویٰ	علامہ عبدالحی لکھنویؒ

۵۳	محمود الفتاوٰی	حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری
۵۴	جواہر الفقہ	حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ
۵۵	کفایۃ المفتی	مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ
۵۶	جامع الفتاوٰی	شیخ محمد بن عبد العزیز المسند
۵۷	درمختار	علامہ محمد علاؤ الدین بن علی الحصکفی الحنفیؒ
۵۸	بحر الرائق	علامہ ابن نجیم مصریؒ
۵۹	محیط البرہانی	شیخ برہان الدین محمود بن احمد المرغینانیؒ
۶۰	مجموعہ رسائل ابن عابدین	علامہ محمد امین بن عابدین شامی الحنفیؒ
۶۱	حاشیۃ الطحطاوی	علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاویؒ
۶۲	جامع صغیر	امام محمد بن حسن الشیبانیؒ
۶۳	کتاب النوازل	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد السمر قندیؒ
۶۴	نور الانوار	علامہ ملا جیون احمد بن ابی سعید الحنفیؒ
۶۵	الاشباہ والنظائر	علامہ زین الدین بن ابراہیم الشہیر بابن نجیم مصری
۶۶	تنویر الابصار	علامہ محمد بن عبد اللہ غزنی التمر تاشیؒ
۶۷	مطالب المؤمنین	شیخ تاج بن عبد الرحیم اللاہوریؒ
۶۸	جامع الفصولین	شیخ محمود بن اسرائیل الشہیر بابن قاضیؒ
۶۹	دستور القضاء	امام زاہد ابو بکرؒ
۷۰	شرحِ مقاصد	علامہ علم الہدیؒ

۷۱	طبقات الشافعیہ الکبریٰ	امام تاج الدین السبکیؒ
۷۲	نوادرالاصول	ابوعبداللہ محمد بن علی الحکیم الترمذیؒ
۷۳	شرح الصدور	علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطیؒ
۷۴	شرحِ عقائد	علامہ سعدالدین تفتازانیؒ
۷۵	الدرس الحاوی شرح عقیدۃ الطحاوی	مولانا اصغر صاحب قاسمی مظفرنگری
۷۶	شرح الشفاء	نورالدین ملاعلی بن سلطان الہروی القاریؒ
۷۷	شرح المواہب للزرقانی	امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی الزرقانیؒ
۷۸	نصاب الاحتساب	عمر بن محمد بن عوض السنامی الحنفیؒ
۷۹	عقائد علمائے دیوبند	حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ
۸۰	عقائد اہل سنت والجماعت	متکلم اسلام مولانا الیاس صاحب گھمن
۸۱	تعلیم العقائد	مفتی طاہر محمود صاحب
۸۲	المہند علی المفند	حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ
۸۳	شرح فقہ اکبر	ملاعلی قاریؒ
۸۴	مسائل شرک وبدعت	مولانا رفعت صاحب قاسمیؒ
۸۵	آپ کے مسائل اوران کاحل	مولانا یوسف صاحب لدھیانوی شہیدؒ
۸۶	زبدۃ المناسک	حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ
۸۷	حلال وحرام	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی
۸۸	اغلاط العوام	حکیم الامت حضرت تھانویؒ

۸۹	بہشتی زیور	حکیم الامت حضرت تھانویؒ
۹۰	درسی بہشتی زیور	حکیم الامت حضرت تھانویؒ
۹۱	بہشتی ثمر	حضرت مولانا عیسیٰ صاحبؒ
۹۲	تعلیم الاسلام	مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ
۹۳	تعلیم الدین	حکیم الامت حضرت تھانویؒ
۹۴	مالا بدمنہ	قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ
۹۵	الزواجر عن اقتراف الکبائر	علامہ ابن حجر الہیتمی المکیؒ
۹۶	کفریہ الفاظ اوران کے احکامات	مفتی عبدالشکور صاحب قاسمی
۹۷	دینی دسترخوان	مولانا عبدالقیوم مہاجر مدنیؒ
۹۸	جزاء الاعمال	حکیم الامت حضرت تھانویؒ
۹۹	الاعتصام للشاطبی	المحقق ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی الغرناطیؒ
۱۰۰	اختلاف امت اور صراط مستقیم	مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ
۱۰۱	اصلاحِ انقلاب امت	حکیم الامت حضرت تھانویؒ
۱۰۲	الافاضات الیومیہ	حکیم الامت حضرت تھانویؒ
۱۰۳	احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد الغزالیؒ
۱۰۴	اصلاحی خطبات	شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی
۱۰۵	حدیث کے اصلاحی مضامین	حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری
۱۰۶	الفتح الربانی	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

۱۰۷	فیوض یزدانی	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
۱۰۸	مجالس الابرار	شیخ احمد بن عبدالقادر الرومی الحنفیؒ
۱۰۹	تلبیس ابلیس	علامہ حافظ ابن قیم جوزی
۱۱۰	دفتر اول مکتوب	حضرت مجدد الفِ ثانیؒ
۱۱۱	زندگی سے لطف اٹھایئے	شیخ محمد عبدالرحمن العریفی
۱۱۲	ایمان کیا ہے؟	شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

باسمہ تعالیٰ

تعارف

(مدرسہ فیض القرآن قوۃ الایمان مانگرول، ضلع: جونا گڈھ، گجرات)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

برادران اسلام ! مدرسہ فیض القرآن قوۃ الایمان مانگرول ضلع جونا گڈھ (گجرات) ایک معروف ومشہور ادارہ ہے جس کی ابتداء ۱۹۹۵ء میں ایک کرایہ کے مکان سے ہوئی، رفتہ رفتہ یہ ادارہ ترقی پذیر ہوا، اور اپنی علمی وروحانی خدمات سے لوگوں میں تعلیم وتربیت، تہذیب وثقافت کا بہترین ثبوت پیش کیا، کئی تشنگانِ علم نے اس چشمۂ علم وعرفان سے اکتساب فیض کیا اور تاہنوز مدرسہ ہذا میں مختلف علاقوں کے طلباء کرام قیام وطعام کے ساتھ حصولِ تعلیم وتربیت میں مصروف عمل ہے۔

الحمدللہ اس ادارہ میں دینی تعلیم ناظرہ، حفظ، اردو، فارسی وعربی۔اسی کے ساتھ دنیوی تعلیم ۱ سے ۱۰ کلاس، کمپیوٹر کلاس وغیرہ کا بہترین نظم ونسق ہے۔

اس ادارہ کے ماتحت مکاتب کا بھی شاندار نظم ہے جس میں کافی طلبہ وطالبات تعلیم حاصل کرکے اپنی علمی پیاس بجھا رہے ہیں اور وقت کی نزاکت کے پیشِ نظر خصوصاً طالبات کی تعلیم وتربیت کے لئے باصلاحیت معلمات کا معقول انتظام ہے۔

رفاہی خدمات: مدرسہ ہذا میں میت کی تجہیز وتکفین کے لئے باقاعدہ کمرہ بنایا گیا ہے، کیوں کہ یہاں اکثر ایسی میت آتی رہتی ہے جو تصادم وٹکراؤ کی زد میں آچکی ہو یا اور کسی حادثۂ فاجعہ سے متأثر ہوئی ہو اور اس کو دیر رات میں فی الفور گھر پہنچانا مناسب بھی نہیں

ہوتا ہے اس لئے اس کو مدرسہ میں لایا جاتا ہے، کیوں کہ مدرسہ شہر سے باہر لبِ سڑک واقع ہے اس لئے یہاں لانے میں کافی سہولت ہوتی ہے، پھر یہیں پر تجہیز وتکفین کروا کر میت کو دن چڑھے ان کے رشتہ داروں کے حوالے کر دیا جاتا ہے، اس خدمت پر مدرسہ ہذا کے دو مؤقر اساتذۂ کرام مامور ہیں جو میت کی تجہیز وتکفین کے فرائض سنت طریقہ پر انجام دیتے ہیں، یہ خدمت مدرسہ ہذا میں کافی عرصہ سے جاری ہے اور الحمد للہ اس سے لوگوں کو کافی سہولت اور فائدہ پہنچ رہا ہے۔

نیز ہر سال ماہ رمضان المبارک میں غریب، یتیم، بیوہ اور معذور لوگوں کے لئے مدرسہ کی جانب سے اناج، تیل وغیرہ کی کیٹیں تقسیم کی جاتی ہیں، اگر وہ مستحق زکوہ ہو تو زکوۃ کی رقم سے اور اگر مستحق زکوۃ نہ ہو لیکن ظاہری حالت اس قدر مکسور ہو کہ بذات خود اپنا گذر بسر نہ کر سکتے ہو تو ایسے معذوروں کے لئے للہ رقم سے مدد فراہم کی جاتی ہے، جس سے ان کا رمضان کافی سہولت سے گذر جاتا ہے اس لئے اصحاب خیر حضرات سے خصوصی اپیل ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر غرباء ومساکین اور محتاجوں کے معاون و مددگار بنیں اور دوسروں کو بھی اس طرف متوجہ کرتے رہیں۔

مدرسہ ہذا کی مستقل کوئی آمدنی نہیں ہے، محض اللہ کے فضل آپ کی مخلصانہ دعاء اور اصحابِ خیر کے تعاون سے اخراجات کی تکمیل ہوتی ہے، لہذا آپ سے قوی امید ہے کہ اپنی پر خلوص دعاؤں میں مدرسہ کو یاد فرمائیں گے اور مدرسہ کے تکفل کے لئے اپنا قیمتی سرمایہ دیکر دلا کر یا اصحابِ خیر کو متوجہ فرما کر معین ومددگار ثابت ہونگے۔

فقط والسلام

الداعیان	
مفتی عبدالغفور صاحب پٹیل حفظہ اللہ (بانی) مدرسہ فیض القرآن قوۃ الایمان، مانگرول ضلع: جوناگڈھ، گجرات (الہند) 9924836641	**مولانا داؤد صاحب پیر حفظہ اللہ** (مہتمم) مدرسہ فیض القرآن قوۃ الایمان، مانگرول ضلع: جوناگڈھ، گجرات (الہند) 9824834531



مؤلف کی دیگر تصانیف

(۱)	خطبات جمعہ وعیدین	(عربی)
(۲)	فضائل سے متعلق چالیس احادیث	(اردو)
(۳)	فضائل سے متعلق چالیس احادیث	(گجراتی)
(۴)	حیاتِ فقیہ گجرات	(اردو)
(۵)	گلشن اسلام	(اردو)
(۶)	گلشن اسلام	(گجراتی)
(۷)	علم وعلماء اور حفاظ کا مقام	(اردو)
(۸)	اصلاحی مضامین	(اردو)
(۹)	چار چار باتوں کا گلدستہ	(اردو)
(۱۰)	نصیحت آموز اقوال محمودہ	(اردو)
(۱۱)	ثواب کا خزانہ	(اردو)
(۱۲)	حیات شیخ لعلؒ	(اردو)
(۱۳)	علم التجوید	(اردو)
(۱۴)	فیض الجاری علی ختم البخاری	(اردو)
(۱۵)	حیاتِ مفتیٔ مانگرول	(اردو)

★ **مکتبۂ مومن** ★

(مفتی) امتیاز وانکانیری (راجکوٹی) **Mo.9662725225**